النعمۃ الکبریٰ علی العالم

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

از

ابن حجر مکی

ترجمہ و متن:

نعمتِ کبریٰ

میلادِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کا ذکرِ جمیل

تالیف

شیخ الاسلام علامہ ابنِ حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

سالک فضلی

قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ

فیصل آباد
26756

marfat.com

نام کتاب : النعمۃ الکبرٰی علی العالم فی مولدِ سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم

مصنف : علامہ شہاب الدین احمد بن حجر مکی علیہ الرحمۃ

ترجمہ : پروفیسر میاں محمد طفیل سالک فضلی ایم۔اے، ایل ایل۔بی

کتابت : عبدالمنان خوشنویس

تعداد : ایک ہزار

زیر اہتمام : محمد ضیاء اللہ قادری خطیب جامع مسجد علامہ عبدالحکیم سیالکوٹ

ناشر : قادری کتب خانہ۔ سیالکوٹ

پہلا ایڈیشن : ۹ ربیع الاول شریف ۱۳۹۶ھ

دوسرا ایڈیشن : ۸ شعبان المعظم ۱۴۰۲ھ

قیمت :

کمبائن پرنٹرز ۔۲۔ بلال گنج لاہور

marfat.com

انتساب

میں طباعت واشاعت کی دُنیا میں اپنے اِس نقشِ اوّل کو اُستاذ العلماء، امامُ الفضلاء، مقدام الفقہا، سید المحدثین، رئیس المفسرین، سلطان المتکلمین، بقیۃ السلف، حجۃ الخلف، سید السادات حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد صاحب قادری رضوی، مُفتی اعظم پاکستان، مدظلہم العالی ودامت برکاتہم القدسیہ کی خدمت بابرکت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں کہ یہ حضرت ہی کے علم وفضل کے بحرِ ناپیدا کنار کا ایک ادنیٰ سا قطرہ ہے۔

ع گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

سالک فضلی

marfat.com

آئینہ

۱۔ تقریظ ۔ جناب پروفیسر محمد اکرم رضاؔ ۷
۲۔ تقدیم ۔ از مترجم عفی عنہٗ ۹
۳۔ نظم میلاد ۔ مولانا عبدالسمیع بیدل قدس سرّہٗ ۱۶
۴۔ بسملہ ۱۷
۵۔ میلاد شریف کی فضیلت ۲۴
۶۔ جمالِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم ۳۰
۷۔ معجزات اور خصائص ۳۴
۸۔ ذکرِ آیاتِ ولادت ۴۱
۹۔ عجائباتِ ولادت ۴۴
۱۰۔ درود شریف کی فضیلت ۵۸
۱۱۔ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے مکاشفات ۶۳
۱۲۔ دیگر معجزاتِ ولادت ۶۸
۱۳۔ آئی نسیم کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۶۹
۱۴۔ عامر یمنی کا محیر العقول واقعہ ۷۱
۱۵۔ پُر نور ہے زمانہ صبحِ شبِ ولادت ۷۸
۱۶۔ سلام بدرگاہِ خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم ۸۲
۱۷۔ دُعائے میلاد شریف ۸۴
۱۸۔ عربی متن ۸۹

marfat.com

تقریظ

(از جناب پروفیسر محمد اکرم رضا، شعبہ اردو گورنمنٹ ڈگری کالج، شکر گڑھ)

ہدیۂ تبریک لکھ اے خامۂ عنبر فشار — سالکِ فضلی کی ادبی کاوشوں پر ہے نکھار
وہ "شہاب الدین احمد ابن حجر الہیتمی" — عالمِ کامل، فقیہ الدہر، وہ گردوں وقار
مستند ہر دور میں ہے جن کا فرمایا ہوا — صاحبِ ایمان، مدّاحِ شہِ والا تبارؐ
"نعمۃ الکبریٰ علی العالم" ہے تصنیفِ لطیف — عاشقانِ مصطفیٰ کے واسطے اِک شاہکار
تذکرہ ہے یہ تو اوصافِ شہِ لولاک کا — اس میں ہے مرقوم میلادِ حبیبِ کردگار
یہ ہے شاہِ دو جہاں کا تذکرۂ معتبر — وہ شہِ ارض وسما، عرب و عجم کے تاجدار
ایک مدت سے مگر تصنیف یہ نایاب تھی — اور اس کے ترجمہ کا تھا سبھی کو انتظار
تشنگانِ دید کی اب آرزو پوری ہوئی — معنوی، صوری محاسن سے مکمل تابدار
ترجمہ یہ نقشِ اوّل سالکِ فضلی کا ہے — دستِ قدرت نے دیا ہے اپنی رحمت سے سنوار
ترجمہ ایسا کہ موتی ہیں جڑے الفاظ میں — بندشِ الفاظ اور روحِ معانی آشکار
ترجمہ وہ کیوں نہ ہوگا بے نظیر و بے مثال — جس کو بخشے ہیں "ابوالبرکاتؒ" سندِ افتخار
جس کو "مولانا سعیدیؒ" نے کیا ہے صد پسند — کیوں نہ وہ محبوبِ خاص و عام ہو لیل و نہار
ناشرِ خوش ذوق ہیں اس کے "ضیائے قادریؒ" — ہوں گے دنیائے عمل میں کامیاب و کامگار
یہ رہے سنوارتے گر یونہی گیسوئے ادب — ایک دن ہوں گے یقیناً نابغۂ روزگار

اے رضاؔ یہ ترجمہ مقبولِ خاص و عام ہو
اور دنیائے ادب میں اس کو حاصل ہو وقار

اشارات صفحہ آئندہ پر

انتساب

۱۔ استاذ العلماء، سید المحدثین حضرت علامہ ابو البرکات سید احمد صاحب قادری دام ظلہ العالی
امیر مرکزی حزب الاحناف لاہور۔

۲۔ مقدام الفضلا، راس المحققین حضرت علامہ مولانا غلام رسول صاحب سعیدی
صدر المدرسین جامعہ نعیمیہ لاہور۔

۳۔ فاضلِ اجل، عالم بے بدل حضرت علاّمہ مولانا محمد ضیاء اللہ صاحب قادری
خطیب جامع مسجد علامہ عبد الحکیم سیالکوٹ۔

---

marfat.com

تقدیم

آئندہ اوراق میں آپ جس نادر روزگار کتاب کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں گے۔ وہ دسویں صدی ہجری کے جلیل القدر محدث، مفسر، فقیہ شیخ الاسلام امام ہمام شہاب الدین احمد بن الحجر الہیتمی المکی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ کی مہتم بالشان تصنیف ہے۔ جو انہوں نے حضور سید عالم فخر آدم و نبی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد شریف کے موضوع پر لکھی۔ اس موضوع پر اُن کی ایک اور کتاب تحفۃ الاخبار فی مولد المختار بھی ہے، جو دمشق میں ۱۲۸۳ھ میں چھپی۔

شیخ الاسلام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ رجب ۹۰۹ھ/ ۱۵۰۴ء کے اواخر میں الغربیہ (مصر) کے محلہ ابی الہیتم میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے ہیتمی کہلاتے ہیں۔ والد بچپن ہی میں فوت ہو گئے۔ بعد میں ان کی تربیت و کفالت کی ذمہ داری، اُن کے والد کے استاد مشہور صوفی بزرگ الشیخ شمس الدین ابن ابی الحمائل (م ۹۳۲ھ) اور اُن کے شاگرد شمس الدین بن محمد الشناوی رحمہما اللہ تعالیٰ نے قبول کی۔ الشناوی نے انہیں غوث العالم سید احمد البدوی قدس سرہٗ کے زاویہ (خانقاہ) میں داخل کرا دیا۔ جب انہوں نے وہاں سے ابتدائی تعلیم و تربیت حاصل کر لی، تو تکمیلِ علوم کے لیے جامع ازہر بھیج دیا۔ نو عمری کے باوجود وہاں شیخ الاسلام زکریا الانصاری عبدالحق السنباطی (م ۹۳۱ھ)، شہاب الدین احمد بن الرملی (م ۹۵۸ھ)، ناصر الدین الطبلاوی (م ۹۶۶ھ)، ابوالحسن البکری (م ۹۵۲ھ) اور شہاب الدین ابن

marfat.com

النجار الحنبلی (م ۹۴۹ھ) رحمۃ اللہ علیہم ایسے فضلائے روزگار کے سرچشمۂ علم سے سیراب ہوئے۔ بمشکل بیس سال کے ہوئے تھے کہ علوم اسلامیہ اور فقہ میں نام پیدا کر لیا اور انہیں افتاء اور درس و تدریس کا اجازہ مل گیا۔

۹۳۲ھ میں پہلی بار حج بیت اللہ شریف کی سعادت سے مشرف ہوئے اور دو سال تک وہاں مقیم رہے۔ وہاں انہوں نے جس فقیہانہ طرزِ تصنیف کی ابتدا کی تھی، اسے مصر میں آکر بھی جاری رکھا۔ ۹۳۷ھ میں دوبارہ اہل و عیال کے ہمراہ حج کے لیے مکۂ مکرمہ گئے اور کچھ عرصہ وہاں قیام پذیر رہے۔ ۹۴۰ھ میں تیسری بار حج کی سعادت حاصل کرنے کے لیے مکۂ معظمہ گئے تو وہاں مستقل سکونت اختیار کر لی اور درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں ہمہ تن منہمک ہو گئے۔ ۲۴ سال تک مفتیٔ حرم رہے۔ فقۂ شافعیہ کے زبردست مؤید اور ترجمان تھے۔ دور دراز سے لوگ آکر ان سے فتویٰ طلب کیا کرتے تھے۔ ۲۳ رجب ۹۷۴ھ / ۲۴ فروری ۱۵۶۷ء کو مکہ ہی میں وفات پائی اور المعلاۃ کے قبرستان میں دفن ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کثیر التصانیف بزرگ تھے۔ ان کی کتابوں میں حسبِ ذیل بالخصوص قابلِ ذکر ہیں:-

۱- الفتاوی الکبریٰ (الہیتمیۃ) الفقہیہ (طبع قاہرہ ۱۳۰۸ھ) اس میں علیحدہ علیحدہ عنوانات پر اُن کے کئی طویل رسالے شامل ہیں۔

۲- الفتاوی الحدیثیہ (طبع قاہرہ ۱۳۰۷ھ) الفتاوی الکبریٰ کا ذیل ہے۔

۳- تحفۃ المحتاج لشرح المنہاج (بولاق ۱۲۹۰ھ) امام نووی کی کتاب منہاج الطالبین کی شرح جو الرملی کی النہایہ کے ساتھ شافعی مذہب کی مستند درسی کتاب متصور ہوتی تھی۔

marfat.com

۴۔ الصواعق المحرقۃ فی الرّد علی اہل البدع والزندقۃ ۔ ردِّ روافض میں ایک محدثانہ کتاب ہے۔

۵۔ کتاب تطہیر الجنان واللسان من الخطور والتفوۃ ثبلب سیدنا معاویہ بن ابی سفیان حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب پر مشتمل ہے اور ان پر اعتراضات کا علمی جائزہ ہے۔ صواعق محرقہ کے حاشیہ پر چھپی ہے۔

۶۔ الزّواجر (فی النہی) من اقتراف الکبائر (طبع قاہرہ ۱۳۲۵ھ)

۷۔ کف الرعاع من محرمات السماع (کتاب مذکور کے حاشیہ پر ہے)

۸۔ المنح المکیۃ فی شرح الہمزیہ (البوصیریہ) (طبع قاہرہ ۱۳۰۷ھ، ۱۳۲۲ھ) امام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے قصیدہ ہمزیہ کی شرح ہے۔

۹۔ الجوہر المنظم فی زیارت القبر المکرم (قاہرہ ۱۳۳۱ھ) حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مطہرہ کی زیارت بابرکت کے فضائل آداب پر مشتمل ہے۔

۱۰۔ الخیرات الحسان فی مناقب الامام اعظم ابوحنیفہ النعمان (قاہرہ ۱۳۰۵ھ و ۱۳۲۶ھ) اس کا اردو ترجمہ، مفتی شجاعت علی قادری نے فرمایا ہے جسے مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی نے آب و تاب سے شائع کیا ہے۔

۱۱۔ فتح المبین شرح الاربعین (مصر ۱۳۰۷ھ) اربعینِ نووی کی شرح ہے)

۱۲۔ شرح لقصیدہ البردہ (مصر ۱۳۰۷ھ) امام بوصیری کے قصیدہ بردہ شریف کی مکمل شرح ہے۔

۱۳۔ فتح الجواد فی شرح الارشاد (مصر ۱۳۰۵ھ) فقہ شافعی پر ابن المقری کی الارشاد کی شرح۔

۱۴۔ مناسک الحج (مصر ۱۳۲۳ھ)

۱۵۔ تحفۃ الاخبار فی مولد المختار (دمشق ۱۲۸۳ھ)

marfat.com

امام کے مکمل حالات اور تصانیف کے لیے مستشرق براکلمان کی تاریخ ادب عربی (GAL) ، حبیب الزیات کی خزائن الکتب فی دمشق وضواحیہا، یوسف العش کی فہرس المخطوطات دارالکتب الظاہریہ (دمشق ۱۹۲۷ھ)، سرکیس کی معجم المطبوعات العربیہ (قاہرہ ۱۳۲۶ھ)، ابن العماد کی شذرات الذہب فی اخبار من ذہب (قاہرہ ۱۳۵۰ - ۱۳۵۱ھ) ، الشوکانی کی البدر الطالع (قاہرہ ۱۳۴۸ھ)، خفاجی کی ریحانہ ، نواب صدیق حسن خان کی اتحاف النبلاء ، اسدی کی طبقات الشافعیہ، عبدالحئی لکھنوی کی الفوائد البہیہ ، علی مبارک کی الخطط الجدیدہ ، طاش کوپر زادہ کی مفتاح السعادہ ، حاجی خلیفہ کی کشف الظنون اور اسماعیل پاشا محمد امین کی ایضاح المکنون فی الذیل کشف الظنون (طبع بغداد) ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

زیرِ نظر کتاب النعمۃ الکبریٰ علی العالم فی مولد سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے موضوع پر لاجواب کتاب ہے۔اس کی استنادی اور افادی حیثیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے معجزات سے متعلق اس کی عبارت کو، اپنی شہرۂ آفاق کتاب حجۃ اللہ علی العالمین کے مقدمہ میں من وعن نقل کیا ہے۔اس کتاب کا ذکر اسماعیل پاشا کی ایضاح المکنون فی الذیل کشف الظنون (طبع بغداد) کی جلد ۴ ص ۶۶۱ پر بھی موجود ہے۔

کتاب دیکھ کر یہ حقیقت بالکل واضح اور مبرہن ہو جاتی ہے کہ محفل میلاد شریف کی شرعی حیثیت کو اکابر علماء و محدثین نے نہ صرف تسلیم کیا ہے، بلکہ اس کے فضائل و برکات بیان کر کے اس کی پُرزور ترغیب بھی دلائی ہے۔اس سے میلاد شریف کے بارے میں مخالفین کے تمام اعتراضات باطل ہو جاتے ہیں۔

اہلِ ذوق کو مدت سے اس کتاب کی تلاش تھی. خدا بھلا کرے حسین حلمی صاحب کا ، جنہوں نے مکتبہ ایشیق استنبول کی طرف سے اس کو عربی ٹائپ میں،

marfat.com

بہترین گٹ اپ کے ساتھ شائع کرادیا اور یوں یہ تاریخی دستاویز، حسن طباعت و اشاعت کا مرقع بن کر اہل علم کے پاس پہنچی۔

مگر اس کتاب سے صرف عربی دان علماء ہی مستفید ہو سکتے تھے اور ضرورت اس امر کی تھی کہ اسے اُردو میں منتقل کیا جائے تاکہ ہمارے ملک کا عام پڑھا لکھا طبقہ بھی اس کے سرچشمۂ فیض سے سیراب ہو سکے۔

ناظرینِ کرام کو ممنون ہونا چاہیے، حکیم اہل سنت حضرت مولانا محمد موسیٰ صاحب امرتسری صدر مرکزی مجلس رضا لاہور کا، جنہوں نے فاضلِ اجل حضرت مولٰینا محمد ضیاء اللہ صاحب قادری کو اس کے ترجمہ کی طرف توجہ دلائی اور مولٰنا نے عدمِ فرصت کا بہانہ بنا کر اس کارِ عظیم کی ذمہ داری میرے ناتواں کندھوں پر ڈال دی۔

میں حجۃ اللہ علی العالمین کے ترجمہ میں مصروف تھا۔ اور پہلی جلد قریب التکمیل تھی۔ مگر کتاب کو دیکھا اور مولٰنا کے ارشاد کو۔ مجالِ انکار نہ پائی اور اس کو اُردو میں ڈھالنے کی ذمہ داری قبول کر لی۔ ظاہر ہے کہ مجھ ایسا بے بضاعت اس کام کو آسانی سے سرانجام نہیں دے سکتا تھا اور اب اگر یہ ترجمہ آپ کے سامنے ہے۔ تو یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے اور حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظرِ رحمت کا کرشمہ۔ کہ ربیع الاوّل شریف کے اس ماہ مقدس میں، حضور کے میلاد شریف پر یہ عدیم المثال کتاب منظرِ عام پر آ رہی ہے۔

~ این سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اور ~ میری طلب بھی اُنہی کے کرم کا صدقہ ہے
قدم اٹھتے نہیں اُٹھائے جاتے ہیں

یہ میری خوش قسمتی ہے کہ اس ترجمہ کو استاذ العلماء، سیّد المحدثین حضرت علامہ

marfat.com

ابوالبرکات سید احمد صاحب قادری رضوی مفتی اعظم پاکستان دامت برکاتہم العالیہ نے ابتداء سے انتہا تک سُنا اور جابجا اصلاح فرمائی۔

مقدام الفضلاء رئیس المحققین حضرت علامہ مولنا غلام رسول صاحب سعیدی مدظلہم العالی کا بھی میں شکر گذار ہوں کہ انہوں نے بھی ترجمہ کو جابجا سنا اور جہاں کہیں ضروری سمجھا، اصلاح تجویز کی۔ یہ حقیقت ہے کہ ان جلیل القدر اہلِ علم کے بغیر، یہ ترجمہ، موجودہ صورت میں کبھی آپ کی خدمت میں نہیں پہنچ سکتا تھا۔

ناسپاس گذاری ہوگی اگر یہاں اپنے محترم رفیق کار جناب پروفیسر محمد اکرم صاحب رضا، شعبۂ اردو گورنمنٹ ڈگری کالج شکر گڑھ کا ذکر نہ کروں جنہوں نے اس ترجمہ کو دقتِ نظر سے پڑھا اور زبان و بیان پر نظر ثانی کے لیے اپنے گرانقدر ادبی مشوروں سے نوازا۔

میں یہ چاہتا تھا کہ ترجمہ کی تقدیم کے طور پر محفلِ میلاد کی شرعی و تاریخی حیثیت پر ایک سیر حاصل مقالہ سپردِ اشاعت کروں۔ مگر وقت کی کمی کے باعث میری یہ حسرت پوری نہ ہوسکی اور اب اس کو کسی اور وقت کے لیے اُٹھا رکھتا ہوں۔

ترجمہ کے ساتھ ہی اصل عربی کتاب کا مکمل متن، استنبول میں چھپنے والے نسخہ کی عکسی طباعت کی صورت میں، شاملِ کردیا گیا ہے تاکہ جن اہلِ علم تک یہ کتاب نہیں پہنچ سکی، وہ بھی براہِ راست اس سے مستفید ہوسکیں اور طلبائے علوم عربیہ بھی اصل کتاب اور ترجمہ کے تقابلی مطالعہ سے اپنی استعداد کو بڑھا سکیں۔

خدائے بزرگ و برتر اپنے حبیب مکرم، نور مجسم، سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہم سب کو حسنِ خاتمہ سے نوازے اور اس ناچیز کاوش کو، اس احقر العباد کے لیے کفارۂ سئیات بنائے۔ آمین یا اللہ العالمین

marfat.com

غرض نقشے است کز ما یاد ماند
کہ ہستی را نمی بینم بقائے
مگر صاحبدلے روزے برحمت
کند در حق ایں مسکیں دعائے

سالک فضلی

۴ ربیع الاوّل شریف ۱۳۹۸ھ
موہنی روڈ، لاہور

marfat.com

نظمِ میلاد

از حضرت مولانا عبد السمیع صاحب بیدل قدس سرہ

○

آؤ مشتاقانِ محفل، محفلِ میلاد میں — رحمتیں بے حد ہیں نازل محفلِ میلاد میں
عطر ملنا، بانٹنا شیرینی، سُلگانا بخور — ہیں یہ اُمت کے مشاغل محفلِ میلاد میں
ذکرِ حق، نعتِ پیمبر، اجتماعِ مومنین — جمع ہیں یہ سب فضائل، محفلِ میلاد میں
گھر میں جب دھوپ آگئی گویا کہ سورج آگیا — آں بدولت خود ہیں شامل، محفلِ میلاد میں
قاریٔ میلاد جب اٹھ کر لگے پڑھنے سلام — سب اٹھے محفل کی محفل، محفلِ میلاد میں
حیف اس پر جب کھڑے سب ہوں وہ بیٹھا رہے — ہو کے پابند سلاسل، محفل میلاد میں

کچھ تو اس محفل میں پایا ہے جو یوں آداب سے
سر کے بل آتا ہے بیدل، محفلِ میلاد میں

○

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریفیں اللہ جل مجدہٗ کے لیے ہیں، جس نے سید الانبیاء، مالکِ دوسرا، شفیع روز جزا، سیدنا و مولانا و ملجانا و ماؤنا حضرت محمد مصطفٰی احمد مجتبیٰ علیہ التحیۃ و الثناء کے وجودِ مسعود سے اس امتِ ضعیفہ کو قوتِ ایمان اور نورِ ہدایت سے سرفراز فرمایا۔ حضورؐ کو اس وقت نبوّت کا تاج پہنایا اور نبی الانبیاء بنایا جب کہ حضرت آدم علیہ السلام ابھی عالم آب و گل میں ہی جلوہ گر تھے۔ نیز حضورؐ کو تمام انبیاء و مرسلین میں خلعتِ انتخاب پہنا کر محبوب و مطلوب بنایا اور جمیع کائنات کے لیے رسولِ رحمت اور طبیب قلوب بنا کر امتیاز بخشا۔ جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے، جو سب سے زیادہ سچا اور صادق القول ہے حضور سید عالم فخر آدم و بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں فرمایا ہے:

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ۝ — اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے۔

(پارہ ۱۷، رکوع ۷) — (کنز الایمان ترجمہ قرآن اعلیٰ حضرت مولنا شاہ احمد رضا خان بریلوی رح)

گذشتہ آسمانی کتابیں، جنہیں اللہ رب العزت نے انبیائے سابقین علیہم السلام اجمعین پر نازل فرمایا تھا، حضور کی بعثت اور تشریف آوری کی پیشگوئیوں سے بھری پڑی ہیں اور نبیٔ آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی واضح خوشخبری دیتی ہیں۔ جن کا

marfat.com

نامِ نامی اور اسمِ گرامی احمد ہے۔ اُن میں جن انبیائے کرام اور مرسلین عظام کی فضیلت بیان ہوئی ہے۔ اُن پر حضورؐ کی افضلیت کے اشارے کرتی ہیں۔ مگر ان اشاروں کو اپنانے کا تقاضا اور اُن پر تدبر کا حق سوائے اُمّتِ محمدیہ کے کسی نے بھی پورا نہیں کیا۔ چنانچہ کفار پر تنقید کرتے ہوئے قرآن مجید میں فرماتے ہیں:

اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ۝

(پارہ ۲۵، رکوع ۱۴)

کہاں سے ہو انہیں نصیحت ماننا، حالانکہ اُن کے پاس صاف بیان فرمانے والا رسول تشریف لا چکا۔ (کنزالایمان)

ملاءِ اعلیٰ کے فرشتے، حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے منتہائے علم کے بارے میں بحث کرتے رہے لیکن انہیں حضورؐ کی غایتِ علمی کا سراغ نہ مل سکا اور انبیاءؑ بھی حضورؐ کی حقیقت اور مقام و مرتبہ کو نہ پا سکے۔ اس لیے کہ حضورؐ ہی سجدۂ آدم کا راز اور دعائے ابراہیم ہیں۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول انہیں میں سے کہ اُن پر تیری آئتیں نازل فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب ستھرا فرما دے بیشک تو ہی ہے غالب حکمت والا۔ (کنزالایمان)

اللہ جل شانہ نے حضورؐ کو اُن الزامات سے بذاتِ خود پاک و منزہ قرار دیا جو ظالم کفار آپ پر عاید کرتے تھے۔ چنانچہ فرمایا:

وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ۝

(پارہ ۳۰، رکوع ۷)

اور تمہارے صاحب مجنون نہیں (کنزالایمان)

marfat.com

نیز قرآنِ محفوظ میں حضورؐ کی حیاتِ طیبہ کی قسم کھائی:

لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝	اے محبوب تمہاری جان کی قسم! بیشک وہ اپنے نشہ میں بھٹک رہے ہیں۔
(پارہ ۱۴، رکوع ۵)	(کنزالایمان)

حضورؐ بظاہر سب سے آخر میں تشریف لائے اور آپ کی آمد کے ساتھ تمام سابقہ شرائع منسوخ کردی گئیں۔ جب کہ حضورؐ نے حضرت جابرؓ سے فرمایا تھا:

وَكَانَ أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرَ نَبِيِّكَ يَا جَابِرُ ۝	اے جابرؓ! اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے تمہارے نبی کے نُور کو پیدا فرمایا۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بوقت میثاق حضورؐ کو سب سے اوّل رکھا۔

وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّيْنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوْحٍ وَإِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۝	اور اے محبوب یاد کرو، جب ہم نے نبیوں سے عہد لیا اور تم سے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسےٰ اور عیسےٰ بن مریم سے۔
(پارہ ۲۱: رکوع ۱۷)	(کنزالایمان)

نیز حضورؐ کو موجودات کا منبع و سرچشمہ اور اہلِ عرفان کا مرکز و محور بنایا۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ ۝ (پارہ ۲۲، رکوع ۲)	محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ (کنزالایمان)

آنحضرتؐ ہی کائنات کا رازِ حقیقی اور اہلِ سیادت کے ملجا و ماویٰ ہیں۔ جن کی تعظیم و تکریم کو اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کے شرح صدر کا باعث ٹھہرایا ہے:

marfat.com

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

(پارہ ۵ ، رکوع ۶)

تو اے محبوب . تمہارے رب کی قسم! وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں . پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔

(کنزالایمان)

حبیبِ کبریا علیہ التحیۃ والثناء گنہ گاروں کا وسیلہ ہیں، جن کے بارے میں خالقِ برحق نے ہماری ہدایت کے لیے صاف کھول کر بیان فرمایا تاکہ ہمیں معلوم ہو جائے کہ ہم حضور کے دامنِ رحمت میں کیونکر پناہ و قرار حاصل کریں اور پھر اس طریقہ کو اپنائیں۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝

(پارہ ۵ : رکوع ۶)

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

(کنزالایمان)

اے خطا کاروں کی آنکھوں کی ٹھنڈک . اے اللہ کے حبیب! آپ ہی وہ ہستیٔ مقدس ہیں جنہوں نے حق تعالیٰ سے اس شان سے ملاقات کی کہ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى کا اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا،

marfat.com

بلکہ اس سے بھی کم[1] اور جیسے اور جس قدر اللہ نے چاہا اس کی تجلیاتِ ذات کے مشاہدہ سے یوں مشرف ہوئے کہ نہ آپ کی آنکھ جھپکی اور نہ اِدھر اُدھر ہوئی۔ اس وقت آپؐ کی کیا شان ہو گی جب آپؐ سے کیا گیا وعدۂ ربّانی پورا ہو گا۔

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ۝ — اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

(پارہ ۳۰: رکوع ۱۸) (کنزالایمان)

کیا آپ اُس وقت اپنے مداح خوانوں کو بھول جائیں گے، جن کے دل ہمہ وقت آپؐ کے عشق سے سرشار ہیں۔ آپ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی نظرِ کرم سے سرفراز ہیں اور ہر لمحہ آپ پر رحمت و عنایتِ خداوندی کی بارش ہو رہی ہے جو اس وقت تک جاری رہے گی جب تک کہ آپ کو مقامِ محمود پر فائز نہیں فرما دیا جاتا:

عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا ۝ — قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔

(پارہ ۱۵: رکوع ۹) (کنزالایمان)

اللہ تعالیٰ آپ کو زیادہ سے زیادہ درجاتِ قرب سے نوازے جس سے کہ آپ خوش ہو جائیں بے شک آپؐ نے پیغامِ رسالت پہنچا دیا ہے، حقِ امانت ادا کر دیا ہے، اُمّت کی نصیحت و خیر خواہی کا فریضہ سرانجام دے دیا ہے اور غم و اضطراب کو دُور کر دیا ہے۔ سبحان اللہ، آپ اپنی اُمّتِ ضعیفہ کے لیے شفیق و رحمدل باپ سے بھی زیادہ مہربان ہیں۔ فرمان خداوندی ہے:

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا — بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت

---

[1] پارہ ۲۷، رکوع ۵ کنزالایمان

marfat.com

عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُفٌ رَّحِيْمٌ ○ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○

(پارہ ۱۱: رکوع ۵)

میں پڑنا گراں گزرتا ہے۔ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان۔ پھر اگر وہ منہ پھیریں تو تم فرمادو کہ مجھے اللہ کافی ہے۔ اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں۔ میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے۔

(کنز الایمان)

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا حَتّٰى تَنَالُوْا جَنَّةً وَّ نَعِيْمًا

حضور سرور دو جہاں پر درود و سلام پڑھو بار بار سلام۔ یہاں تک کہ تم جنت نعیم کو حاصل کرلو

يَا اُمَّةً بِنَبِيِّهَا مُتَفَضَّلَةً صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا فِى الْاَوَّلَهْ

اے وہ امت جسے اپنے نبی محترم کی بدولت فضیلت ملی ہے۔ حضور پر پہلی دفعہ صلوٰۃ و سلام پڑھو

اُمَّةُ مُحَمَّدْ بِالْقُطُوْفِ الدَّانِيَهْ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا فِى الثَّانِيَهْ

امت محمدیہ کو جنت میں پھلوں کے گچھے ملیں گے۔ اس لیے حضور پر دوسری بار درود و سلام پڑھو۔

اُمَّةُ مُحَمَّدْ بِالْعُلُوْمِ مُتَوَارِثَهْ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا فِى الثَّالِثَهْ

امت محمدیہ علوم نبوت کی وارث ہے لہٰذا حضور پر تیسری دفعہ صلوٰۃ و سلام پڑھو

اِجْعَلْ صَلَاتَكْ عَلَى النَّبِىِّ مُتَتَابِعَهْ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا فِى الرَّابِعَهْ

اللہ تعالیٰ نے حضور پر لگاتار صلوٰۃ پڑھنا ہمارے لیے ہی شروع کرایا ہے اس لیے حضور پر چوتھی بار صلوٰۃ و سلام پڑھو۔

يَا مَنْ تَوَرَّقَ لَهُ الْغُصُوْنُ الْيَابِسَهْ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا فِى الْخَامِسَهْ

حضور وہ ذات مقدس ہیں جن کے سبب خشک ٹہنیاں سرسبز ہوگئیں اس لیے حضور پر پانچویں بار درود و سلام پڑھو۔

كُلُّ الْعُلُوْمِ مِنَ الْحَبِيْبِ دَارِسَهْ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا فِى السَّادِسَهْ

تمام علوم حبیب کبریا ہی سے مستفاد ہیں لہٰذا حضور پر چھٹی دفعہ صلوٰۃ و سلام پڑھو

marfat.com

اَلْمَاءُ مِنْ بَيْنِ الْاَصَابِعِ نَابِعَهْ — صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا فِي السَّابِعَهْ

حضور کی انگشتانِ مبارک سے پانی کے چشمے پھوٹے — آپ پر ساتویں بار صلوٰۃ وسلام پڑھو۔

جَاءَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يُبَشِّرُ آمِنَهْ — صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا فِي الثَّامِنَهْ

عبداللہ کے بیٹے، آمنہ کو بشارت دیتے آئے، آپ پر آٹھویں دفعہ صلوٰۃ وسلام پڑھو

وَهُوَ الَّذِي فِي حَضْرَةِ الْقُدْسِ قَدْ سَعَى — صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا فِي التَّاسِعَهْ

حضور ہی وہ ذات اقدس ہیں جو شب اسریٰ حضرتِ قدس میں تشریف لے گئے۔ آپ پر نویں بار صلوٰۃ وسلام پڑھو

أَنْوَارُ مُحَمَّدٍ فِي جَبِينِهِ نَاشِرَهْ — صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا فِي الْعَاشِرَهْ

حضور کی جبینِ اقدس سے انوارِ رسالت جلوہ گر تھے — آپ پر دسویں بار صلوٰۃ وسلام پڑھو

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ بِقَدْرِ حُسْنِهٖ وَجَمَالِهٖ
وَكَمَالِهٖ وَعَلٰى وَارِثِ حَالِهٖ

بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِهٖ — كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهٖ

حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ — صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر — ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

پنجۂ مہرِ عرب ہے جس سے دریا بہہ گئے — چشمۂ خورشید میں تو نام کو بھی نم نہیں

(اعلیٰ حضرت مولٰنا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

marfat.com

نبیِ محترم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے میلاد شریف کی فضیلت

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں: جس شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف پڑھنے پر ایک درہم بھی خرچ کیا، وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں: جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کی تعظیم کی، اس نے گویا اسلام کو زندہ کردیا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں: جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف پڑھنے پر ایک درہم بھی خرچ کیا، گویا وہ غزوہ بدر و حنین میں حاضر ہوا۔

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہٗ و کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں: جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کی تعظیم کی اور میلاد خوانی کا سبب بنا، وہ دنیا سے ایمان کی دولت لے کر جائے گا اور جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوگا۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پسند ہے کہ کاش میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور میں اسے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف پڑھنے پر خرچ کردوں۔

حضرت جنید بغدادی قدس اللہ سرہٗ فرماتے ہیں: جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کی محفل میں حاضر ہوا اور اس کی تعظیم و تکریم کی، تو وہ ایمان کے ساتھ کامیاب ہوگا۔

حضرت معروف کرخی قدس اللہ سرہٗ فرماتے ہیں: جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد شریف کے کھانے کا اہتمام کیا، اعزّہ و احباب کو جمع کیا، چراغاں کیا، نئے کپڑے پہنے، خوشبو سلگائی اور عطر لگایا اور یہ سب اہتمام حضور صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

کے میلاد شریف کی تعظیم کے لیے کیا، اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن انبیاء کے پہلے گروہ کے ساتھ اٹھائے گا۔ اور وہ اعلیٰ علیین میں جگہ پائے گا۔

وحید العصر، فرید الدہر حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس شخص نے بھی نمک، گیہوں یا کھانے کی ایسی ہی کسی اور چیز پر حضور کا میلاد شریف پڑھا تو اس میں اور ہر اس شے میں برکت ہو گی۔ جو اس کھانے میں ملا دی جائے۔ اور یہ کھانا اس وقت تک مضطرب اور بے قرار رہے گا۔ جب تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے کھانے والے کو بخش نہیں دے گا اور اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف پانی پر ہی پڑھا جائے۔ تو جو شخص اس پانی کو پئے گا، اس کے قلب میں ہزار نور اور رحمتیں بھر جائیں گی اور ہزار کینے اور بیماریاں نکل جائیں گی۔ جس دن دل بھی مر جائیں گے، اس کا دل نہیں مرے گا اور جس شخص نے حضور کا میلاد شریف سونے اور چاندی کے سکوں پر اور درہم و دینار پر پڑھا اور پھر ان میں دوسرے دینار ملا دیئے تو ان میں بھی برکت واقع ہو جائے گی۔ محفل میلاد منعقد کرنے والا کبھی محتاج نہیں ہوگا۔ اور حضورؐ کی برکت سے کبھی تہی دست نہیں ہوگا۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جس نے اپنے دوست احباب کو محفل میلاد کے لیے جمع کیا۔ کھانے کا اہتمام کیا۔ مکان کو خالی کیا، اور احسان و اکرام کیا، خیرات و عطیات تقسیم کیے اور میلاد خوانی کرائی، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو صدیقین، شہدا اور صالحین کے ساتھ اٹھائے گا اور وہ جنتِ نعیم میں داخل ہو گا۔

حضرت سری سقطی قدس اللہ سرہٗ فرماتے ہیں: جس نے کسی ایسی جگہ کا قصد کیا، جہاں میلاد شریف پڑھا جاتا ہے۔ تو اس نے گویا جنت کے باغوں کو میں سے ایک باغ کا قصد کیا کیونکہ اس نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت

marfat.com

ہی میں اس جگہ کا عزم کیا ہے ۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

مَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ — جس نے مجھ سے محبت کی ، جنت میں میرے ساتھ ہو گا ۔ (الحدیث)

سلطان العارفین امام جلال الدین سیوطی قدس اللہ سرہٗ و نور ضریحہ اپنی کتاب الوسائل فی شرح الشمائل میں فرماتے ہیں ۔ کوئی گھر ، مسجد یا محلہ ایسا نہیں جس میں نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف پڑھا جاتا ہو ، مگر یہ کہ فرشتے اس گھر ، مسجد یا محلہ کو گھیر لیتے ہیں اور اس اہل خانہ پر نزولِ رحمت کی دعا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت و رضوان اُن کے شامل حال کر دیتا ہے ۔ اور فرشتوں کے سردار جن کے گلے میں نوری طوق پڑے ہیں یعنی جبرائیل ، میکائیل ، اسرافیل ، اور عزرائیل علیہم السلام بھی میلاد شریف کرانے والے پر رحمت کی دعا کرتے ہیں نیز فرماتے ہیں کہ جس گھر میں مسلمان میلاد شریف پڑھتا ہے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اس گھر والوں سے ، قحط و وبا ، آتش زنی و غرقابی ، آفات و بلیات ، بغض و حسد ، نگاہِ شر اور چوروں کے خطرے کو دور کر دیتا ہے اور جب وہ مرجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس پر منکر نکیر کے جواب کو آسان کر دیتا ہے اور وہ قادرِ مطلق اور مالکِ حقیقی کے ہاں مقامِ صدق میں ہوتا ہے [1]

جو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کی تعظیم کرتا ہے اس کے لیے اتنا بیان ہی کافی ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کی تعظیم نہیں کرتا ، اگر حضورؐ کی مدح و منقبت میں تمام دنیا بھر دی جائے ، تو بھی اُس کے دل میں نبیؐ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا نہیں ہو گی ۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ سب کو اُن لوگوں سے بنائے ۔ جو حضور کی

---

[1] اصل متن میں یہ آیت قرآنی درج ہے : فی مقعدِ صدق عند ملیکٍ مقتدرٍ

marfat.com

تعظیم کرتے ہیں اور جو حضور کی قدر و منزلت کو جانتے ہیں اور ہم سب کو حضور کے خاص الخاص محبین اور متبعین سے بنائے ۔ آمین یارب العالمین ! وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمدٍ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین الی یوم الدین ۔

صلوا علیه وسلموا تسلیما　　حتی تنالوا جنة ونعیما

لی نبی اسمه محمد یا مولای　　لم یزل فضله علینا

اے میرے مولا ! میرے نبی محترم کا نامِ نامی اسم گرامی محمد ہے، اُن کا فضل و کرم ہم پر ہمیشہ رہے ۔

هو نبی هو شفیعی یا مولای　　غدا من نار القنو بیا

اے میرے مولا ! وہ میرے نبی　کل قیامت کو،　نار جہنم سے (بچانے کے لیے) میرے شفیع ہیں ۔

نور البهی من الشمس یا مولای　　خصه رب البریا

اے میرے مولا ! وہ آفتاب سے بھی روشن تر نور ہیں،　پروردگارِ عالم نے انہیں خصوصیت سے نوازا ہے

أنطق النخل بفضله یا مولای　　وله وجه مضیا

اے میرے مولا ! حضور کے فضل و کرم سے درخت　گویا ہو گئے، اُن کا چہرہ آفتاب و ماہتاب سے بھی زیادہ روشن ہے ۔

قد رقی فوق السماء یا مولای　　وارتقی سبعا علیا

اے میرے مولا ! حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم آسمان سے اوپر تشریف لے گئے اور ساتوں بلند و بالا آسمانوں سے اوپر چلے گئے ۔

نبع الماء من کفه یا مولای　　وسقی الجیش الحمیا

اے میرے مولا ! ان کے دستِ اقدس سے پانی کے چشمے پھوٹے جس سے لشکرِ جرار سیراب ہو گیا ۔

انفه أقنی کسیف یا مولای　　والحواجب أستوریا

حضور کی بینی اقدس جب [illegible] ر بابسہ کی طرف مائل تھی گویا شمشیر ہو اور ابروئیں نورانی تھیں ۔

خده کالورده الاحمر یا مولای　　والعیون الأکحلیا

حضور کا رخسار مبارک سُرخ گلاب کی طرح تھا،　اور آنکھیں سرمگیں تھیں ۔

marfat.com

شعرہٗ أدعج مسلسل یامولای شبہ لیل أغتمیا

حضور کے بال مبارک اندھیری رات کی طرح سیاہ اور چھلکے ہوئے تھے۔

فمہٗ ضیق صغیر یامولای شبہ خاتم جعفریا

حضور کا دہانِ اقدس تنگ اور چھوٹا تھا ۔ جعفری انگوٹھی کی طرح

جسمہ أبیض منعم یامولای شبہ فضہ أحجریا

حضور کا جسم مبارک کان سے نکلی ہوئی چاندی کی طرح سفید اور گداز تھا۔

عنکبوت عشش وخیم یامولای من کفورا لجاھلیا

مکڑی نے (غارِ ثور کے منہ پر) جالا تنا اور حضور کو جاہل کافروں سے چھپا لیا

زاد شوقی لحبیبی یا مولای وکوانی الھجر کیا

اے میرے مولا! محبوب کے لیے میرا شوق بڑھ چکا ہے اور ہجر و فراق سے میرا سینہ داغ داغ ہے

فاز من صلی علیہ یامولای بالرضا والجنتیا

اے میرے مولا! جس نے بھی حضور پر درود شریف پڑھا، وہ رضائے الٰہی اور جنت الفردوس کے حصول میں کامیاب ہو گیا۔

وارض عن أصحابہ جمعا یامولای علی رغم الرافضیا

اے مولا میرے! رافضیوں کے نظریات کے علی الرغم، حضورؐ کے تمام اصحاب کرام سے راضی ہو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أنا أول الناس خُرُوجاً إِذَا بُعِثُوا وَأَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا وَفَدُوا وَأَنَا خَطِيبُهُمْ إِذَا أَنْصَتُوا ۝ وَأَنَا مُسْتَشْفِعُهُمْ

حضور نے ارشاد فرمایا کہ جب لوگ اٹھائے جائیں گے تو سب سے پہلے میں قبر سے اٹھوں گا اور جب وہ روانہ کیے جائیں گے تو میں ان کا قائد ہوں گا۔ جب خاموش ہوں گے تو ان کا خطیب ہوں گا۔

---

۵ اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام ان بھنوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

marfat.com

إِذَا حُبِسُوا وَ أَنَا مُبَشِّرُهُمْ	جب روکے جائیں گے تو ان کی شفاعت
إِذَا أَيِسُوا ، الْكَرَامَةُ وَ	کرونگا. جب مایوس ہو جائیں گے تو ان کو
الْمَفَاتِيحُ حِينَئِذٍ بِيَدِي	بشارت دوں گا۔ کرامت و بزرگی اور
وَ أَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلَى	جنت کی کنجیاں سب میرے ہاتھ میں ہوں
رَبِّي ، يَطُوفُ عَلَيَّ أَلْفُ	گی۔آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے اپنے
خَادِمٍ كَأَنَّهُمْ بَيْضٌ	رب کے نزدیک سب سے زیادہ معزز ہونگا
مَكْنُونٌ أَوْ لُؤْلُؤٌ مَنْثُورٌ	ہزار خادم میرا طواف کریں گے گویا کہ وہ
صلی الله علیه وسلم إِلَى	چمکتے ہوئے انڈے ہیں یا چمکار بکھیرتے ہوئے
يَوْمِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ ٥	موتی اور وہ بڑے حسین وجمیل ہوں گے

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے :

قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله	حضور پرنور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے
عليه وسلم: لِي أَسْمَاءٌ أَنَا	ارشاد فرمایا ہے کہ میرے بہت سے نام
مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ ٥ وَ	ہیں ہیں محمد ہوں یعنی بہت زیادہ تعریف
أَنَا الْمَاحِي الَّذِي	کیا گیا ، احمد ہوں یعنی بہت زیادہ
يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ	حمد کرنے والا ۔ میں مٹانے والا ہوں، اللہ
وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ	تبارک تعالیٰ میرے سبب کفر کو مٹائے گا
النَّاسُ عَلَى قَدَمِي ٥	اور میں جمع کرنے والا ہوں ، میرے قدم
وَ أَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ ،	پر سب جمع ہوں گے۔ میں عاقب ہوں اور
لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ ٥	عاقب کہتے ہی اسے ہیں جو سب سے
وَأَنَا الْمُقَفِّي وَنَبِيُّ	پیچھے ہو ، میں پیچھے آنے والا یعنی
التَّوْبَةِ وَ نَبِيُّ	آخر الانبیاء ہوں۔ توبہ کا نبی اور
الرَّحْمَةِ	نبی رحمت ہوں۔ (الحدیث)

marfat.com

جمالِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بہت دراز تھے، نہ پستہ قد۔ سرِ اقدس بزرگ تھا، داڑھی گھنی اور کندھے فراخ تھے۔ سینہ مبارک سے ناف اقدس تک بالوں کی ایک لکیر تھی۔ جب چلتے تو پنجے پر زور دیتے گویا کسی اونچی جگہ سے اتر رہے ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل میں نے نہ پہلے دیکھا، نہ بعد میں۔ حضور کے سر مبارک اور ریش اقدس میں سفید بال بیس تک نہیں پہنچے تھے۔ رنگ سفید اور روشن تھا۔ سر مبارک کے بال نصف کان تک گرتے تھے۔ چہرہ مبارک گول، سفید اور سرخی مائل تھا۔ بینی مبارک بلند تھی۔ آنکھیں سیاہ تھیں اور پلکیں دراز۔ دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔ کیونکہ حضورؐ خاتم النبیین تھے (یعنی تمام پیغمبروں کے اخیر میں تشریف لائے) سب سے زیادہ دریادل، سب سے زیادہ راست گو، سب سے زیادہ نرم طبع اور شریف خاندان تھے۔ جو بھی آپ کو اچانک دیکھ لیتا ہیبت زدہ ہو جاتا اور جو شخص پہچان کر (یعنی مانوس ہو کر اور آپ کے مقام و مرتبہ سے واقف ہو کر) ملتا جلتا، آپ کا گرویدہ ہو جاتا۔ آپ کا سراپائے جمیل بیان کرنے والا یہی کہتا پایا گیا ہے کہ میں نے حضور انور جیسا جمال و کمال کا مرقع پہلے دیکھا، نہ بعد میں۔[1]

---

[1] اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لم یات نظیرک فی نظر مثل تو نہ شد پیدا جاناں
جگ راج کو تاج تورے سر سوہے تجھ کو شہِ دوسرا جانا

marfat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وعن ابیہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جوتے مبارک خود مرمت کر لیتے، اپنے کپڑے خود سی لیتے، گھر میں اسی طرح کام کاج کرتے جیسے تم اپنے گھر میں کام کاج کرتے ہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کل کے لیے کوئی چیز ذخیرہ بنا کر نہیں رکھتے تھے۔

حضور فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جن فضائل و کمالات سے مخصوص فرمایا گیا، اُن میں سے چند یہ ہیں کہ:

— حضرت آدم علیہ السلام اور جملہ مخلوقات کو حضور کی خاطر پیدا کیا گیا۔[1]

— حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بھوکے سوتے لیکن جب صبح اٹھتے تو سیر ہوتے۔ آپ کا رب آپ کو جنت سے کھلا پلا دیتا تھا۔

— حضور اپنے پیچھے اسی طرح دیکھتے تھے، جس طرح سامنے کو دیکھتے تھے۔

— حضور رات اور تاریکی میں، دن اور روشنی کی طرح دیکھتے۔

— جب ٹھوس پتھر پر چلتے، تو قدم مبارک اس میں گڑ جاتے اور قدموں کے نشان اس پر پڑ جاتے۔[2]

— اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو منتخب فرمایا اور برگزیدہ بنایا۔

— آپ کی آنکھیں سوتی تھیں مگر دل نہیں سوتا تھا۔

— حضورؐ کے پسینہ کی خوشبو مُشک سے زیادہ عمدہ تھی۔

---

[1] مولانا ظفر علی خان کہتے ہیں ؂

گر ارض و سما کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیاروں میں

marfat.com

— حضور کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا اور سورج اور چاند کی روشنی میں بھی حضور کا سایہ نظر نہیں آتا تھا۔

— حضور کے کپڑوں پر کبھی مکھی نہیں بیٹھتی تھی۔

— حضور تشریف لے جاتے فرشتے حضور کے ساتھ جاتے اور حضور کے پیچھے پیچھے چلتے۔

— حضور کے فضائل و کمالات میں سے یہ بھی ہے کہ ہمارے لیے واجب ہے کہ آپ پر صلواۃ وسلام عرض کریں۔

— صلوا علیہ وسلموا تسلیما   حتی تنالوا جنۃ ونعیما

حضورؐ پر صلواۃ وسلام پڑھیں تاکہ اس سے برکت سے جنت نعیم کو حاصل کرو۔

یَا رَبِّ صَلِّ دَائِمْ وَسَلِّمْ عَلَی الْمُکَرَّمْ   مَا زَمْزَمَ الْحَادِیْ وَمَا تَرَنَّمْ فِیْ لَیْلٍ اَظْلَمْ

اے پروردگار! نبی مکرمؐ پر ہمیشہ درود وسلام نازل فرما، جب تک کہ حدی خواں زمزمہ سنج رہے اور اندھیری رات میں ترنم ریز۔

یَا اَھْلَ نَجْدِیْ قَدْ طَالَ بُعْدِیْ وَجْدِیْ وَجَدْ   کُلَّمَا یَحْدُو الْحَادِ الْمُجِدْ نَحْوَ الْمُکَرَّمْ

اے میرے غم کے راز داں دار محبوب میرے ہجر و فراق کی مدت طویل ہوگئی ہے اور میرا ذوق وشوق اور اشتیاق قلبی بڑھتا جاتا ہے۔ جوں جوں ساربان نغمہ سرا ہوتا ہے اور محبوب مکرمؐ کی طرف تیز تر گامزن

سَیِّدُ الْخَلْقِ حَسَنُ الْخُلُقِ عَرِیْبُ النُّطْقِ   مَالِکُ الرِّقِّ حَبِیْبُ الْحَقِّ سِرُّ الْمُطَلْسَمْ

حضورؐ مخلوقات کے سردار ہیں، پسندیدہ اخلاق اور شیریں کلام ہیں۔ ہم غلاموں کے آقا اور حق تعالیٰ کے محبوب ہیں اور ایسے سربستہ راز ہیں (جن کی کنہ اور ماہیت کو کوئی نہیں پا سکا)

تَشْتَاقُ رُوْحِیْ اِلَی الْمَلِیْحِ طٰهٰ الْفَصِیْحِ   عَسٰی بِهٖ اَنْ یُّبْرِیْ جَرْحِیْ وَیُحِلَّ الْھَمْ

میری جان، اس محبوب پر فریفتہ ہے، جو حسنِ تخلیق کے ماہِ کامل (طٰہٰ) کانِ ملاحت اور جانِ صباحت

marfat.com

ہیں۔ قریب ہے کہ حضور کی بدولت میرے دل کا زخم بھر جائے اور غم کافور ہو جائے۔

أَرْجُوكَ حَسْبِي ذُخْرَ الذَّنْبِ تُزِيلُ كَرْبِي   يَا لُبَّ لُبِّي عَلَيْكَ رَبِّي صَلَّى وَسَلَّمْ

مجھے یقین ہے کہ میرے گناہوں کے ذخیرے اور میرے کرب کے ازالے کے لیے آپ کافی ہیں۔ اے میری عقل کی منتہائے پرواز! رب العالمین آپ پر صلوٰۃ وسلام نازل فرمائے!

أَزْكَى صَلَاتِي فِي الْحَرَكَاتِ وَالسَّكَنَاتِ   وَالْخَطَرَاتِ فِي خَيْرَاتِي وَمَا تَرَنَّمْ

میں اپنی ہر حرکت وسکون میں آپ پر پاکیزہ ترین درود پڑھتا رہوں اور جو نیک خیال میرے دل میں آئے اور جو ترنم ریزی میں کروں، اس میں بھی آپ پر درود وسلام پڑھا کروں۔

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

ڈوبی ناویں تراتے یہ ہیں   ہلتی نیویں جماتے یہ ہیں
ٹوٹی آسیں بندھاتے یہ ہیں   چھوٹی نبضیں چلاتے یہ ہیں
جلتی آگ بجھاتے یہ ہیں   روتی آنکھ ہنساتے یہ ہیں
لاکھ بلائیں کروڑوں دشمن   کون بچائے بچاتے یہ ہیں
رافع نافع دافع شافع   کیا کیا رحمت لاتے یہ ہیں
ان کے نام کے صدقے جس سے   جیتے ہم ہیں جلاتے یہ ہیں
شافع امت نافع خلقت   رافع رتبے بڑھاتے یہ ہیں
رافع یعنی حافظ و حامی   دفع بلا فرماتے یہ ہیں
فیض جلیل خلیل سے پوچھو   آگ میں باغ لگاتے یہ ہیں

بندے کرتے ہیں کام غضب کا
مژدہ رضا کا سناتے یہ ہیں

marfat.com

حضور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کے
معجزات اور خصائص

اس میں کوئی شک نہیں کہ حضور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات قیامت تک جاری و ساری رہیں گے۔ جبکہ دیگر تمام انبیاء علیہم السلام کے معجزات اپنے اپنے وقت میں ختم ہو گئے اور اب وہ صرف تاریخ کا حصہ ہیں۔[۱]

حضور سراپا نور صلی اللہ علیہ وسلم کے منجملہ معجزات میں سے چند یہ ہیں :

آپ کے دست مبارک میں کھانا تسبیح کرتا تھا۔ جیسا کہ بخاری شریف میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے۔ فرمایا : کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے اور ساتھ ہی کھانے کی تسبیح بھی سن رہے تھے۔

پتھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتا تھا۔ جیسا کہ صحیح مسلم میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں مکہ میں ایک ایسے پتھر کو جانتا ہوں جو بعثت سے پہلے مجھے سلام کہتا تھا اور اب بھی اس کو پہچانتا ہوں۔

درختوں نے حضور سے کلام کیا اور سلام کہا۔ جیسا کہ حضرت علی ابن ابی

چاند شق ہو، پیڑ بولیں جانور سجدہ کریں
بارک اللہ مرجع عالم یہی سرکار ہے

(اعلیٰ حضرت)

(بقیہ صفحہ آئندہ پر)

marfat.com

طالب رضی اللہ عنہٗ وکرم اللہ وجہہٗ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب تھا۔ ہم جہاں جاتے اور وہاں جو پہاڑ یا پتھر سامنے آتا حضور کو سلام عرض کرتا اور کہتا:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللہ

(اے اللہ کے رسول! آپ پر سلام ہو)

خشک تنِ خرما یعنی اُستنِ حنانہ نے حضورؐ کے شوق (ہجر و فراق) میں گریہ و زاری کی اور حضور کی انگشتانِ مبارک سے پانی کے فوارے جاری ہو گئے۔ حضور کی برکت سے زمین سے پانی کے چشمے پھوٹے اور حضور کی دعا سے تھوڑا کھانا زیادہ ہو گیا۔

(حاشیہ) روایت میں آیا ہے کہ ایک مرتبہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنگل میں کھڑے تھے کہ اتفاقاً وہاں ایک اعرابی آیا اور کہنے لگا کہ اس کا کیا ثبوت ہے کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ حضور نے فرمایا: تجھے کس قسم کا ثبوت درکار ہے؟ اس نے کہا: اگر کھجور کا درخت جو دور جنگل میں کھڑا ہے، آپ کی رسالت کی گواہی دے دے تو میں مسلمان ہو جاؤں گا۔ آپ نے فرمایا کہ تو اس درخت کے پاس جا کر کہہ کہ تجھے اللہ کے رسول نے بلایا ہے۔ اعرابی دوڑتا ہوا گیا۔ جوں ہی درخت نے فرمانِ نبوی سُنا، تو اپنی جڑوں کو زور سے ہلایا اور زمین کو چیرتا ہوا حضور کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور یوں عرض کرنے لگا:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللہ

یہ سنتے ہی اعرابی نے فوراً کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔

لہ حضور سیدِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ابتدا میں مسجد نبوی میں کھجور کی ایک لکڑی کے ستون سے کمر مبارک لگا کر وعظ فرمایا کرتے تھے۔ بعد میں منبر بنوالیا اور اس پر

marfat.com

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں مُردوں کا زندہ کرنا[1] اور اُن کا آپ سے کلام کرنا بھی شامل ہے۔ حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کے والدین کو حضور کی بدولت زندہ کر دیا اور وہ آپ پر ایمان لائے۔ قرطبی نے تذکرہ میں اس کا ذکر کیا ہے[2]

کھڑے ہو کر جو وعظ فرمانا شروع کیا تو وہ ستون بچوں کی طرح بلک بلک کر رونے لگا، حضور نے اُسے کلیجہ سے لگا لیا اور اس سے رونے کی وجہ پوچھی ۔

گفت پیغمبر چہ خواہی اے ستون　　گفت جانم از فراقت گشتہ خون

مسندت من بودم از من تافتی　　بر سر منبر تو مسند ساختی

اس ستون نے عرض کی : یا رسول اللہ! آپ کے ہجر و فراق میں میرا خون ہوا چاہتا ہے۔ پہلے آپ مجھ سے ٹیک لگا کر وعظ فرمایا کرتے تھے۔ اب منبر پر جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ حضور نے فرمایا، منبر کا ہونا تو ضروری ہے۔ تو ہی بتا کہ اس محبت کا کیا بدلہ دیا جائے۔

گر تو میخواہی ترا نخلے کنند　　شرقی و غربی ز تو میوہ چنند

اگر تو چاہے تو تجھے ابھی ہرا بھرا درخت بنائے دیتے ہیں کہ قیامت تک مشرق و مغرب سے آنے والے تبرک سمجھ کر تیرا میوہ کھاتے رہیں اور تو چاہے تو تجھے جنت میں پہنچا دیں۔ ستون نے عرض کی : یا رسول اللہ! میں وہ بات اختیار کرتا ہوں، جو ہمیشہ رہے۔ چنانچہ اس ستون کو مردہ آدمیوں کی طرح زمین میں دفن کر دیا گیا۔ چنانچہ وہ قیامت کے دن مدینہ کے مسلمانوں کی طرح اٹھے گا اور جنت میں داخل ہو گا۔

[1] لب زلال چشمۂ کن میں گندھے وقتِ خمیر　　مردے زندہ کرنا اے جاں تم کو کیا دشوار ہے۔

(حدائق بخشش)

[2] ایمان کی تین قسمیں ہیں۔ میثاقی۔ فطری اور تبلیغی۔ میثاقی اور فطری ہر دو ایمان حضور

marfat.com

علاوہ ازیں بچوں کا کلام کرنا اور حضورؐ کی نبوت کی گواہی دینا بھی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات سے ہے۔

کے والدین کو میسر تھے۔ رہا ایمان تبلیغی تو عہد فترت میں پیدا ہونے کے باعث اگرچہ وہ اس کے مکلف نہ تھے۔ لیکن حضور کا یہ خاص معجزہ ہے کہ حضور کی خواہش پر انہیں زندہ کیا گیا اور حضور نے انہیں تبلیغ فرمائی جسے انہوں نے قبول فرمالیا اور ایمانِ تبلیغی سے بھی بہرہ ور ہوئے۔ (افادات سید ابوالبرکات)

ھ مولنا روم نے مثنوی شریف میں یہ حدیث نظم کی ہے کہ ایک مرتبہ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ایک گاؤں تشریف لے گئے۔ جہاں ایک عورت آپ کو آزمانے کے لیے کہ واقعی آپ خدا کے سچے نبی ہیں، آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس کی گود میں ایک شیرخوار بچہ تھا۔ جس نے ابھی بولنا نہیں سیکھا تھا۔ وہ اس بچے کو لیے حضور کی خدمتِ اقدس میں پہنچی تو بچہ نے سر گود سے نکالا اور ؎

گفت کودک سَلَامُ اللہُ عَلَیْكَ
یَا رَسُولَ اللہِ قَدْ جِئْنَا اِلَیْكَ

کہنے لگا کہ اے اللہ کے رسول! ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ آپ پر اللہ کا سلام ہو۔

بچہ کو یوں بولتا دیکھ کر عورت بہت متعجب ہوئی اور حیرت کے ساتھ اس سے پوچھنے لگی: تجھے بات کرنا کس نے سکھایا ہے، تجھے بولنا کس طرح آیا ہے؟ تجھے کیسے معلوم ہوا کہ یہ اللہ کے رسول ہیں اور تو نے کیسے سیکھا کہ تجھے انہیں سلام کرنا چاہیے۔

بچہ نے جواب دیا: ؎

گفت حق آموخت وآنگہ جبرئیل
در بیاں با جبرئیلم من رسیل

(بقیہ آئندہ صفحہ پر)

marfat.com

علاوہ ازیں بچوں کا کلام کرنا اور حضور کی نبوت کی گواہی دینا بھی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات سے ہے۔

کے والدین کو میسر تھے۔ رہا ایمان تبلیغی تو عہد فترت میں پیدا ہونے کے باعث اگرچہ وہ اس کے مکلف نہ تھے۔ لیکن حضور کا یہ خاص معجزہ ہے کہ حضور کی خواہش پر انہیں زندہ کیا گیا اور حضور نے انہیں تبلیغ فرمائی جسے انہوں نے قبول فرما لیا اور ایمانِ تبلیغی سے بھی بہرہ ور ہوئے۔ (افادات سید ابوالبرکات)

لے مولانا روم نے مثنوی شریف میں یہ حدیث نظم کی ہے کہ ایک مرتبہ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ایک گاؤں تشریف لے گئے۔ جہاں ایک عورت آپ کو آزمانے کے لیے کہ واقعی آپ خدا کے سچے نبی ہیں، آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس کی گود میں ایک شیرخوار بچہ تھا۔ جس نے ابھی بولنا نہیں سیکھا تھا۔ وہ اس بچے کو لیے حضور کی خدمتِ اقدس میں پہنچی تو بچہ نے سر گود سے نکالا اور ؎

گفت کودک سَلَّمَ اللّٰهُ عَلَیْكَ

یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ جِئْنَا اِلَیْكَ

کہنے لگا کہ اے اللہ کے رسول! ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ آپ پر اللہ کا سلام ہو۔

بچہ کو یوں بولتا دیکھ کر عورت بہت متعجب ہوئی اور حیرت کے ساتھ اس سے پوچھنے لگی: تجھے بات کرنا کس نے سکھایا ہے، تجھے بولنا کس طرح آیا ہے؟ تجھے کیسے معلوم ہوا کہ یہ اللہ کے رسول ہیں اور تو نے کیسے سیکھا کہ تجھے انہیں سلام کرنا چاہیے۔

بچہ نے جواب دیا: ؎

گفت حق آموخت وآنگہ جبرئیل

در بیاں با جبرئیلم می رسیل

(بقیہ آئندہ صفحہ پر)

marfat.com

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ترسیٹھ برس کی عمر شریف پائی۔ حضور انبیاء کرام میں اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ اطاعت گزار اور فرمانبردار تھے۔ بارہ ربیع الاوّل شریف پیر کو پیدا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور کے دستِ انور پر روشن معجزات ظاہر فرمائے اُن میں چار سو معجزات ایسے ہیں، جو اکثر لوگوں کو معلوم ہیں۔ بارہ معجزات حضورؐ کے گھر میں ظہور پذیر ہوئے۔ اگر ہم ان کا ذکر کریں تو کتاب طویل ہو جائے گی۔ ایسے معجزات اُسی نبی کے ہو سکتے ہیں جو تمام بنی نوع انسان اور تمام مخلوقات کی طرف بھیجا گیا۔ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین الیٰ یوم الدین۔

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا حَتّٰی تَنَالُوْا جَنَّۃً نَعِیْمًا

(حاشیہ) مجھے خدا نے سکھایا اور اللہ کے فرشتہ جبرئیل نے مجھ سے کہلوایا۔ بچے کا یہ جواب سُن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیار کے ساتھ اس سے پوچھا۔ میاں تمہارا نام کیا ہے؟ تو اس نے عرض کی ؎

گفت نامم پیشِ حق عبدالعزیز
عبدِ عزیٰ پیش ایں یکمشت نیز

یعنی میرا نام اللہ کے ہاں تو عبدالعزیز ہے، مگر میری ماں مجھے عبدالعزیٰ کہہ کر پکارتی ہے۔ یہ عزیٰ ایک بت کا نام تھا، جس کی وہ عورت پوجا کرتی تھی اور جہالت و نادانی سے اپنے بچے کو اس بُت کا بندہ سمجھ کر اس کا نام عبدِ عزیٰ (یعنی عزیٰ کا بندہ) رکھا تھا مگر بچہ نے اس سے بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے عرض کیا ؎

من زعزیٰ پاک و بیزار و بری
حق آنکہ دادت ایں پیغمبری

یارسول اللہ! میں تو عزیٰ سے بیزار ہوں، مجھے اس سے کچھ دُور کا بھی واسطہ نہیں۔ خدا یقیناً وہی ہے جس نے آپ کو پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔

marfat.com

یا ذَا الْمُکَیَّا یَا ذَا الْمُکَیَّا   مَدِیْحُ مُحَمَّدٌ عَزِیْزٌ عَلَیَّا

اے مُکیّا والے، اے مُکیّا والے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کما حقہ نعت خوانی میرے لیے بہت مشکل ہے

حَبِیْبُ الْقَلْبِ مَمْکَنْتُ لُبِّیْ   هُوَیْدًا اَسْرِیْ اِلَی الْمُکَیَّا

محبوبِ جان نے میرے ہوش و خرد کو شکار کر لیا ہے۔ مجھے راتوں رات مُکیّا کی جانب آہستہ آہستہ لے چلو۔

وَسَرِّبِیْ لَیْلًا عَسٰی بِلَیْلًا   اُشَاهِدُ لَیْلٰی وَهِیَ مُجَلًّا

رات کو لے چلو۔ کہ شاید رات کو میں اپنے محبوب کی زیارت کروں، جو انتہائی خوبرو اور روشن جبین ہے۔

وَهِیَ تُجَلِّیْ لِلْعَیْنِ تَحَلِّیْ   اَطُوْفُ وَاَتَمَلّٰی عَلٰی عَیْنَیَّا

اس کی روشنی میری آنکھوں کی زینت ہے، میں طواف کو نے یار کروں گا اور محبوب کا نقش پا اپنی آنکھوں پر ملوں گا۔

سِرْنَا بِالْاَسْحَارِ لِقَبْرِ الْمُخْتَارْ   کَثِیْرُ الْاَنْوَارِ جَمِیْلٌ اِلَیْنَا

صبح کو نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی طرف چلو جو مرکز انوار ہے اور ہمیں بہت ہی محبوب ہے۔

وَقُلْ یَا هَادِیْ فُؤَادِیْ صَادِیْ   وَحُبُّكَ زَادِیْ فَانْظُرْ اِلَیَّا

اور عرض کرو اے ہادی برحق صلی اللہ علیہ وسلم۔ میرا دل (آپ کی طرف) مائل ہے اور آپ کی محبت میں میرا سرمایۂ آخرت ہے۔ میری طرف نگاہ کرم فرمائیے۔

فَمُوْسٰی اَسْعَدُ وَعِیْسٰی اَمْجَدُ   وَاَنْتَ اَسْعَدُ مِنَ الْکُلِّیَّا

حضرت موسیٰ بڑے سعادت مند اور حضرت عیسیٰ مجد و شرف کے مالک ہیں اور آپ سب سے سعید و خوش بخت ہیں

فَاَحْمَدُ لَهُ شَانٌ وَنُوْرُهُ قَدْ بَانْ   اَتٰی بِالْقُرْاٰنِ بِصِدْقِ النِّیَّا

میں حضور کی ثنا خوانی کرتا ہوں، جو بڑی شان کے مالک ہیں اور جن کا نور ہر سو جلوہ گر ہے۔ حضور صدق نیت کے ساتھ قرآن لے کر آئے ہیں۔

مَقَامُ اِبْرَاهِیْمَ مَحَلُّ التَّعْظِیْمِ   وَاَدْعُوْ لِرَبِّیْ بِحُسْنِ النِّیَّا

مقام ابراہیم علیہ السلام تعظیم کی جگہ ہے۔ وہاں میں اپنے رب سے حُسنِ نیت کے ساتھ دعا کرتا ہوں۔

marfat.com

وَرَوحْ لِلْمَسْعَى وَطُفْ لِی سَبْعَا   وَقَصْدِی أَسعَى عَلَى عَیْنَیَّا

اور سعی کرنے کی جگہ چلو اور میرے ساتھ مل کر سات دفعہ طواف کرو۔ میرا تو ارادہ یہ ہے کہ آنکھوں کے بل (دیارِ حبیب) کو چلوں۔

قَصْدِی أَزُورُهْ أُشَاهِدْ نُورُهْ   وَقُلْ یَاهَادِی تَشَفَّعْ فِیَّا

میں چاہتا ہوں کہ گنبدِ خضرا علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کا شرف حاصل کروں اس کے انوار و تجلیات کا مشاہدہ کروں اور کہو ، اے ہادی برحق صلی اللہ علیہ وسلم میری شفاعت کیجیے۔ آپ کی شفاعت میرے حق میں قبول کی جائے گی۔

بِحُرْمَةِ الْأَصْحَابْ وَالْآلْ وَالْأَحْبَابْ   أَقِفْ بِالْأَعْتَابْ وَصَحِّ لِیَّا

اپنے اصحاب اور آل و احباب کے طفیل درِ اقدس پر کھڑے ہو کر میری صحت و سلامتی کے لیے دعا کرو۔

؎ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں :

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو   کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو
رکنِ شامی سے مٹی وحشتِ شامِ غربت   اب مدینہ کو چلو صبحِ دل آرا دیکھو
آبِ زمزم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں   آؤ جودِ شہِ کوثر کا بھی دریا دیکھو
زیرِ میزاب ملے خوب کرم کے چھینٹے   ابرِ رحمت کا یہاں زور برسنا دیکھو
خوب آنکھوں سے لگایا ہے غلافِ کعبہ   قصرِ محبوب کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو
ایمنِ طور کا تھا رکنِ یمانی میں فروغ   شعلۂ طور یہاں انجمن آ دیکھو
ہر مادر کا مزہ دیتی ہے آغوشِ حطیم   جن پر ماں باپ فدا کرم ان کا دیکھو
خوب مسعیٰ میں بامید صفا دوڑ لیے   رہِ جاناں کی صفا کا بھی تماشا دیکھو
رقصِ بسمل کی بہاریں تو منیٰ میں دیکھیں   دلِ خوں نابہ فشاں کا بھی تڑپنا دیکھو

غور سے سن تو رضا کعبہ سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے میرے پیارے کا روضہ دیکھو

(حدائق بخشش)

marfat.com

ذکرِ آباتِ ولادت

حضرت حسن بن احمد البکری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ جل جلالہ نے نورِ محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو رحمِ مادر میں منتقل کرنے کا ارادہ کیا، تو حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے دل میں نکاح کی تحریک پیدا کر دی، اور حضرت عبداللہ نے اپنی والدہ ماجدہ سے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ آپ میری طرف سے کسی عورت کو نکاح کا پیغام بھیجیں، جو صاحبِ حسن و جمال ہو، قدآور اور معتدل اعضا کی ہو، خوش رو اور باکمال ہو اور عالی حسب و نسب ہو۔ والدۂ محترمہ نے فرمایا: جانِ مادر، تیری خواہش کا احترام کیا جائے گا چنانچہ انہوں نے قریش کے قبیلوں اور عرب کی دوشیزاؤں کو گھوم پھر کر دیکھا اور ان میں صرف حضرت آمنہ بنت وہب رضی اللہ عنہا ہی ان کے دل لگیں۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا: امی جان ایک بار پھر انہیں اچھی طرح دیکھ لیجیے۔ لہٰذا حضرت عبداللہ کی والدہ دوبارہ گئیں اور دیکھا کہ حضرت آمنہ سلام اللہ علیہا کے چہرۂ اقدس سے نور ہویدا ہے اور وہ روشن ستارے کی طرح چمک رہی ہیں۔ حضرت عبداللہ کی شادی کے سلسلہ میں حضرت آمنہ کو ایک اوقیہ چاندی، ایک اوقیہ سونا، ایک سو اونٹ اور اتنی ہی تعداد میں گائیں اور بکریاں پیش کیں۔ اسی طرح بہت سے جانور ذبح کیے گئے اور بہت زیادہ کھانا تیار کیا گیا اور یوں حضرت آمنہؓ، اُن کے ساتھ رخصت کی گئیں۔ شام کو حضرت عبداللہ نے حضرت آمنہؓ کے ساتھ خلوت کی۔ اور یہ جمعہ کی رات تھی۔ روایت میں آیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے رجب المرجب کے مہینے میں شب جمعہ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت آمنہ کے بطنِ اطہر

marfat.com

میں منتقل فرمانے کا ارادہ کیا تو اُس رات جنت کے خازن فرشتے رضوان کو حکم دیا کہ جنت الفردوس کو کھول دے۔ اور ایک منادی کرنے والے نے آسمانوں اور زمین میں ندا کی: آگاہ رہو کہ وہ نورِ مکنون اور سرِّ مخزون، جس سے نبیٔ ہادی ظہورِ قدسی فرمائیں گے۔ آج کی رات اپنی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ سلام اللہ علیہا کے بطنِ اقدس میں قرار پاگیا ہے۔ جہاں نورِ محمدی کی خلقتِ بشری کی تکمیل ہوگی اور وہ تمام بنی نوعِ انسان کے لیے بشیر و نذیر بن کر ظہور فرمائیں گے۔ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہٖ وصحبہٖ بکرۃً واصیلاً۔ (اللہ تعالیٰ آپ پر اور آپ کے آل و اصحاب پر صبح و شام صلوٰۃ وسلام نازل فرمائے)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حدیث میں فرماتے ہیں کہ جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت آمنہ سلام اللہ علیہا کے حمل میں آئے۔ اس رات یہ معجزہ رونما ہوا کہ قریش کے تمام جانور کلام کرنے لگے اور بول اٹھے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم حملِ مادر میں تشریف لے آئے ہیں۔ ربّ کعبہ کی قسم! وہ اہلِ دنیا کے امام اور ان کے لیے ہدایت کا روشن چراغ ہیں۔ عرب و عجم کے تمام بادشاہوں کے تخت اوندھے ہوگئے۔ ابلیس (اللہ اس پر لعنت کرے) بھاگتا ہوا سیدھا جبل ابوقبیس پہنچا اور وہاں زار و قطار رونے اور چیخنے چلانے لگا۔ جسے سُن کر ہر طرف سے شیاطین دوڑتے ہوئے آئے اور اس کے ارد گرد جمع ہو گئے اور پوچھنے لگے: تجھے کیا ہو گیا ہے کہ تو نے چیخنا چلانا شروع کر دیا ہے۔ ابلیس نے بصد حسرت و یاس کہا: ستیاناس ہو تمہارا۔ نبیٔ آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ظہور قریب آگیا ہے، جو کفار کا بہت زیادہ خون بہائیں گے اور انہیں انتہائی ذلیل و خوار کریں گے۔ جن کے ساتھ ہو کر فرشتے بھی لڑیں گے۔ جب سے حضرت آمنہؓ حاملہ ہوئی ہیں، ہم تباہ و برباد ہو کر رہ گئے ہیں۔

marfat.com

راوی کہتے ہیں کہ مکہ کی تمام عورتیں، اس معاملہ میں، حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا پر حسد کرتی تھی۔ سو عورتیں اسی حسرت وافسوس میں مرگئیں۔ کہ وہ حضورؐ کے حسن وجمال سے محروم رہیں اور حضرت عبداللہ نے یہ امانتِ خداوندی حضرت آمنہ۔ کو ودیعت فرمادی۔ حضرت عبداللہ کی پیشانی میں نورِ محمدی جلوہ گر تھا جس کے باعث عورتیں آپ پر فریفتہ ہوا چاہتی تھیں۔ جب یہ نورِ محمدی حضرت آمنہ سلام اللہ علیہا کے بطنِ اقدس میں آیا تو مشرق کے جانور مغرب کے جانوروں کے پاس دوڑتے ہوئے گئے اور اسی طرح سمندر کے جانوروں نے بھی ایک دوسرے کو خوشخبریاں دیں اور انہیں حضورؐ کے ظہورِ قدسی کی بشارت دینے لگے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حمل کے ہر مہینے ایک ندا آسمان میں اور ایک زمین میں دی جاتی: کہ خوشخبری ہو، ابوالقاسم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کا وقت قریب ہے۔ جن کے دم قدم سے چمن عالم میں بہار آئے گی اور ہر طرف یمن وبرکت کا دور دورہ ہو گا۔[۱]

---

[۱] ایک عاشق رسول نے ولادتِ باسعادت کا تذکرہ ان محبت بھرے الفاظ میں کیا ہے:

ملائک آمنہ خاتون کو مژدہ سناتے ہیں — ابوالقاسم محمد مصطفےٰ تشریف لاتے ہیں
حبیب اللہ کی اُمّ القریٰ میں آمد آمد ہے — شواہد قدرت حق کے خلائق کو دکھاتے ہیں
اگر کعبہ کی دیواریں کریں سجدہ عجب کیا ہے — کہ مصداقِ دعائے حضرت ابراہیم آتے ہیں
فرشتے منتظر تھے آمنہ خاتون کے گھر میں — کہ اب حضرتِ جمال حق نما اپنا دکھاتے ہیں
حرم سے تابہ ملکِ شام روشن ہے زمیں یکسر — کہ دارالملک جن کا شام ہے وہ شاہ آتے ہیں

marfat.com

حضورِ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عجائباتِ ولادت

حضورِ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عجائباتِ ولادت۔ حضرت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا وعن ابیہا یوں بیان فرماتی ہیں کہ مکہ میں ایک یہودی رہتا تھا جس رات نبیٔ مکرم محبوبِ معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاکدانِ ارضی کو اپنے جمال جہاں آرا سے منوّر فرمایا اُس یہودی نے پوچھا: اے گروہ قریش! کیا آج تمہارے ہاں کوئی بچہ پیدا ہوا ہے؟ سامعین نے لاعلمی کا اظہار کیا تو اس نے کہا: جاؤ، دیکھو کہ اسی رات نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ گر ہوئے ہیں، جن کے کندھوں کے درمیان ایک نشانی یعنی مہرِ نبوت ہے۔ چنانچہ وہ اپنے اپنے گھروں کو لوٹے اور اس بارے میں دریافت کیا، تو انہیں بتایا گیا کہ عبدالمطلب کے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہما کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ یہ سن کر یہودی اُن کے ساتھ حضورؐ کی والدہ ماجدہ کی خدمتِ قدسیہ میں حاضر ہوا۔ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے حضورؐ کو نکال کر ان کے سامنے پیش کیا۔ جب یہودی نے وہ نشانی یعنی مہرِ نبوت دیکھی تو غش کھا کر گر پڑا۔ جب اُسے افاقہ ہوا تو کہنے لگا۔ گروہ قریش! نبوت بنی اسرائیل سے رخصت ہوگئی۔ ہاں، اللہ کی قسم! یہ بچہ تم پر غالب آئے گا۔ اس کا چرچا مشرق سے مغرب تک ہوگا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حدیث میں فرماتے ہیں: حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں۔ کہ جب حمل کو چھ مہینے گذر گئے تو خواب میں کوئی میرے پاس آیا اور مجھ سے مخاطب ہو کر کہا بے شک آپ کے حملِ اقدس میں رسولوں کے سردار ہیں۔ جب پیدا ہوں تو اُن کا نام محمد رکھنا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔

marfat.com

اور اپنی حالت کو پوشیدہ رکھنا۔

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ یَاجَدَّ الْحُسَیْنْ کُنْ شَفِیعِی یَا اِمَامَ الْحَرَمَیْنْ

اے اللہ کے رسولِ معظم، اے حسین کے نانا محترم، اور اے حرمین کے امام میری شفاعت فرمائیے۔

خیرۃ اللہ من الخلق أبی بَعْدَ جَدِّی وَأَنَا ابْنُ الْخَیْرَتَیْنْ

نانا کے بعد، میرے والد، تمام مخلوق میں اللہ کو محبوب ہیں، اور میں دو بہترین افراد کا بیٹا ہوں۔

عَبَدَ اللّٰہَ غُلَامًا نَاشِئًا وَ قُرَیْشٌ یَعْبُدُوْنَ الْوَثَنَیْنْ

انہوں نے لڑکپن اور نوجوانی کے عالم میں اللہ کی عبادت کی، جبکہ قریش اس وقت بتوں کی پوجا کرتے تھے۔

یَعْبُدُوْنَ اللَّاتَ وَالْعُزّٰی مَعًا وَعَلِیٌّ طَافَ نَحْوَ الْحَرَمَیْنْ

قریش اُس وقت لات اور عزیٰ کی پوجا کرتے تھے، جب علی حرمین کا طواف کیا کرتے تھے۔

أُمِّی الزَّہْرَاءُ حَقًّا وَأَبِی وَارِثُ الْعِلْمِ وَمَوْلَی الثَّقَلَیْنْ

یہ حقیقت ہے کہ میری والدہ، زہرا ہیں اور میرے والد، علم کے وارث اور جن و انس کے آقا ہیں۔

وَالِدِی شَمْسٌ وَ أُمِّی قَمَرٌ وَ أَنَا الْکَوْکَبُ وَابْنُ الْقَمَرَیْنْ

میرے والد آفتاب اور والدہ ماہتاب ہیں اور میں ستارہ ہوں اور آفتاب سعادت اور ماہتاب نجابت کا بیٹا ہوں۔

فِضَّۃٌ قَدْ خُلِصَتْ مِنْ ذَہَبٍ وَ أَنَا الْفِضَّۃُ وَابْنُ الذَّہَبَیْنْ

چاندی، سونے سے جدا ہوتی ہے اور میں وہ چاندی ہوں جو دو سونوں سے نکلا ہوں۔

مَنْ لَہٗ أَبٌ کَأَبِی حَیْدَرٍ قَاتِلُ الْکُفَّارِ فِی بَدْرٍ حُنَیْنْ

کون ہے جس کا باپ، میرے باپ، حیدرِ کرار کی طرح ہے جنہوں نے بدر و حنین میں کافروں سے جنگ کی۔

مَنْ لَہٗ أُمٌّ کَأُمِّی فَاطِمَۃْ بَضْعَۃُ الْمُخْتَارِ قُرَّۃُ کُلِّ عَیْنْ

کون ہے جس کی ماں میری ماں فاطمہ کی طرح ہے۔ جو رسولِ مختار کی جگر گوشہ اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔

مَنْ لَہٗ عَمٌّ کَعَمِّی جَعْفَرٍ ذِی الْجَنَاحَیْنِ صَحِیحُ النَّسَبَیْنْ

کون ہے جس کا چچا، میرے چچا جعفر طیار کی طرح ہو۔ جن کا لقب ذوالجناحین تھا اور جو ماں باپ دونوں کی طرف سے صحیح النسب تھے۔

marfat.com

مَنْ لہ جَدٌّ کَجَدِّی الْمُصْطَفٰی سَیِّدِ الْکَوْنَیْنِ نُورِ الظّٰلِمَیْنِ

کون ہے جس کا نانا میرے نانا محمد مصطفیٰ کی طرح ہو، جو دو جہانوں کے سردار اور ظاہر و باطن کی تاریکیوں کو دور کرنے والا نور ہیں۔

نَحْنُ أَصْحَابُ الْعَبَا خَمْسَتُنَا قَدْ مَلَکْنَا شَرْقَهَا وَالْمَغْرِبَیْنِ

ہم پانچوں اصحاب عبا ہیں اور مشرق و مغرب کے مالک ہیں۔

نَحْنُ جِبْرِیلُ غَدًا سَادِسُنَا وَلَنَا الْکَعْبَةُ ثُمَّ الْحَرَمَیْنِ

ہم ہیں کہ جبریل ہمارے چھٹے (گھروالے) ہیں اور کعبہ اور دونوں حرم ہمارے ہی ہیں۔

عُصْبَةُ الْمُخْتَارِ قَرُّوا أَعْیُنًا فِی غَدٍ تُسْقَوْنَ مِنْ کَفِّ الْحُسَیْنِ

ہم نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت ہیں۔ اپنی آنکھیں (ہم سے) ٹھنڈی کرلو، کہ کل قیامت کو حسین ہی کے ہاتھوں سے حوض کوثر سے سیراب ہو گے۔

دوسری حدیث میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ اپنی بہترین مخلوق اور برگزیدہ ترین بندے کو پیدا فرمائے اور اس خاکدان ارضی کو ظلمت و جہالت کے دور دورہ کے بعد نور محمدی سے منور فرمائے، فسق و فجور کی گندگی اور گناہوں سے پاک فرمائے اور معبودانِ باطلہ اور بتوں کو ملیامیٹ کردے۔ تو طاؤس الملائکہ حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے آسمانوں میں اور حاملانِ عرش کے نزدیک، سدرۃ المنتہیٰ اور جنتِ ماویٰ میں اعلان فرمایا: آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ تعالیٰ کی بات پوری ہوگئی۔ حکمتِ خداوندی انجام کو پہنچ گئی اور اس وعدۂ الٰہی کے پورا ہونے کا وقت آگیا ہے۔ جو اس نے نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے بارے میں کہا تھا، جو بشیر و نذیر اور سراج منیر ہوں گے یعنی (جنت کی) بشارت دینے والے، (جہنم سے) ڈرانے والے اور (ہدایت کا) روشن چراغ ہوں گے، قیامت کے ہولناک دن شفاعت فرمانے والے اور مقبول الشفاعۃ ہوں گے۔ جو نیکی

کا حکم دیں گے، بُرائی سے منع کریں گے، صاحبِ امانت و دیانت اور صاحبِ حفاظت و صیانت ہوں گے، خدا کی راہ میں حقِ جہاد ادا کریں گے، اللہ کے بہترین بندے اور کائنات (ارضی و سماوی) میں اللہ کا نور ہوں گے (کہ کائنات اُن ہی کے دم قدم سے منور ہو گی) جن پر اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو ختم کر دیا ہے، اور جنہیں تمام جہانوں کے لیے رحمت بنایا ہے، اور احمد، محمد، طٰہٰ اور یٰسین کے پیارے پیارے ناموں سے موسوم کیا ہے، گنہ گاروں کے بارے میں انہیں شفاعت کا حق دیا ہے اور جن کے دین اور شریعت کے ساتھ تمام ادیانِ سابقہ اور پہلی شریعتوں کو منسوخ کر دیا ہے۔ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ اجمعین (حضور پر اور حضور کے تمام آل و اصحاب پر اللہ کی رحمت کاملہ نازل ہو۔)

روایت میں آیا ہے کہ جبرئیل امین علیہ السلام کی یہ ندائے سرور سُن کر تمام ملائکہ پروردگارِ عالم کی حمد و ثنا میں رطب اللسان ہو گئے۔ جنت کے دروازے کھول دیئے گئے، جہنم کے دروازے بند کر دیئے گئے۔ جنت کے درخت بارور ہو گئے اور پھولوں پھلوں سے لد گئے۔ حور و وِلدان خوشبو میں بس گئے۔ جنتی پرندے طرح طرح کے گیت گانے لگے۔ اور جنت کی نہریں شراب و شہد اور دودھ سے معمور اور لبریز ہو کر بہنے لگیں، شاخوں پر بیٹھے ہوئے پرندے اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس کرنے لگے، فرشتے ایک دوسرے کو نبیٔ مختار آقائے نامدار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد آمد کی خوشخبریاں دینے لگے۔ صلی اللہ علیہ وسلم مادام الملک للہ العزیز الغفار (آپ پر اس وقت تک درود و سلام ہو جب تک بادشاہی اللہ عزیز و غفار کے لیے ہے۔ تمام پردے اور حجابات اٹھا دیئے گئے اور علام الغیوب نے حوران فلک کو اپنی تجلی سے نوازا۔ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ كَشَّافُ الْكُرُوْبِ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ وحدہٗ لاشریک ہے اور وہی سختیوں کو دور

کرنے والا ہے۔

راوی فرماتے ہیں کہ جب جبرئیل علیہ السلام، اہل آسمان سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا کہ ایک لاکھ فرشتوں کو لے کر زمین پر اترے۔ پھر یہ فرشتے زمین کے تمام گوشوں میں، پہاڑوں کی چوٹیوں پر، جزیروں اور سمندروں اور تمام اطراف واکنافِ عالم میں پھیل جائیں۔ یہاں تک کہ ساتوں زمینوں کے باشندوں اور مستقر حوت (جہاں مچھلی ٹھہری ہوئی ہے) کے رہنے والوں کو حضور کی تشریف آوری کی بشارت دیں۔ جو اس بشارت کو قبول کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے پاک صاف اور پرہیزگار بنا دے گا۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الْمَقْبُوْلِیْنَ بِجَاہِ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ أَجْمَعِیْنَ

(اے اللہ! ہمیں اپنے پیارے محبوب سید المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ کے صدقے میں مقبولین میں سے بنا اور حضورؐ پر اور حضورؐ کے تمام آل واصحاب پر درود وسلام نازل فرما)

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا حَتّٰی تَنَالُوْا جَنَّۃً وَّنَعِیْمًا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی الْمُصْطَفٰی نَبِیِّ الرِّسَالَۃِ وَبَحْرِ الْوَفَا

اے اللہ! اپنے پیارے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ پر درود نازل فرما، جو نبی مرسل اور محبت کے بحر ناپید اکنار ہیں۔

وَمِنْ أَعْجَبِ الْأَمْرِ ھٰذَا الْخَفَا وَھٰذَا الظُّھُوْرُ لِأَھْلِ الْوَفَا

یہ امر کس قدر تعجب خیز اور حیرت انگیز ہے کہ حضور کی شان کی کنہ مخفی ہے اور یہ صرف ارباب معرفت پر ہی منکشف ہو سکتی ہے۔

marfat.com

وَمَا فِی الْوُجُوْدِ سِوٰی وَاحِدٍ وَلٰکِنْ تَکَدَّرَ لَمَّا صَفَا

موجودات میں سوائے ایک کے اور کوئی نہیں لیکن شدت صفاء کے باعث محجوب ہے ؎

وَأَصْلُ جَمِیْعِ الْوَرٰی نُقْطَۃٌ عَلٰی عَیْنِ أَمْرٍ بَدَتْ أَحْرُفَا

تمام کائنات کی اصل ایک نقطۂ تعین ہے جس سے حروف کا ظہور ہوا۔

وَتِلْکَ الْحُرُوْفُ غَدَتْ کَلِمَۃً فَکَانَتْ مَشُوْقَ الْحَشٰی الْمُدْنَفَا

پھر یہ حروف کلمہ بن گئے اور اُن کی حالت یوں ہو گئی جیسے اندرونی اعضائے شکم قریب قریب

اور ایک دوسرے کے ساتھ پیوستہ اور نظام عضوی میں باہم مربوط ہوتے ہیں۔

وَاِنْ قُلْتَ لَا شَیْءَ قُلْنَا نَعَمْ هُوَ الْحَقُّ وَالشَّیْءُ فِیْہِ اخْتَفَا

اگر آپ یہ کہیں کہ (خارج میں) کچھ بھی (موجود نہیں) تو ہم کہیں گے ہاں۔ یہ صحیح ہے کیونکہ

حقیقت محمدیہ کے سوا جو کچھ بھی ہے وہ اسی حقیقت میں گم ہے۔

وَاِنْ قُلْتَ شَیْئًا یَقُوْلُ الَّذِیْ لَہُ الْحَقُّ أَثْبَتَ کَیْفَ انْتَفَا

اور اگر آپ کہیں کہ خارج میں اشیاء موجود ہیں، تو سائل کہے گا کہ اگر اشیاء خارجیہ کا وجود حقیقی ہے

تو پھر بتاؤ کہ وہ فنا کیسے ہو جاتی ہیں۔

؎ شدت وضوح سے آنکھوں سے مخفی

بے پردگی حجاب ہے اس بے حجاب کی

اک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالم کو

وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو

marfat.com

وَضَجَّ الْحَسُوْدُ وَلَمْ يَتَّئِذ   وَلَامَ الْعَذُوْلُ وَمَا أَنْصَفَا

حاسد نے بہت چیخ پکار کی اور اس سے اللہ کی پناہ نہ مانگی اور ملامت کرنے والے نے ملامت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی اور انصاف سے کام نہیں لیا۔

وَقَدْ حَالَ بَيْنَكَ يَا عَاذِلِي   وَبَيْنِي بِأَنَّكَ لَنْ تَعْرِفَا

اے ملامت میں اپنا زور بے جا صرف کرنے والے! تیرے اور میرے درمیان یہ چیز حائل ہو گئی ہے کہ تو حقیقتِ حال سے بے خبر ہے (یعنی عشق کی شمع میرے سینے میں فروزاں ہے جس کے سوز سے تو ناواقف ہے)

وَأَيْنَ ضُلُوْعِي الَّتِي فِي لَظًى   وَأَيْنَ زَفِيْرِي الَّذِي مَا انْطَفَى

مجھے آتشِ بداماں پسلیوں کی کیا پرواہ ہے اور نہ ہی مصیبتِ عشق کی جس کی آگ ابھی تک ٹھنڈی نہیں ہوئی یہ چیزیں میرے عشق کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتیں۔

وَأَيْنَ دُمُوْعِي تِلْكَ الَّتِي   تَسِيْلُ وَجَفْنِي الَّذِي مَا غَفَا

مجھے اُن آنسوؤں کی بھی کیا پرواہ ہے، جو مسلسل بہہ رہے ہیں اور پلکیں ابھی تک نہیں جھپکی ہیں۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ الْمُحِبِّيْنَ لَا   يَرَوْنَ النَّعِيْمَ بِغَيْرِ الْجَفَا

کیا تو نے نہیں دیکھا کہ عاشق لوگ بغیر مشقت اور محنت کے جنت کی نعمتیں نہیں پائیں گے۔

فَمَهْلًا رُوَيْدًا كَأَنِّي امْرُؤٌ   تَرَكْتُ سُلُوِّي لِمَنْ عَنَّفَا

تھوڑی سی مہلت دو کہ میں وہ شخص ہوں جس نے اپنے محبوب کی خاطر تمام لذائذ اور دنیاوی نعمتیں چھوڑ دی ہیں جو مجھ سے سختی و عتاب سے پیش آیا ہے۔

وَخَلَّفْتُ خَلْفِي جَمِيْعَ الْوَرَى   وَقَلْبِي عَلَى قَلْبِهِ أَشْرَفَا

میں نے تمام کائنات کو پسِ پشت ڈال دیا ہے اور میرا دل ہر وقت محبوب پر مائل اور فریفتہ ہے۔

وَلَمَّا شَرِبْتُ كُؤُوْسَ الْهَنَا   وَذُقْتُ الْمُدَامَةَ وَالْقَرْقَفَا

اور جب میں نے خوشی اور مبارک بادی کے جام پیئے اور مدامہ و قرقف (دو شرابوں کے نام) کا ذائقہ چکھا

marfat.com

أُزِيلَتْ صِفَاتِي فَلَا وَصْفَ لِي عُيُونِي أَضَاءَتْ بِمَنِ اخْتَفَى

تو میری صفات زائل ہوگئیں اور اب میرا کوئی وصف باقی نہیں رہا (یعنی فنائے ذاتی صفاتی مجھے حاصل ہوگئی) میری آنکھیں اس (محبوب) کے دیدار سے روشن ہوگئیں جو ظاہری اور طبعی آنکھوں سے پوشیدہ ہے

فَمَا أَنَا إِلَّا هَيُولُ الْوَرَى وَلَمْعَةُ نُورٍ مِنَ الْمُصْطَفَى

میں کائنات کا ایک ہیولیٰ ہی ہوں اور نورِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک لمعہ چمک

خَلِيلَيَّ قُومَا بِنَا لِلْحِمَى عَسَانَا نَرَى الْأَشْنَا الْأَهْيَفَا

اے میرے دوست، ہمارے ساتھ، جولانگاہِ عشق کی طرف چلو۔ قریب ہے کہ ہم اس نازک بدن محبوب رعنا کو دیکھ لیں۔

وَعُوجَا عَلَى سَفْحِ تِلْكَ اللِّوَى وَإِنْ جِئْتُمَا دَارَ سَلْمَى قِفَا

محبوب کے راستہ میں کوئی ریتلا ٹیلا مل جائے تو وہیں ٹھہر جاؤ اور اگر خوش قسمتی سے محبوب کے آستانہ پر پہنچ جاؤ، تو وہیں بسیرا کرو۔

فَإِنِّي مَشُوقٌ كَثِيرُ الْجَوَى عَسَى الْحُبُّ بِالْوَصْلِ أَنْ يَعْطِفَا

اس لیے کہ میں بہت زیادہ مشتاقِ دید ہوں اور غم و عشق کے باعث میرا سینہ بریاں ہے قریب ہے کہ شوقِ وصل ہم دونوں کو ملا دے لہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے

لہ در ہی پہ پڑا رہوں گا، پڑے ہی رہنے سے کام ہوگا
کبھی تو قسمت کھلے گی میری کبھی تو میرا سلام ہوگا

فرمایا: معلوم رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رب العالمین کے رسول ہیں، اور وہ پچھ کلیان (جن لوگوں کے اعضائے وضو روشن اور منور ہوں گے اور پیشانیاں چمکتی ہوں گی) کے قائد ہوں گے۔ تمام انبیاء و مرسلین کے سردار اور اس وقت بھی نبی تھے جب حضرت آدم علیہ السلام ابھی عالم آب و گل میں جلوہ گر تھے۔ مومنوں پر مہربان اور گنہ گاروں کے شفاعت کرنے والے اور تمام مخلوقات کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کتاب مبین میں فرماتا ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ

محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں، ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے (کنزالایمان)

حوضِ کوثر، مقامِ محمود اور لواء الحمد کے مالک ہیں۔ اور قیامت کے دن شفاعتِ عظمیٰ کے منصب پر سرفراز ہوں گے۔ امامِ ہاشمی، رسولِ قریشی اور نبیِ حرمی مکّی، مدنی، ابطحی اور تہامی ہیں۔ ظاہر میں حضرت آدم علیہ السلام کی نسل سے ہیں، نزار کی اولاد ہیں اور حسب نسب میں ابراہیمی اور اسماعیلی ہیں۔ مگر حقیقت میں حضورؐ نور ہیں اور عالمِ قدس سے تعلق رکھتے ہیں، حضورؐ کا نور قمری ہے[۱]۔ زبان آپ کی عربی ہے۔ دل رحمانی یعنی ہر وقت رحمان کی طرف متوجہ اور وطن حجاز ہے۔ جن و انس کے رسول ہیں۔ نہ بہت دراز قد تھے اور نہ پستہ قد۔ رنگ سفید سرخی مائل، بینی اقدس بلند، آنکھیں گہری سیاہ، بھنویں ملی ہوئیں، ابرو پیوستہ اور بازوؤں پر ہلکے سے بال تھے۔ روشن پیشانی، آنکھیں سرمگیں، ہاتھ کشادہ، شانے بڑے، ہتھیلیاں اُستوار و ہموار، قد میانہ۔ جب دوسروں کے ساتھ کھڑے ہوتے تو سب سے اونچے معلوم ہوتے اور جب چلتے تو صاف نظر آتا کہ ابر آپ پر

---

[۱] سورج کا نور سب کو جلاتا ہے اور نورِ قمر ٹھنڈا ہوتا ہے اور دل اور آنکھوں کو سرور بہم پہنچاتا ہے۔ (سید البرکات)

marfat.com

سایہ نگن ہے ۔ آپ پر اللہ تعالیٰ کا بہترین صلوٰۃ وسلام ہو۔

حضورؐ نبی حرمین اور صاحبِ قابَ قوسین ہیں ۔ رسولِ رحمت ، عالی ہمت ، شفیعِ امت ، واضح البیان اور فصیح اللسان تھے ۔ خوشبو دار پسینہ ، دلنشیں و پسندیدہ کلام اور عظیم المرتبہ ، خوبصورت اور خوب سیرت ، دوربین نگاہیں ، جن کے لیے کوئی حجاب اور پردہ نہیں تھا ۔ (ہر شئی آپ کی نگاہِ اقدس کے سامنے تھی ۔) [1]

حضورؐ تمام مخلوق سے زیادہ حسین و جمیل [2] ، شیریں کلام ، سلام میں ابتدا کرنے والے ، اسلام کے رکنِ رکین ، ملکِ علام اللہ تعالیٰ کے رسول [3] ، آپؐ پر جلال و اکرام کے مالک شہنشاہِ حقیقی کی صلوٰۃ اور رحمتیں ہوں ۔

حضور فخرِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم عیش و تنعم سے دور رہتے ، نرم و لذیذ غذائیں کم کھاتے گانے بجانے سے نفرت کرتے ، آگے چلنے کو ناپسند فرماتے اور مدلل گفتگو فرماتے انتہائی دانش مند اور پاکیزہ نفس ، گول چہرہ ، سر کے بال گھنگریالے اور رات کی طرح سیاہ ، موئے مبارک نیچے تک دراز اور کنگھی شدہ ہوتے ۔ جب بڑھ جاتے تو

---

[1] حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ؛

اِنَّ اللّٰہَ قَدْ رَفَعَ لِیَ الدُّنْیَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْھَا وَ اِلٰی مَا ھُوَ کَائِنٌ فِیْھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ کَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی کَفِّیْ ھٰذَا (الحدیث)

تحقیق اللہ نے میرے لیے دنیا کو بلند کیا ہے ۔ پس میں اس کو اور اس میں ہونے والے آئندہ قیامت تک کے ، امور و واقعات کو اسی طرح دیکھ رہا ہوں جس وقت گویا اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں ۔

[2] پھر سے زمانے میں چار جانب ، نگاہ یکتا تمہی کو دیکھا
حسین دیکھے جمیل دیکھے ، پر ایک تم سا تمہی کو دیکھا

[3] حسینوں میں حسیں ایسے کہ محبوبِ خدا ٹھہرے
نبیوں میں نبی ایسے کہ نبی الانبیاء ٹھہرے

marfat.com

کانوں کی لووؤں تک پہنچتے۔ جسمِ اقدس میں دو موئے مبارک ایسے تھے جن سے مشک اذفر (یعنی خالص کستوری) کی خوشبو آتی تھی اور ان کی مثال نہیں ملتی تھی۔ اُن کے علاوہ جسم میں کوئی بال نہ تھا۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضور کے جسمِ نازنین سے انتہائی عمدہ خوشبو آتی تھی جس کی نظیر کسی دوسرے انسان میں نہیں پائی گئی۔ حضورؐ سب سے زیادہ فراخ دل اور سخی و فیاض تھے جب کوئی حضور سے سلام اور مصافحہ کرتا تو اسے اپنے ہاتھ سے تین دن تک مسلسل جنت الفردوس کی خوشبو آتی۔ جب مسجد کے صحن میں بیٹھے ہوتے تو جسمِ انور سے نُور کی شعاعیں نکلتیں گویا بدرِ منیر طلوع ہے۔ حضور کی پیشانیٔ اقدس نُورِ نبوت سے یوں تاباں تھی جیسے چودھویں کا چاند چمکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسولِ کریم بنایا اور جمالِ بے مثال بخشا[۱]۔ حضور کی چشمانِ مبارک سیاہ تھیں[۲]۔

حضور نے بدعات کا قلع قمع کیا، احکامِ شریعت کو ظاہر کیا۔ اقوامِ جاہلیہ کو ملیامیٹ اور ملکوں کو فتح کیا، مجسمِ حیاء، فراخ سینہ، ہمیشہ اُمت کی خاطر روتے رہتے اور کثرت سے ذکرِ الٰہی کرتے۔ آسمانی خبروں کے امین، بھیدوں

---

[۱] اعلیٰ حضرت بریلوی فرماتے ہیں:

تیرے خُلق کو رب نے عظیم کہا، تیرے خَلق کو رب نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہو گا شہا، تیرے خالقِ حُسن و ادا کی قسم

[۲] قبلۂ عالم حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مکھ چند بدر شعشانی اے، متھے چمکے لاٹ نورانی اے
کالی زلف تے اکھ مستانی اے، مخمور اکھیں ہن مد بھریاں

اس صورت نوں میں جان آکھاں جانان کہ جانِ جہان آکھاں
سچ آکھاں تے رب دی شان آکھاں جس شان توں شاناں سب بنیاں

marfat.com

کے چھپانے والے اور خاتم الانبیاء تھے۔ حضورؐ کی عطاء و بخشش کی کوئی حد نہیں[1]
ظاہر و باطن میں آپ میں کوئی نقص نہیں تھا۔

بھیڑیئے اور ہرنی ایسے بے زبان جانوروں نے آپ کی نبوّت و رسالت کی گواہی دی۔ براق تعظیم و توقیر کے لیے کھڑا ہو گیا۔ حتیٰ کہ وہ اپنی اصلی حالت کی طرف لوٹ آیا۔

حضور کی انگشتانِ مبارک سے پاکیزہ پانی کے چشمے پھوٹے[2] اور تشنہ لب لشکر اس سے سیراب و فیض یاب ہوا۔ کنکریاں آپ کے ہاتھ میں آکر بول اٹھیں اور شیر خوار بچہ نے گواہی دی کہ آپ اللہ تعالیٰ کے سچے اور برگزیدہ رسول ہیں۔

حضورؐ امرِ الٰہی کو قائم کرنے والے، وعدۂ الٰہی کو پورا کرنے والے اور رضائے الٰہی کے حصول کے لیے ہمیشہ مستعد رہنے والے، نصرتِ خداوندی سے سرفراز، لوگوں کے عیوب پر پردہ ڈالنے والے، لغزشوں کو معاف فرمانے والے، شہوتوں کا قلع قمع کرنے والے، مصیبتوں کو چھپانے والے، دن کو روزہ رکھنے والے، رات کو قیام کرنے والے، نیکو کاروں کی مدد فرمانے والے، کافروں کو مٹانے والے، باغیوں اور بدکاروں کو قتل کرنے والے، مصافحہ کے وقت نرمی سے پیش آنے والے، تقسیم کے وقت عدل کرنے والے، معاملہ کے وقت دوسروں پر سبقت لے جانے والے اور کافروں سے جنگ کے موقعہ پر شجاعت کا مظاہرہ کرنے والے تھے۔ دندانِ مبارک کشادہ تھے اور ان میں فاصلہ تھا۔ ہنستے کم اور اکثر تبسّم فرماتے تھے۔ لب ہائے

---

[1] اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں ؂

دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرہ تیرا

[2] انگلیاں ہیں فیض کی ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

(حدائق بخشش)

marfat.com

انور سے نور چھنتا تھا۔ دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی جس میں :
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھا ہوا تھا صلی اللہ علیہ وسلم

اسم گرامی اس دنیا میں محمد ہے کہ اللہ اور اس کے ملائکہ کے ہاں محمود (یعنی تعریف کیے گئے) ہیں نذیر ہے کہ آگ سے ڈراتے ہیں اور بشیر ہے کہ جنت کی خوشخبری دیتے ہیں سراج ہے کہ اپنی امت کے لیے ہدایت کا روشن چراغ ہیں۔ مرتضےٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن حضورؐ پر راضی ہوگا اور امت کے حق میں آپ کی شفاعت قبول فرمائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے حضورؐ پر قرآن عظیم نازل فرمایا ہے۔ حضورؐ نے احکام اسلام کو واضح اور مبرہن کیا تبلیغ رسالت کر کے امت کی خیر خواہی فرمائی اور تا دم وصال اپنے رب کی عبادت کرتے رہے۔ حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف تریسٹھ برس تھی اور آپؐ اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ اطاعت گزار اور فرماں بردار تھے آپؐ کی پیدائش بارہ ربیع الاول کو پیر کی شب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کے دست اقدس پر معجزاتِ باہرہ ظاہر فرمائے۔ جو ایسے نبی ہی سے سرزد ہو سکتے ہیں۔ جو تمام بنی نوع انسان اور تمام مخلوقات کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔ اللھم صلی علیہ وعلیٰ آلہٖ الیٰ یوم الدین۔ (اے اللہ حضورؐ پر اور حضورؐ کی آل پر قیامت کے دن تک صلوٰۃ و سلام نازل فرما)۔

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا حَتّٰى تَنَالُوْا جَنَّةً وَّنَعِيْمًا

صَلُّوْا عَلَى الْمُخْتَارِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ مُحَمَّدٍ بِالْعَهْدِ كَانَ وَفِيًّا

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھو، جو نبیٔ مختار اور افضل الخلائق ہیں اور اپنے

marfat.com

عہد کو ہر حال میں پورا کرنے والے ۔

أَبْدَأُ بِمَدْحِ الْهَاشِمِيِّ الْمُمَجَّدَا طٰهَ الَّذِي بِالنَّصْرِ كَانَ مُؤَيَّدَا

میں ہاشمی رسولِ محترم کی مدح و تعریف سے شروع کرتا ہوں ، وہ طاہا ، جو نصرتِ خداوندی کے ساتھ تائید فرمائے گئے ۔

هٰذَا رَسُوْلُ اللهِ هٰذَا مُحَمَّدٌ[1] مِنْ قَبْلِ خَلْقِ الْكَوْنِ كَانَ نَبِيًّا

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ، اللہ کے وہ رسول ہیں جو کائنات کی تخلیق سے پہلے بھی نبی تھے ۔

هٰذَا الَّذِيْ قَدْ حَنَّ جِذْعٌ إِلَيْهِ وَانْقَادَتِ الْأَشْجَارُ شَوْقًا إِلَيْهِ

یہی وہ ذات مقدس ہیں جن کے فراق میں کھجور کا خشک تنا (یعنی استنِ حنانہ) رویا اور درخت شوقِ دید سے آپ کے مطیع و منقاد ہو گئے ۔

هٰذَا الَّذِيْ نُوْرُ الْجَلَالِ عَلَيْهِ هٰذَا الَّذِيْ بِالْفَضْلِ أَضْحَى عَلِيًّا

یہ وہ رسولِ معظم ہیں جن پر نورِ جلال جلوہ گر ہے اور جو فضلِ الٰہی سے ممتاز اور سربلند ہیں ۔

يَا أَحْمَدَ الْمُخْتَارِ إِنَّكَ تَدْرِيْ الذَّنْبُ يَا مَوْلَايَ أَثْقَلَ ظَهْرِيْ

اے احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم ! بیشک آپ ان گناہوں کو جانتے ہیں ۔ جنہوں نے اے آقا ! میری کمر بوجھل کر رکھی ہے ۔

يَا سَيِّدَ الرُّسُلِ تَشَفَّعْ بِوِزْرِيْ كَيْلَا أَكُنْ فِي الْحَشْرِ عَبْدًا شَقِيًّا

اے رسولوں کے سردار ! میرے (اس گناہوں کے بوجھ کے بارے میں شفاعت فرمایئے تاکہ میں حشر میں شقی ، بدبخت اور بدنصیب بن کر نہ اٹھوں ۔

---

[1] حضور باعثِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

كُنْتُ نَبِيًّا وَّ اٰدَمُ بَيْنَ الْمَآءِ وَالطِّيْنِ ۔ میں اس وقت بھی نبی تھا جبکہ آدم علیہ السلام آب و گل میں جلوہ گر تھے ۔

(الحدیث)

marfat.com

نبی الانبیا حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پر

دُرود شریف کی فضیلت

برادرِ عزیز! یہ حقیقت دل نشین کرلے کہ حضور نبی کریم رؤف رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر درود شریف پڑھنا، غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔ اور یہ اس لیے کہ ایک شخص نے ولیمہ کی دعوت کی اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس میں شرکت کی درخواست کی۔ جسے حضور نے قبول فرمالیا اور مسجد سے، اُس مکان کی طرف تشریف لے گئے، جہاں اُس نے دعوت کا اہتمام کر رکھا تھا۔ صاحبِ ولیمہ، حضور کے پیچھے پیچھے آیا۔ اور حضور کے قدموں کو گنتا رہا، ان کی تعداد ایک سو ہوگئی تو صاحب ولیمہ نے ان کے بدلے میں ایک سو غلام آزاد کر دیئے یہ دیکھ کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی: بیشک اُس شخص نے خیرِ کثیر حاصل کرلی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ اَفْضَلُ مِنْ عِتْقِ الرِّقَابِ

مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھنا، کئی غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔

امام مسلم نے اپنی صحیح میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً وَّاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا عَشْرًا

جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل

marfat.com

وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ عَشْرًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا مِائَةً وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ مِائَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا أَلْفًا وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ أَلْفًا زَاحَمَ كَتِفُهُ كَتِفِي عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ وَشَرَّفَ وَعَظَّمَ ۔

(الحدیث)

فرمائے گا۔ جس نے دس بار درود شریف پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرمائے گا۔ اور جس نے مجھ پر سو بار درود شریف پڑھا، اللہ تعالیٰ اس پر ہزار رحمتیں نازل فرمائے گا۔ اور جس نے ہزار بار درود شریف پڑھا جنت کے دروازے پر اس کا کندھا، میرے کندھے سے ملا ہوگا (یعنی وہ میرے ساتھ مل کر جنت میں داخل ہوگا) (اللہ تعالیٰ آپ پر صلوٰۃ وسلام نازل فرمائے اور بزرگی وعظمت سے سرفراز فرمائے)

ایک دوسری حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ ۔

خاک آلودہ ہو اس شخص کی ناک، جس کے سامنے میرا نام لیا گیا اور اُس نے مجھ پر درود شریف نہ پڑھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وعن ابیہا فرماتی ہیں:

كُنْتُ أَخِيطُ فِي السَّحَرِ ثَوْبًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ صلى الله عليه وسلم فَانْطَفَأَ الْمِصْبَاحُ وَسَقَطَتِ الْإِبْرَةُ مِنْ يَدِي فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ

میں سحری کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کپڑے کو سی رہی تھی کہ چراغ بجھ گیا۔ اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور حضور کے چہرۂ اقدس کے نور سے سارا کمرہ جگمگ جگمگ کرنے لگا۔ اس کی روشنی میں، میں نے سوئی کو

marfat.com

اللہِ صَلی اللہ علیہ وسلم
فَأَضَاءَ الْبَيْتُ مِنْ نُورِ
وَجْهِهِ فَوَجَدْتُ الْإِبْرَةَ
فَقُلْتُ لَهُ مَا أَشَدَّ ضِيَاءَ
وَجْهِكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ
صلی اللہ علیہ وسلم
الْوَيْلُ ثُمَّ الْوَيْلُ لِمَنْ لَمْ يَرَنِي يَوْمَ
الْقِيَامَةِ، فَقُلْتُ: حَبِيبِي وَمَنِ الَّذِي
لَمْ يَرَكَ؟ قَالَ: الْبَخِيلُ، فَقُلْتُ: حَبِيبِي
وَمَنِ الْبَخِيلُ؟ قَالَ الَّذِي ذُكِرْتُ
عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ

پالیا[1] اور عرض کی:
یا رسول اللہ! آپ کا چہرۂ اقدس کتنا زیادہ روشن ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرابی پر خرابی ہے۔ اس شخص کے لیے جو قیامت کو میری زیارت سے محروم رہے گا، میں نے عرض کی: اے میرے پیارے محبوب وہ کون بدبخت ہوگا جو آپ کی زیارت سے محروم رہے گا۔ حضورؐ نے فرمایا: بخیل۔ میں نے عرض کی محبوب بخیل کون ہوگا۔ فرمایا: جس کے سامنے میرا نام لیا گیا اور اس نے مجھ پر درود شریف نہ پڑھا۔

صلوا علیہ وسلموا تسلیما   حتی تنالوا جنۃ ونعیما

صَلِّ یَا رَبِّ عَلٰی دُرِّ الْمَصُوْنْ   اَحْمَدَ الْهَادِیْ جِلَا کُلِّ الْعُیُوْنْ

اے میرے پروردگار! اس درِ یتیم پر درود نازل فرما، ہادیٔ برحق احمد صلی اللہ علیہ وسلم پر، جو ہر آنکھ کا نور ہیں۔

یَا رَسُوْلًا قَدْ عَلَا فَوْقَ الْعُلٰی   وَبِنَا الْعَصْرُ فِیْهِ وَحَلَا

اے رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ کی بزرگی وعظمت، مخلوق کی ہر عظمت پر فائق ہے۔ زمانہ آپ پہ نازاں ہے۔ اور آپ کے دم قدم سے ہمکنار ہو۔

---

[1] اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

سوزن گم شدہ ملتی ہے تبسم سے ترے   شام کو صبح بناتا ہے اجالا تیرا
(حدائق بخشش)

خَصَّهُ اللہُ بِقُرْبٍ وَعُلاَ وَجَمَالٍ جَلَّ ذَاتٍ وَسَنَا

اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو قرب و بلندی اور جمال و کمال سے سرفراز فرمایا ہے، جس سے حضورؐ ہر صاحبِ جمال و کمال سے برتر اور فائق ہیں۔

یا عظیم الجاہ عَبْدًا قَدْ أَتیٰ خَائِفًا مِنْ سُوْءِ فعلٍ ثَبَتَا

اے عظیم المرتب رسول! ایک غلام آپ کی بارگاہ میں اعمال سے خوف زدہ حاضر ہوا ہے۔

فَاحْمِهٖ وَاشْفَعْ بِهٖ مِمَّا عَنَا يَوْمَ لَا مَالٌ وَلَا يَنْفَعُ بَنُوْنَ

اسے اپنے دامنِ رحمت میں پناہ دیجیے، گناہوں کے بارے میں اُس دن اُس کی شفاعت فرمائیے جب کہ مال اور اولاد کچھ نفع نہیں دیں گے۔

یا شَفِیْعَ الْخَلْقِ فِیْ یَوْمِ الْوَعِیْدِ إِنَّ وِزْرِیْ زَادَ وَالْأَمْرُ شَدِیْدٌ

اے قیامت کے دن تمام مخلوقات کے شفیع! بیشک میرے گناہوں کا بوجھ زیادہ ہے اور معاملہ سخت ہے۔

کُنْ مُغِیْثًا لِیْ فَقَلْبِیْ فِیْ وَعِیْدٍ وَأَجِرْ ضَیْفَکَ مِنْ رَیْبِ الْمَنُوْنِ

آپ میرے لیے فریادرس ہو جائیں کہ میرا دل خوف زدہ ہے اور اپنے مہمان[1] کو حوادث و تکالیفِ زمانہ سے نجات عطا فرمائیے۔

یَا رَسُوْلَ اللہِ أَنْجِدْ یَا أَمِیْن یَا شَفِیْعًا فِیْ غَدٍ لِلْمُذْنِبِیْن

اے اللہ کے رسول! اور اے امین! میری مدد فرمائیے اور اے فردائے قیامت کو گنہگاروں کے شفیع، مجھے اپنے جود و کرم سے بہرہ ور فرمائیے۔

---

[1] اعلیٰ حضرت مولینا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہٗ نے اس لیے تو کہا ہے ؎

آسماں خواں، زمیں خواں، زمانہ مہمان صاحبِ خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا

(حدائقِ بخشش

marfat.com

یا حبیبی اِنَّ لی قلباً حزینْ — یا مَلاذاً لاَ ذفیہ لخائفونْ

اے میرے محبوب! بے شک میرا دل بہت افسردہ اور غمگین ہے اور اے کائنات کے ملجاء و ماویٰ جہاں (عتابِ الٰہی) سے خائف انسان پناہ حاصل کریں گے (میری فریاد سن لیجیے اور مجھے بامراد فرمائیے!)

بعض علماء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس نے اپنے گھر میں حضور نبی مکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میلاد شریف منعقد کی۔ فرشتے اُس مکان کو سال بھر کے لیے اُس دن تک گھیرے رہتے ہیں جس دن کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد خوانی اس میں ہوئی تھی۔

حضرت ابو الحسن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بے شک دعا اس وقت تک آسمان پر نہیں چڑھتی اور نہ ہی زمین پر اُترتی ہے (یعنی اس کی قبولیت کا جواب نہیں آتا) جب تک حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھا جائے۔[۱]

۱؎ قرآنِ مجید میں ہے:

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے ہیں۔ سو اے ایمان والو! تم بھی حضور پر صلوٰۃ و سلام بھیجا کرو۔

حضور فرماتے ہیں:

اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً۔

آدمیوں میں میرے سب سے زیادہ قریب وہ ہے جو مجھ پر سب سے زیادہ درود شریف پڑھتا ہے۔

درود شریف کے فضائل پر بکثرت احادیث مروی ہے۔ اس کے لیے علامہ سخاوی کی کتاب القول البدیع فی الصلوٰۃ علی حبیب الشفیع ملاحظہ فرمائیے جو قادری کتب خانہ سیالکوٹ نے شائع کی ہے۔

marfat.com

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے مکاشفات

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نور محمدی میرے بطن میں جلوہ گر ہوا۔ تو حمل کے پہلے مہینے، جو رجب المرجب کا مہینہ تھا، ایک رات جب میں اپنے گھر میں سو رہی تھی۔ خواب میں کیا دیکھتی ہوں کہ ایک مرد کامل جس کے چہرے سے ملاحت ٹپک رہی تھی۔ جسم سے عمدہ خوشبو آرہی تھی اور جس کے انوار ہر سو ضیا بار تھے۔ میرے پاس آیا اور کہنے لگا: مرحبا یا محمد ! میں نے اس سے پوچھا! آپ کون ہیں۔ کہا: میں ابوالبشر آدم ہوں علیہ السلام۔ میں نے پوچھا: آپ کس لیے تشریف لائے ہیں۔ فرمایا: اے آمنہؓ، بشارت ہو کہ تم سید البشر اور فخر ربیعہ و مضر سے بار ور ہو۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

جب دوسرا مہینہ ہوا، تو اسی طرح ایک اور شخص خواب میں میرے پاس آیا اور کہہ رہا تھا: السلام علیک یا رسول اللہ (اے اللہ کے رسول، آپ پر سلام ہو) میں نے کہا: آپ کون ہیں؟ فرمایا: میں شیث علیہ السلام ہوں۔ میں نے کہا: آپ کیا چاہتے ہیں؟ کہنے لگے: اے آمنہؓ خوشخبری ہو کہ تم صاحب تاویل و حدیث نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم سے بار ور ہو۔

جب تیسرا مہینہ ہوا تو ایک اور صاحب میرے پاس آیا اور کہنے لگے:

السلام علیک یا نبی اللہ

(اے اللہ کے نبی آپ پر سلام ہو)

میں نے پوچھا: آپ کون ہیں۔ فرمایا میں ادریس علیہ السلام ہوں۔ میں نے کہا: آپ کیا چاہتے ہیں۔ فرمایا: اے آمنہؓ بشارت ہو کہ تم نبی رئیس سے

marfat.com

بارور ہو یعنی ایسے نبی کے حمل سے جو سب کے سردار ہیں۔

جب چوتھا مہینہ ہوا تو حسبِ سابق ایک بزرگ میرے پاس آئے اور کہنے لگے:

السلام علیک یا حبیب اللہ

(اے اللہ کے محبوب آپ پر سلام ہو)

میں نے پُوچھا آپ کون ہیں۔ فرمایا میں نوح علیہ السلام ہوں۔ میں نے کہا: آپ کیا چاہتے ہیں۔ فرمایا: اے آمنہؓ! خوشخبری ہو کہ تم اُس نبیؐ محترم سے بارور ہو۔ جو صاحب نصر و فتوح ہیں۔ یعنی فتح و نصرت کے مالک ہیں۔

جب پانچواں مہینہ ہوا تو اسی طرح ایک حضرت میرے پاس آئے اور کہنے لگے:

السلام علیک یا صفوۃ اللہ

(اے اللہ کے برگزیدہ رسول، آپ پر سلام ہو)

میں نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ فرمایا میں ہود علیہ السلام ہوں۔ میں نے کہا: آپ کیا چاہتے ہیں۔ فرمایا: اے آمنہؓ! خوشخبری ہو کہ تم اس نبیؐ معظم سے بارور ہو۔ جو قیامت کے دن شفاعت عظمیٰ کے مالک ہوں گے۔

جب چھٹا مہینہ ہوا تو پہلے کی طرح ایک بزرگ میرے پاس آئے اور کہنے لگے:

السلام علیک یا رحمۃ اللہ

(اے اللہ کی رحمت آپ پر سلام ہو)

میں نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ فرمایا: میں ابراہیم خلیل علیہ السلام ہوں۔ میں نے کہا: آپ کیا چاہتے ہیں؟ فرمایا: اے آمنہؓ! خوشخبری ہو کہ تم نبیؐ جلیل صلی اللہ علیہ وسلم سے بارور ہو۔

جب ساتواں مہینہ ہوا۔ تو اسی طرح ایک بزرگ میرے پاس آئے اور کہنے لگے:

marfat.com

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ اخْتَارَهُ اللّٰهُ

(اے اللہ کے منتخب رسول آپ پر سلام ہو)

میں نے پوچھا: آپ کون ہیں۔ فرمایا: میں اسماعیل ذبیح علیہ السلام ہوں۔ میں نے کہا آپ کیا چاہتے ہیں؟ فرمایا: اے آمنہؓ! خوشخبری ہو کہ تم نبی رجیح ملیح یعنی افضل اور حسن نمک پاش والے نبی سے بارو ہو۔

جب آٹھواں مہینہ ہوا۔ تو حسبِ دستور ایک صاحب میرے پاس آئے۔ اور کہنے لگے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَةَ اللّٰهِ

(اے اللہ کے پسندیدہ رسول، آپ پر سلام ہو)

میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا: میں موسیٰ بن عمران علیہ السلام ہوں میں نے کہا: آپ کیا چاہتے ہیں؟ فرمایا: اے آمنہؓ! خوشخبری ہو کہ تم اُس نبی معظم سے بارور ہو۔ جن پر قرآن پاک نازل ہوگا۔

جب نواں مہینہ ہوا تو اسی طرح ایک اور حضرت میرے پاس آئے اور کہنے لگے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ رُسُلِ اللّٰهِ

(اے رسولانِ الٰہی کو ختم کرنے والے۔ آپ پر سلام ہو)

آپ کا وقتِ ظہور قریب ہے۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں۔ فرمایا: میں عیسیٰ بن مریم ہوں علیہما السلام۔ میں نے کہا: آپ کیا چاہتے ہیں؟ فرمایا: اے آمنہؓ! خوشخبری ہو کہ تم نبی مکرم اور رسول معظم سے بارور ہو۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ تم سے ہر قسم کی تکلیف، درد، دُکھ اور بیماری زائل ہوگئی ہے۔

يَا آمِنَةُ بُشْرَاكِ سُبْحَانَ مَنْ أَعْطَاكِ بِحَمْلِكِ مُحَمَّدًا رَبُّ السَّمَا هَنَّاكِ

اے آمنہؓ! بشارت ہو، مقدس ہے وہ ذات جس نے تمہیں یہ نعمت عطا کی کہ گوہر محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بارور کیا، آسمان کا رب تمہیں مبارک باد دیتا ہے۔

marfat.com

بالمصطفٰی سعدک غلب لما حملت فی رجب
وما ترین منہ تعب ھٰذا نبیٌ زاکی

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب تو نے رجب کے مہینے حمل میں لیا ، تو تیری خوش بختی کا ستارہ چمک اٹھا اور تو نے اس حمل سے کوئی رنج و مشقت نہیں دیکھا ۔ یہ پاک اور ستھرے نبی ہیں ۔

شعبان شھر الثانی بہ النبی العدنانی
الثالث رمضان وربک أعطاک

شعبان ، عدنان کے نبیؐ کے حمل کا دوسرا مہینہ ہے ۔ رمضان تیسرا ہے ۔ تیرے رب نے تجھے نعمت کبریٰ بخشی ہے ۔

شوال جاکی مسعدا بحملکی محمدا
وما ترین منہ ردا اضاءت لک دنیاکی

شوال تیرے لیے ، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حمل اقدس کی صورت میں ، سعادت مندی اور فیروز بختی لیے آیا ۔ تجھے اس کی کچھ تکلیف و رواٗت محسوس نہیں ہوئی ۔ اس سے تیرے سامنے دنیا روشن ہوگئی ۔

ذوالقعدۃ أتاکی بالوفا وشرفک بالمصطفٰی
وربک عنک عفا وخصک وحماکی

ذوالقعدہ ، وفا کے ساتھ تیرے پاس آیا اور تجھے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف کیا ۔ تیرے رب نے تجھ سے عفو فرمایا ہے اور خصوصیت سے نواز کر اپنی حمایت و حفاظت میں لے لیا ہے ۔

ذوالحجۃ سادس شھرک حملت بالزکی
یا آمنۃ یا بختکی وربک علاکی

ذوالحج چھٹا مہینہ ہے جب سے تو نے صاف اور ستھرے نبی کو حمل میں لیا ۔ اے آمنہ ؓ ! تو کتنی خوش نصیب ہو ۔ کہ تیرے رب نے تجھے کتنا بلند مرتبہ کیا ہے ۔

جاء المحرم بالھنا والقرب منہ قد دنا
وما ترین منہ عنا ھٰذا نبیٌ زاکی

محرم مبارکبادی دیتا ہوا آیا کہ ظہور قدسی کا زمانہ قریب آگیا اور جس قدر زمانۂ ولادت قریب ہوا ۔ تم نے اس سے کوئی تکلیف اور رنج نہیں دیکھا ۔ کہ نبیؐ محترم ، خود پاک اور دوسروں کو پاک فرمانے والے ہیں ۔

marfat.com

وَفِی صَفَرٍ یَأْتِی الْخَبَرُ بِذِی النَّبِیِّ الْمُفْتَخَرِ مِنْ أَجْلِهِ انْشَقَّ الْقَمَرُ نُوْرُہٗ بِہٖ یَکْفَا کِی

صفر کا مہینہ فخرِ عالم نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشخبری لیے آیا، جن کی خاطر چاند شق ہو گیا۔ اُن کا نور ہی تیرے لیے کافی ہے۔

وَفِی رَبِیْعِ الْأَوَّلِ وُلِدَ النَّبِیُّ الْمُرْسَلُ یَا آمِنَہْ تَحَمَّلِی لِتَحْمَدِی مَوْلَاکِی

ربیع الاوّل شریف نبی مکرم رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا مہینہ ہے۔ اے آمنہؓ تحمّل کر، اور اسی نعمتِ کبریٰ پر اللہ کی حمد و ثنا بجالا۔

فِی لَیْلَةِ الْإِثْنَیْنِ وُلِدَ النَّبِیُّ الزَّیْنِ أَحْمَدُ کَحِیْلُ الْعَیْنِ مِنْ أَصْلِ نَسْلٍ زَاکِی

شب دوشنبہ نبیٔ زینت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے جو سرمۂ چشم ہیں اور ایسی نسل سے ہیں جو شروع سے پاک و مطہر چلی آ رہی ہے۔

وُلِدَ النَّبِیُّ مَخْتُوْنًا، مُکَحَّلًا مَدْھُوْنًا وَحَاجِبٌ مَقْرُوْنًا، وَحُسْنُہٗ وَافَاکِی

نبیٔ محترم صلی اللہ علیہ وسلم مختون (یعنی ختنہ شدہ) پیدا ہوئے، آنکھوں میں سرمہ لگا ہوا تھا۔ لب تر و تازہ ابرو پیوستہ، اور حسن و جمال کا بے مثال پیکر بن کر تمہارے پاس تشریف لائے۔

ھٰذَا نَبِیُّ الْأُمَّہْ، قَدْ جَاءَنَا بِالرَّحْمَہْ نَسْکُنُ بِفَضْلِہِ الْجَنَّہْ، رَغْمًا عَلٰی أَعْدَاکِی

حضورؐ، امّت مرحومہ کے نبی ہیں جو رحمتِ مجسّم بن کر ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم اُن کے فضل و کرم سے، دشمنانِ دین کے علی الرغم، جنت میں سکونت پذیر ہوں گے۔

یَا رَبُّ یَا غَفَّارُ، اغْفِرْ لِذِی الْحُضَّارِ بِالسَّادَةِ الْأَبْرَارِ، وَالْھَاشِمِیِّ الزَّاکِی

اے بخشنے والے عظیم پروردگار، حاضرینِ محفل کو سید ابرار اور تزکیہ فرمانے والے نبیٔ ہاشمی کے طفیل، اپنے دامنِ عفو و مغفرت میں لے لے۔

marfat.com

دیگر معجزاتِ ولادت

مروی ہے کہ جب حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطنِ اطہر سے آقائے کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو اس وقت کوئی یہودی عالم ایسا نہیں رہا تھا جسے حضور کی ولادتِ باسعادت کا علم نہ ہو گیا ہو۔ اُن کے پاس ایک اُونی جبہ تھا۔ جو حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کے خون سے رنگین تھا۔ اور وہ اپنی کتابوں میں یہ لکھا پاتے تھے کہ جب اس جبہ سے خون کے قطرات ٹپکنے لگیں گے تو اس وقت حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما کے ہاں نبیٔ آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوں گے۔ جو ان کے ادیان کو معطل کریں گے۔ لہٰذا جب جبہ سے خون کے قطرات ٹپکے، تو تمام یہودیوں کو معلوم ہو گیا کہ حضور سید عالم فخرِ آدم و بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہو گئے ہیں۔ سب نے اجتماع کیا اور حضورؐ کو اذیت پہنچانے کے لیے کید اور مکر و فریب کی سوچنے لگے۔ مختلف شہروں میں ایلچیوں کو بھیجا کہ ایک دوسرے سے مل کر کوئی حیلہ و تدبیر دریافت کریں اور اِن بدنصیبوں کو یہ معلوم نہ تھا کہ اُن کے مکر و فریب کو مٹانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے تدبیر کر رکھی ہے۔ اور حضور کے وجودِ مسعود سے دینِ اسلام کو قائم اور روشن کر دیا ہے اور اہل کفر کے دین کو سرنگوں اور ناکارہ کر دیا ہے۔[لے]

قرآن مجید میں ہے: يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ۔ یعنی ؎

نورِ خدا ہے کُفر کی حرکت پہ خندہ زن پھونکوں سے چراغ بجھایا نہ جائے گا

آئی نسیم کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

راوی کہتے ہیں کہ جب مقبولیت اور ایمان کی ہوائیں چلیں، تو سب سے پہلے جس خوش نصیب کا مشام جان ان سے معطر ہوا وہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے دیارِ وطن کو خیرباد کہہ دیا اور ایران سے سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے حاضر خدمت ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کیا اور جس کی انہیں تمنا اور آرزو تھی، اللہ تعالیٰ نے وہ پوری کر دی، ان کی کوشش رائیگاں نہ گئی، ان کی محنت پھل لائی اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے بارے میں ارشاد فرمایا:

سَلْمَانُ مِنَّا — سلمان ہم سے ہیں

اور جب نسیم کوئے محمد، سرزمین روم میں چلی تو اہلِ علم نے اِسے محسوس کر لیا اور اہل سعادت اس کے صدقے رحمتِ خداوندی سے سرفراز ہوئے۔ سب سے پہلے جس نے ایمان کی خوشبو پائی، وہ بلاشک وشبہ اہل روم کے سردار حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ تھے، جو رشتۂ اطاعت وانقیاد گردن میں ڈالے، اسلام کی طرف کشاں کشاں چلے آئے اور خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت وصحبت سے بہرہ ور ہوئے اور اپنے مقصدِ حیات کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

جب نسیم بطحیٰ ارض یمن میں چلی تو سب سے پہلے حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے مشام دماغ تک پہنچی اور وہ ظاہر و باطن میں حضور پر ایمان لائے۔ وہ عشقِ مصطفیٰ سے سرشار تھے اور وطن کی دُوری کے باوجود حضور پر ایمان کی دولت سے مالا مال

marfat.com

ہوئے۔ نبی موتمن صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی یوں تعریف فرمائی۔

اِنِّیْ لَاَجِدُ نَفَسَ الرَّحْمٰنِ مِنْ قِبَلِ الْیَمَنِ۔ — مجھے یمن کی طرف سے رحمٰن کی خوشبو آرہی ہے۔

صرف اسی وصفِ روشن پر کفایت نہیں، بلکہ حصولِ مدعا کے لیے سید البشر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلیفۂ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو یہ فرمانِ ذیشان دیا:

اِذَا رَاَیْتَ اُوَیْسَ الْقَرْنِیِّ فَسَلِّمْ عَلَیْہِ یَا عُمَرُ وَاطْلُبْ مِنْہُ اَنْ یَّسْتَغْفِرَ لَکَ فَاِنَّہٗ یَشْفَعُ فِیْ مِثْلِ رَبِیْعَۃَ وَ مُضَرَ — اے عمرؓ! جب تم اویس قرنی کو دیکھو تو ان کو سلام کرنا اور اپنے لیے دعائے مغفرت کی درخواست کرنا، کیونکہ وہ قبیلہ ربیعہ اور مُضر کے برابر لوگوں کو شفاعت کریں گے۔

جب نسیم حجاز بلادِ حبشہ میں چلی تو سب سے پہلے حضرت بلال بن حمامہ حبشی رضی اللہ عنہ کے مشام جاں تک پہنچی۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق اور عنایت ان کے شاملِ حال ہوئی اور وہ تصدیقِ رسالت اور ایمان کی دولت سے مالامال ہوئے۔ چنانچہ انہوں نے اذان کے ذریعے کلمۂ توحید کو بلند کیا اور دینِ اسلام کے مناد اور نقیب قرار پائے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے علم لہراتے اور اعلامیے نشر کرتے رہے جس کے لیے نبیٔ تہامی وسامی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مخصوص کر دیا تھا۔ اور فرمایا تھا:

یَا بِلَالُ اَنْتَ تَنْشُرُ لِلدِّیْنِ اَعْلَامِیْ وَتَرْفَعُ بِھَا قَدْرِیْ وَمَقَامِیْ ۝ فَلِاَجْلِ ذٰلِکَ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّۃَ اِلَّا وَسَمِعْتُ خَشْخَشَۃَ نَعْلَیْکَ قُدَّامِیْ — اے بلال تم میرے دین کے اعلامیے نشر کرتے ہو، اور اس طرح میرے مقام و مرتبہ کی عظمت کے چرچے کرتے ہو۔ اس لیے جب میں (شب معراج کو) جنت میں داخل ہوا تو میں نے اپنے آگے تمہارے قدموں کی چاپ سنی۔

marfat.com

عامر یمنی کا محیّر العقول واقعہ

جب نسیمِ مشکبوئے محمد سرزمینِ یمن میں چلی تو عامر یمنی کے روح و دماغ کو معطر کیا۔ بتوں کی پوجا چھوڑ کر اسلام کی طرف چلا آیا اور سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم کی قدم بوسی سے مشرف ہوا اور حضورؐ کی محبت میں، نیک و بزرگ بن کر دارِ فانی سے رخصت ہوا۔

اس کا واقعہ پڑھ کر عقل خیرہ اور ذہن ششدر رہ جاتا ہے۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ عامر کے پاس ایک بُت تھا، جس کی وہ پوجا کیا کرتا تھا۔ اُس کی ایک بیٹی تھی، جو لنج جذام اور گنٹھیا کے امراض میں مُبتلا تھی۔ اور چلنے پھرنے سے قاصر تھی۔ عامر بُت کو ایک جگہ نصب کر کے، اپنی بیٹی کو اُس کے سامنے بٹھاتا اور کہتا: میری یہ بیٹی بیمار ہے۔ اس کا علاج کر، اگر تیرے پاس شِفا ہے تو اُسے اِس شدّت مرض سے شفا عطا کر اور عافیت بخش۔ وہ سالہا سال تک اسی طرح کرتا رہا اور بُت سے حاجت مانگتا رہا۔ مگر پتھر کا یہ بُت اس کی حاجت پوری نہ کر سکا اور اس کی بیٹی کو شفا نہ دے سکا۔ جب توفیق و عنایت اور ایمان و ہدایت کی بادِ بہاری چلی۔ تو عامر نے اپنی بیوی سے کہا: ہم کب تک اس بہرے گونگے پتھر کو پوجتے رہیں گے جو نہ بولتا ہے اور نہ کلام کرتا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ ہم صحیح دین پر ہیں۔ بیوی نے کہا: ہمیں ساتھ ہے کر تلاشِ ہدایت کے لیے نکلو ممکن ہے کہ ہمیں حق کی طرف کوئی راہنمائی مل جائے۔ یہ امر ناگزیر ہے کہ ان مشارق و مغارب یعنی وسیع و عریض کائنات کا ایک ہی خالق ہے

راوی کا بیان ہے کہ دونوں میاں بیوی اپنے مکان کی چھت پر بیٹھے یہی باتیں کر رہے تھے کہ اچانک انہوں نے دیکھا کہ ایک نُور ہے۔ جو تمام آفاق پر محیط ہے اور اس کی روشنی و تابانی سے تمام کائنات منور ہو گئی ہے اللہ تعالیٰ نے اُن کی آنکھوں

marfat.com

سے تاریکی کا پردہ ہٹا دیا تاکہ وہ خوابِ غفلت سے بیدار ہو جائیں۔ کیا دیکھتے ہیں کہ فرشتے صفیں باندھے کھڑے ہیں اور مکان کو گھیرے میں لیے ہوئے ہیں، پہاڑ سجدہ کر رہے ہیں، زمین دم بخود ہے اور درخت جھکے ہوئے ہیں۔ پرندوں کے نیچے بڑے بڑے نظر آ رہے ہیں اور ایک منادی کہہ رہا ہے کہ ہادیٔ برحق نبیٔ آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہو گئے ہیں۔ بت کو دیکھا کہ اوندھے منہ ذلیل و خوار پڑا ہے۔

عامر نے بیوی سے پوچھا: کیا بات ہے؟ وہ کہنے لگی: ذرا اس بت کو تو دیکھیے کہ یہ کیسے سرنگوں ہے؟ اتنے میں سنتے ہیں کہ بت کہتا ہے: آگاہ رہو کہ خبرِ عظیم ظاہر ہو گئی اور وہ ذاتِ مقدس پیدا ہو چکی ہے، جو فخرِ عالم اور شرفِ کائنات ہے۔ آگاہ رہو کہ وہ نبیٔ آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم، جن کی تشریف آوری کا ہر ایک کو انتظار تھا[۱]۔ جن سے شجر و حجر کلام کریں گے، وہ جن کے اشارہ سے چاند دو ٹکڑے ہوگا۔ اور جو قبیلۂ ربیعہ و مضر کے سردار ہوں گے ظہور فرما چکے ہیں۔ یہ سُن کر اس نے بیوی سے کہا: کیا تو سُن رہی ہے کہ یہ پتھر کیا کہہ رہا ہے؟ بولی: اس سے پوچھیے کہ اِس مولودِ مسعود کا نام کیا ہے، جن کے نور سے اللہ تعالیٰ نے تمام موجودات کو منور کیا ہے[۲]۔ اس پر عامر نے کہا: اے ہاتف! جو اس پتھر کی زبان سے آ کر، بول رہے ہو، جس نے صرف آج ہی کلام کیا ہے۔ یہ تو بتاؤ کہ اِس جانِ عالم کا نام کیا ہے؟ ہاتف نے جواب دیا: ان کا نامِ نامی، اسمِ گرامی محمد مصطفےٰ ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ جو سرزمین زمزم و صفا کے فرزند ہیں، وطن تہامہ ہے اور اُن کے دونوں کندھوں کے درمیان نشانی (یعنی مہرِ نبوت) ہے۔ جب چلیں گے تو بادل اُن پر سایہ کرے گا۔ صلی اللہ علیہ وسلم الیٰ یوم القیامۃ (حضورؐ پر قیامت کے دن تک اللہ تعالیٰ کا صلوٰۃ وسلام ہو)۔

---

[۱] عبد دیگر، عبدہٗ چیزے دگر — ما سراپا انتظار، او منتظر

[۲] حمد محمود سے کردہ جملہ صُور — شد بنا، نورِ محمد جلوہ گر

کیا شانِ احمدی کا چمن میں ظہور ہے — ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے

marfat.com

اس پر عامر نے اپنی بیوی سے کہا: آؤ، ان کی تلاش میں نکلیں تاکہ ان کی بدولت حق کی طرف رہنمائی حاصل کریں۔ وہ آپس میں یہ مشورہ کر رہے تھے کہ ان کی بیمار بیٹی، جو مکان کے نچلے حصہ میں بے خبر پڑی تھی اور انہیں اس کا خیال تک نہ تھا، کیا دیکھتے ہیں کہ چھت کے اوپر کھڑی ہے۔ حیران ہو کر باپ نے پوچھا: بیٹی تیری وہ تکلیف کہاں گئی جس میں تو مبتلا تھی اور تیری اس بے خوابی کو کیا ہوا۔ جس نے تیرا جینا دوبھر کر رکھا تھا۔ بیٹی نے جواب دیا: ابا! میں میٹھی نیند سو رہی تھی، اور دنیا ومافیہا سے بے خبر تھی۔ کہ اچانک اپنے سامنے نور کی ایک تجلی دیکھی جس میں ایک بزرگ میرے سامنے تشریف لائے: میں نے پوچھا: یہ نور کی کیسی تجلی ہے جو میں دیکھ رہی ہوں اور یہ کون صاحب ہیں جن کے دندان مبارک کا نور مجھ پر جلوہ فگن ہے۔ مجھے بتایا گیا۔ کہ یہ عدنان کے فرزند کا نور ہے جس سے کائنات عطر بار ہے میں نے عرض کی: مجھے ان کا اسم گرامی بتائیے! کہا کہ ان کے اسمائے گرامی احمد اور محمد ہیں، اہلِ اطاعت پر رحم وشفقت فرمائیں گے اور خطا کاروں سے عفو ودرگذر کریں گے۔ میں نے مزید پوچھا: ان کا دین کیا ہے؟ بتایا دین حنیف پر ہیں، جو ربانی دین ہے۔ میں نے عرض کیا: ان کا حسب ونسب کیا ہے؟ جواب دیا: قریشی اور عدنانی ہیں۔ میں نے دریافت کیا: وہ کس کی عبادت کرتے ہیں؟ فرمایا مہیمن صمدانی (یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ) کی۔ میں نے پوچھا: اور آپ کون ہیں؟ آواز آئی کہ میں اُن فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہوں، جنہیں نور محمدی کے اٹھانے کا شرف بخشا گیا ہے۔ میں نے عرض کی: کیا آپ نے میری اس تکلیف کو ملاحظہ نہیں فرمایا: فرشتہ نے کہا: حضورؐ کے وسیلے سے دعا کرو کہ خداوندِ لم یزل نے فرمایا ہے:

فَقَدْ أُوْدِعْتُ فِيْهِ سِرِّيْ | میں نے حضورؐ کی ذات میں اپنا راز، اور
وَبُرْهَانِيْ. لَهُ فَرَجْتُ | برہان ودیعت کیا ہے۔ جو کوئی مجھ سے

marfat.com

بِہٖ عَمَّنْ دَعَانِیْ وَلَاُ شَفِّعَنَّہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فِیْمَنْ عَصَانِیْ

(الحدیث)

آپ کے وسیلے سے دُعا کرے گا، میں اُس کی مشکل کو حل کروں گا اور جنہوں نے میری نافرمانی کی ہے۔ ان کے بارے میں قیامت کے دن حضورؐ کو شفیع بناؤں گا۔

یہ سنتے ہی میں نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلا دیئے اور خلوصِ دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ پھر ہاتھوں کو چہرے اور جسم پر پھیرا اور نیند سے بیدار ہوگئی اب جیساکہ آپ دیکھ رہے ہیں، میں صحیح وسالم اور توانا وتندرست ہوں۔

یہ سُن کر عامر نے بیوی سے کہا: بے شک یہ جانِ عالم، سرو برہان کے امین ہیں اور ہم نے ان کی عجیب وغریب نشانیاں دیکھی ہیں، میں اُن کی محبت اور شوق دید میں جنگلوں اور دشوار گذار وادیوں کو طے کروں گا۔ چنانچہ عامر اور اُس کے تمام گھر والے، حضورؐ کی تلاش میں اٹھ کھڑے ہوئے اور عازم مکہ ہوگئے۔ جب منزلِ مقصود پر پہنچے اور مکہ کی سرزمین میں داخل ہوئے تو حضورؐ کی والدہ ماجدہ، حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا مکان دریافت کرکے دروازے پر جا دستک دی۔ حضرت آمنہؓ نے فوراً جواب دیا، تو انہوں نے عرض کی ہمیں اپنے گل نودمیدہ کے جمالِ جہاں آراء سے بہرہ ور فرمائیے، جن کے طفیل، اللہ تعالیٰ نے موجودات کو نورِ جاں بخشا ہے۔ اور آباؤ اجداد کو شرف بزرگی عطا فرمائی ہے۔

حضرت آمنہؓ نے فرمایا: میں اپنا نورِ جاں نکال کر تمہیں نہیں دکھاؤں گی، کیونکہ یہودیوں سے ڈرتی ہوں کہ کہیں ان کو نقصان نہ پہنچائیں۔ تب عامر اور اس کے گھر والوں نے کہا: ہم نے تو حضورؐ ہی کی محبت میں دیارِ وطن کو خیرباد کہا ہے۔ اور اپنے دین و ایمان کو ترک کرکے آئے ہیں تاکہ حبیب محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے جمالِ بے مثال سے اپنی

لہ ولقد کرمنا بنی آدم اور ہم نے بنی آدم کو عزت وکرامت بخشی ہے (القرآن)

marfat.com

آنکھوں کو روشن اور منوّر کریں جن کی خدمت میں حاضر ہونے والا کبھی ناکام و نامراد نہیں لوٹے گا۔

یہ سُن کر حضرت آمنہؓ نے فرمایا: اگر یہی بات ہے کہ تمہیں حضورؐ کی زیارت سے مشرف ہوئے بغیر چارہ نہیں، تو جلدی نہ کرو، تھوڑی دیر کے لیے ٹھہر جاؤ اور مجھے کچھ وقت دو۔ یہ کہہ کر وہ کچھ دیر کے لیے اپنے حجرہ میں چلی گئیں اور ان سے کہا: اندر آجاؤ۔ اذنِ باریابی پاتے ہی وہ اُس حجرۂ نور میں داخل ہوئے، جہاں نبیِ معظّم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ جب حبیبِ محترم صلی اللہ علیہ وسلم کی انوار و تجلیات دیکھیں تو دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو گئے اور تکبیر و تہلیل کرنے لگے۔ چہرۂ انور سے جو پردہ اٹھایا تو یہ دیکھ کر ایک دم سے اُن کی چیخ نکل گئی اور اتنا روئے کہ ہچکیاں بندھ گئیں۔ قریب تھا کہ اُن کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر جائے۔ انہوں نے پاؤں مبارک کو اٹھایا اور منہ کے بل گر گئے اور حضورؐ کے ہاتھوں کو بوسہ دیا۔ جیسے کوئی اپنے صاحبین اور داماد وں کے ساتھ ان کی خوشنودی کے لیے کرتا ہے۔

اِس کے بعد حضرت آمنہؓ نے فرمایا: اب جلدی سے چلے جاؤ۔ اِس لیے کہ حضورؐ کے جدِّ امجد حضرت عبدالمطلب نے مجھ سے عہد لے رکھا ہے کہ میں حضورؐ کو عام لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ رکھوں اور انہیں ظاہر نہ کروں۔ لہٰذا وہ حبیبِ محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں سے نکلے، مگر آتشِ عشق دلوں میں بدستور بھڑک رہی تھی۔ عامر نے ہاتھ دل پر رکھا اور دیوانہ وار چیخ کر کہا: مجھے حضرت آمنہؓ کے گھر واپس لے چلو اور دوبارہ التجا کرو کہ مجھے حضورؐ کے جمالِ جہاں آرا سے ایک بار پھر بہرہ ور فرمائیں۔ چنانچہ وہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے گھر واپس آئے، جب اندر گئے تو عامر دیکھتے ہی حضورؐ کی طرف لپکا اور قدموں میں گر گیا۔ پھر ایک زوردار چیخ ماری اور اس کی رُوح عالمِ جاودانی کو انتقال کر گئی اور اُسی وقت اللہ تعالیٰ

نے اسے جنت میں پہنچا دیا۔ بخدا، محبّانِ کامل اور عاشقانِ صادق کا یہی حال اور یہی علامات ہوتی ہیں۔ پس اے دانا و عقلمند! حبیبِ محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات اور حالات و صفات کو سنو، جنہوں نے کائنات کو عزت و حسن سے نوازا ہے اور جن کا نور آفاق میں تاباں و درخشاں ہے۔

صلوا علیہ وسلموا تسلیما   حتیٰ تنالوا جنۃً نعیما

یَا رَاحَۃَ الْأَرْوَاحِ طَابَتْ بِکُمْ أَفْرَاحِی   أَنْوَارُکُمْ لَوْ لَاحَتْ تُغْنِی عَنِ الْمِصْبَاحِ

اے راحتِ جاں، میری خوشیاں آپ ہی سے دوبالا ہیں، آپ کے انوار روشن ہوں، تو چراغوں سے بے نیاز کر دیتے ہیں۔

الْهَاشِمِیُّ التِّهَامِیُّ مَبْعُوثٌ لِلْأَنَامِ   صَلِّی عَلَیْهِ مُدَامِیْ تَاقَ مِنْهُ الْفَلَاحِی

حضورؐ بنو ہاشم سے ہیں، تہامہ کے رہنے والے ہیں اور تمام مخلوقات کے لیے رسول بن کر مبعوث ہوئے آپؐ پر ہمیشہ صلوٰۃ و سلام ہو کہ انسانیت کی صلاح آپ ہی کے دامن سے وابستہ ہے۔

السَّیِّدُ الْمُخْتَارُ خُلَاصَۃُ الْأَخْیَارِ   بِاللَّیْلِ وَالنَّهَارِ صَلِّ عَلَیْهِ یَا صَاحِی

حضورؐ سردار ہیں، صاحب اختیار ہیں اور بہترین انسانوں (یعنی انبیاء و مرسلین) کا خلاصہ ہیں۔ اے میرے ساتھی! دن رات حضورؐ پر درود پڑھو۔

مِنْ بَعْدِهِ الشَّفِیْقِی أَبِی بَکْرِ الصِّدِّیْقِی   مَنْ فَازَ بِالتَّصْدِیْقِی لِصَاحِبِ الْإِنْجَاحِی

حضورؐ کے بعد آپؐ کے رفیق شفیق حضرت ابوبکر صدیقؓ پر جو حاجت روا آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق سے کامران ہوئے۔

الثَّانِی الْفَارُوْقُ مُجْرِی الْحُقُوْقِ   قَدْ طَهَّرَ الطُّرُوْقَ بَعْدَ السَّلَاحِی

دوسرے احکامِ شریعت کو جاری کرنے والے عمر فاروقؓ پر جنہوں نے ہتھیار اٹھا کر (کفر اور اسلام) کے راستوں کو نکھار کر دیا۔

marfat.com

ثَالِثُهُمْ ذُوالنُّورَيْنِ عثمان قُرَّةُ الْعَيْن — صِهْرُ التِّهَامِي الزَّيْنِ مَنْ فَاقَ عَلَى الْمِصْبَاحِي

تیسرے عثمان ذوالنورینؓ پر۔ جو اُس نبی تہامی کے قرۃ العین اور داماد ہیں، جن کا نور و جمال، چراغوں پر غالب تھا۔

وَالرَّابِعُ الْوَلِي يُكَنَّى بِالرَّضِي — سَيِّدُنَا عَلِي، لِبَابِ خَيْبَرْ دَاحِي

چوتھے حضرت علیؓ پر، جو شہنشاہِ ولایت، پیکرِ تسلیم و رضا اور خیبر شکن ہیں۔

أَشْبَالُهُ السِّبْطَيْنِ، الْحَسَنْ وَالْحُسَيْنِ — وَالزُّهْرَةُ عَيْنُ الْعَيْنِ، كَرِيمَةُ النَّصَاحِي

نیز حضرات حسن وحسین، شیرِ خدا کے دو شہزادوں پر اور سیدہ زہراؓ پر جو حضورؐ کی آنکھوں کا نور اور آپؐ کی نسل پاک سے ہیں لہ

وَالطَّلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ، مَنْ وُصِفَا بِالْخَيْرْ — فِيهِمْ يَزُولُ الضَّيْرُ، وَتَكْثُرُ الْأَفْرَاحِي

ساتھ ہی حضرات طلحہ وزبیر پر، جو خیر کے ساتھ موصوف ہیں، جن کی بدولت شقاوت دور ہوتی ہے اور خوشیوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

وَالسَّعْدُ وَالسَّعِيدُ، وَابْنُ عَوْفِ الْمَجِيدُ — لَاسِيَّمَا الرَّشِيدُ، عُبَيْدَةُ الْجَرَّاحِي

اور حضرت سعد حضرت سعید اور گرامی مرتبت عبدالرحمٰن ابن عوفؓ پر۔ خاص کر صاحب رشد وہدایت حضرت عبیدہ بن الجراحؓ پر۔

يَارَبِّ بِالْآيَاتِ، بِسَيِّدِ السَّادَاتِ — أَدْخِلْنَا فِي الْجَنَّاتِ، يَا مَنْ هُوَ الْمَنَّاحِي

اے بہت زیادہ بخشش فرمانے والے پاک پروردگار، ہمیں اپنے کلام اور سید انام صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے جنت میں داخل فرما۔

يَارَبِّ بِالْقُرْآنِ، بِسَيِّدِ الْأَكْوَانِ — أَدْخِلْنَا فِي الْجِنَانِ، يَا مَنْ هُوَ الْفَتَّاحِي

اے فتحِ باب فرمانے والے رب العالمین! ہمیں قرآن اور سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل جنت میں داخل فرما۔

لہ تیری نسل پاک سے ہے بچہ بچہ نور کا — تو ہے عینِ نور، تیرا سب گھرانا نور کا
(اعلیٰ حضرت)

لہ صحابہؓ آسمانِ رشد کے روشن ستارے ہیں — رہِ حق کے دکھانے کو یہ نورانی مینارے ہیں۔

marfat.com

پُر نُور ہے زمانہ صبح شبِ ولادت

امام واقدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب ربیع الاوّل کی پہلی شب ہوئی تو حضور کی والدہ ماجدہ کو آپ کی ذاتِ اقدس سے عجیب کیف و سرور حاصل ہوا۔

دوسری شب حصولِ مقصد کی بشارت دی گئی۔ تیسری شب حضرت آمنہؓ سے مخاطب ہو کر کہا گیا: اے آمنہؓ! اب اُس جانِ عالم کے ظہور کا وقت قریب آگیا ہے، جو اللہ کی حمد و ثنا اور شکر و احسان بجالائے گا۔ چوتھی شب حضرت آمنہؓ نے ملائکہ کی بلند آواز سے تسبیح سُنی۔ پانچویں شب حضرت آمنہؓ نے خواب میں حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کی زیارت کی۔ وہ فرما رہے تھے۔ اس نبی جلیل کی خوشخبری ہو، جو صاحبِ نور و جمال اور فضل و کمال کے مالک ہیں اور تعریف و ثناء جن کو سزاوار ہے۔ چھٹی شب صاحب مدح و ثناء حضورؐ سید الانبیاء کے انوار سارے عالم میں جلوہ گر ہوئے۔ ساتویں شب ملائکہ حضرت آمنہؓ کے مکان پر آئے۔ جس سے خوشیاں دوبالا ہوگئیں۔ آٹھویں شب فرح و سرور اور مبارکبادی کے فرشتے نے ندا کی اور کہا: حضور کی ولادت کا وقت قریب آگیا ہے۔ نویں شب لطف و مہربانی کے فرشتے نے صحن عطف سے ندا کی کہ حضورؐ کی والدہ سے غم و الم زائل ہوگئے۔ دسویں شب خیف و منیٰ نے بشارت دی۔ گیارہویں شب زمین اور آسمان والوں نے ایک دوسرے کو حضورؐ کی ولادت کی خوشخبری دی۔ بارہویں شب حضرت آمنہ فرماتی ہیں۔ چاندنی رات تھی اور اندھیرا نہیں تھا۔ حضرت عبد المطلب، اپنی اولاد کو لے کر حرم کی طرف گئے ہوئے تھے۔ تاکہ اس

marfat.com

کی جو دیواریں گر گئی تھیں، ان کی مرمت کریں۔ میرے پاس اس وقت کوئی نہیں تھا۔ نہ مرد، نہ عورت۔ اپنی تنہائی پہ رونے لگی اور کہہ رہی تھی۔ ہائے یہ تنہائی! اس وقت نہ کوئی عورت ہے جو میری مدد کرے، نہ کوئی سہیلی ہے جو مونس و غمخوار ہو اور نہ کوئی لونڈی ہے جو مجھے سہارا دے۔ حضرت آمنہؓ فرماتی ہیں۔ پھر میں نے اپنے مکان کے ستونوں کی طرف نظر کی۔ کیا دیکھتی ہوں کہ وہ پھٹ گیا ہے اور چاند سی چار دراز قد عورتیں اس سے ظاہر ہوئی ہیں۔ انہیں انوار نے اپنی آغوش میں لے رکھا ہے اور انہوں نے سفید رنگ کی چادریں باندھ رکھی ہیں۔ جن سے کستوری کی خوشبو آتی ہے۔ مجھے یوں محسوس ہوا کہ گویا وہ عبد مناف کی بیٹیاں ہیں۔ ان میں سے پہلی آگے بڑھیں اور کہا: اے آمنہؓ! تمہاری مانند کون ہے کہ تم سیّد البشر اور فخرِ ربیعہ و مضر سے حاملہ ہو۔ یہ کہہ کر وہ میری داہنی جانب بیٹھ گئیں۔ میں نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ کہنے لگیں: میں سب آدمیوں کی ماں حوا ہوں۔ رضی اللہ عنہا۔ پھر دوسری آگے بڑھیں اور کہا: اے آمنہؓ تمہاری مانند کون ہے کہ تم اُس ہستی مقدس سے حاملہ ہو، جو پاک صاف، علم و آگہی کا مینارہ حقائق و معارف کا بحرِ بے کراں، نورِ مجسم اور کائنات کا کھلا راز ہیں۔ یہ کہہ کر وہ میرے بائیں جانب بیٹھ گئیں۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ کہنے لگیں: حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی، سارہ ہوں، رضی اللہ عنہا۔ پھر تیسری آگے بڑھیں اور کہا: اے آمنہؓ تمہاری مانند کون ہے کہ تم اس ذاتِ اقدس سے حاملہ ہو، جو باری تعالیٰ کے حبیبِ اعظم اور صاحبِ مدح و ثنا ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ کہہ کر وہ میری پشت کی جانب بیٹھ گئیں۔ میں نے حسب سابق پوچھا: آپ کون ہیں کہنے لگیں: میں آسیہ بنت مزاحم ہوں رضی اللہ عنہا۔

پھر چوتھی آگے بڑھیں۔ وہ اُن سب سے پرشکوہ، ذی وجاہت اور حسین و

marfat.com

جمیل تھیں۔ کہا: اے آمنہ! تیری مانند کون ہے کہ تم اس فخرِ عالم سے حاملہ ہو۔ جو براہین و معجزات کے مالک، دلائل و آیات کے حامل اور اہلِ زمین و آسمان کے سردار ہیں۔ علیہ من اللہ تعالیٰ افضل الصلوٰت واکمل التسلیمات (حضورؐ پر اللہ تعالیٰ کا بہترین اور کامل ترین صلوٰۃ وسلام ہو) یہ کہہ کر وہ میرے سامنے کی طرف بیٹھ گئیں اور فرمایا: اے آمنہ! اپنا جسم میری طرف مائل کرو، میں نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ کہنے لگیں: میں مریم بنت عمران ہوں رضی اللہ عنہا ہم تمہاری دایہ ہیں اور ولادتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت انجام دینے کے لیے آئی ہیں۔

جناب سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: یہ سن کر میں ان سے مانوس ہو گئی اس دوران میں مجھے لمبے لمبے نوری پیکر نظر آنے لگے، جو جوق در جوق میرے حجرۂ طاہرہ میں داخل ہو رہے تھے۔ اُن کی آوازیں ایک دوسرے سے ملتی جلتی تھیں۔ لیکن زبان مختلف تھی۔ جن میں سریانی غالب تھی۔ یوں نظر آتا تھا کہ مکان کی دیواریں میری طرف جھکی ہوئی ہیں۔ اور میرے دائیں بائیں نور کے جھکّے اڑ رہے ہیں۔

میلادِ حبیبؐ کی خوشی میں اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل امین علیہ السلام کو حکم دیا کہ اے جبرئیل! جنت میں پینے کے جام، بہترین خوشبوؤں سے بھر دو اور اے رضوان، خازنِ جنت! جنتی دوشیزاؤں کی زیبائش و آرائش کرو۔ مشکِ پاکیزہ کے نافے کھول دو کہ تمام مخلوقات کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ظہور فرمانے والے ہیں۔ اے جبرئیل! محبوبِ اعظم کے لیے، جو نورِ مجسّم اور سب سے مقرّب اور افضل و اعلیٰ ہیں، قرب و وصال کے سجّادے پھیلا دو۔ مالک کو حکم دو کہ جہنّم کے دروازے بند کر دے۔ رضوان سے کہو کہ جنّت کے دروازے

marfat.com

کھول دے۔ اے جبرئیل! خود حُلّۂ بہشتی زیب تن کرو۔ اور زمین و آسمان کے طول و عرض میں منادی کر دو کہ محبّ و محبوب اور طالب و مطلوب کے ملنے کا وقت آگیا ہے۔ جبرئیل امین علیہ السّلام نے ربّ جلیل جلّ جلالہٗ کے حکم کی تعمیل کی اور فرشتوں کو مکّہ کے پہاڑوں پر لا کھڑا کیا۔ ان فرشتوں نے کعبہ کو گھیرے میں لے لیا۔ اُن کے پاؤں سفید کافوری بادلوں کی طرح تھے۔ اطراف و اکناف میں پرندے گیت الاپنے لگے اور جنگلوں اور صحراؤں کے جانور خوشی سے شور مچانے لگے اور یہ سب کچھ کائنات کے شہنشاہِ حقیقی اللہ ربّ العزّت کے حکم سے ہوا۔

حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وقتِ ولادت اللہ تعالیٰ نے میری آنکھوں سے تمام حجابات اُٹھا دیئے اور مجھے سرزمینِ شام میں بصریٰ کے محل نظر آنے لگے۔ میں نے تین عظیم الشان جھنڈے دیکھے جو مشرق، مغرب اور کعبہ کی چھت پر نصب تھے۔ اِس عالم میں مجھے پرندوں کا ایک غول نظر آیا، جن کی سونے کی طرح سُرخ چونچیں تھیں اور پَر، آبدار موتیوں کی طرح تھے۔ انہوں نے میرے حجرۂ نور میں آکر زر و جواہرات اور لؤلؤ اور مرجان نچھاور کیے وہ میرے ارد گرد آکر اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنے لگے۔ میں انہیں لمحہ بہ لمحہ اپنے سے ہٹاتی۔ اسی دوران میں فرشتے فوج در فوج میرے ہاں اترتے رہے۔ اُن کے ہاتھ میں سرخ سونے اور سفید چاندی کی لوبانیاں تھیں۔ اور وہ عود و عنبر اور مختلف خوشبوئیں بکھیرتے رہے اور بلند آواز سے رسولِ مکرم حبیب معظم پر صلوٰۃ وسلام بھیجنے لگے۔
صلی اللہ علیہ وسلم وشرّف وعظّم۔

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا فرمان ہے کہ چاند، خیمہ کی طرح میرے سر پر منو فگن ہو گیا اور ستارے خوبصورت اور روشن قندیلوں کی طرح لٹک گئے۔ مجھے سفید اور کافوری شربت پیش کیا گیا، جو مشک سے زیادہ خوشبودار، دودھ سے زیادہ

marfat.com

سفید، شراب و شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ ٹھنڈا تھا۔ مجھے سخت پیاس محسوس ہو رہی تھی۔ لہٰذا اسے لے کر پی لیا۔ میں نے اس سے لذیذ مشروب کبھی نہیں دیکھا۔ یہ شربت پینے کے بعد مجھ پر ایک نورِ عظیم ظاہر ہوا۔ میں نے دیکھا کہ ایک سفید رنگ کا پرندہ میرے کمرے میں آیا اور میرے دل پر سے پرواز کی۔

سلام بدرگاہِ خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم

الصّلوٰۃ علیکَ السّلامُ علیکَ   من باب السّلام

آپ پر صلوٰۃ و سلام ہو ، باب سلام سے

الصلوٰۃ علیکَ السلام علیکَ   فی جُنح الظلام

آپ پر صلوٰۃ و سلام ہو ، سیاہ رات کے ایک حصے میں

الصلوٰۃ علیکَ السلام علیکَ   یا مُظلّلُ بالغمام

آپ پر صلوٰۃ و سلام ہو ، اے فرمانروائے عالم جن پر بادلوں نے سایہ کیا

الصلوٰۃ علیکَ السلام علیکَ   یا نسل الکرام

آپ پر صلوٰۃ و سلام ہو ، اے بزرگوں کی اولاد !

الصلوٰۃ علیکَ السلام علیکَ   یا نَسلَ الذّبیحی

آپ پر صلوٰۃ و سلام ہو ، اے ذبیح علیہ السلام کے فرزند!

الصلوٰۃ علیکَ السلام علیکَ   ذا الدّین الصّحیحی

آپ پر صلوٰۃ و سلام ہو ، اے صاحبِ دینِ صحیح !

الصلاۃ علیکَ السلام علیکَ   ذا العلم الرجیحی

آپ پر صلوٰۃ و سلام ہو ، اے غالب علم والے !

الصلاۃ علیکَ السلام علیکَ   ذا النُّطق الفصیحی

آپ پر صلوٰۃ و سلام ہو ، اے فصیح کلام والے !

marfat.com

الصلاۃ علیك السلام علیك ذُوالوجْہ الصَّبیحی
آپ پر صلوٰۃ و سلام ہو ، اے حسن نمک پاش کے چہرہ والے!

الصلاۃ علیك السلام علیك طٰہٰ یا مُئویَدْ
آپ پر صلوٰۃ و سلام ہو ، تائیدِ الٰہی سے سرفراز ، ماہ کامل!

الصلوۃ علیك السلام علیك طٰہٰ یا مُحمّدْ
آپ پر صلوٰۃ و سلام ہو ، اے مجدو شرف کے مالک طاہا ،

الصلاۃ علیك السلام علیك یا مَهْدی وهَادیْ
آپ پر صلوٰۃ و سلام ہو ، اے ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والے!

الصلاۃ علیك السلام علیك أحْمدُ یا مُحمّدْ
آپ پر صلوٰۃ و سلام ہو ، اے محمد و احمد

الصلاۃ علیك السلام علیك یا زَیْن البلادِ
آپ پر صلوٰۃ و سلام ہو ، اے حسن عالم !

الصلاۃ علیك السلام علیك یا زین القیامہ
آپ پر صلوٰۃ و سلام ہو ، اے قیامت کے دن کی زینت!

الصلاۃ علیك السلام علیك یا نُورَ العبادْ
آپ پر صلوٰۃ و سلام ہو ، اے بندوں کے نورِ ہدایت !

الصلاۃ علیك السلام علیك مُظهِرَ الرّشادْ
آپ پر صلوٰۃ و سلام ہو ، اے رشد و ہدایت کے ظاہر کرنے والے!

الصلاۃ علیك السلام علیك یا نسل الخلیل
آپ پر صلوٰۃ و سلام ہو ، اے فرزند خلیل !

الصلاۃ علیك السلام علیك من باب السلام
آپ پر صلوٰۃ و سلام ہو ، باب سلام سے

marfat.com

دُعائے میلاد شریف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ، اَللّٰھُمَّ اِنَّا قَدْ حَضَرْنَا مَوْلِدَ نَبِیِّکَ وَصَفْوَتِکَ مِنْ خَلْقِکَ فَاَفِضْ عَلَیْنَا بِبَرَکَتِہٖ خِلَعَ الْعِزِّ وَالتَّکْرِیْمِ ؛ وَاَسْکِنَّا بِجَوَارِہٖ جَنَّاتِ النَّعِیْمِ ؛ وَمَتِّعْنَا بِالنَّظَرِ اِلٰی وَجْھِکَ الْکَرِیْمِ ، وَاَجِرْنَا مِنْ عِقَابِکَ الْاَلِیْمِ ، بِفَضْلِکَ وَجُوْدِکَ وَکَرَمِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ؞ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْاَلُکَ بِجَاہِ الْمُصْطَفٰی وَبِآلِہٖ اَھْلِ الصِّدْقِ وَالْوَفَا ؛ وَبِصَحْبِہِ الْاَبْرَارِ وَالشُّرَفَا ، کُنْ لَنَا عَوْنًا وَمُعِیْنًا وَمُسْعِفًا وَبَوِّئْنَا مِنَ الْجَنَّۃِ قُصُوْرًا وَغُرَفًا ، اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْاَلُکَ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ ، وَآلِہِ الْاَخْیَارِ ، اَنْ تُکَفِّرَ عَنَّا الذُّنُوْبَ وَالْاَوْزَارَ ، وَنَجِّنَا مِنْ جَمِیْعِ الْمَخَاوِفِ وَالْاَخْطَارِ ، وَتَقَبَّلْ مِنَّا مَا قَدَّمْنَاہُ مِنْ یَسِیْرِ اَعْمَالِنَا فِی السِّرِّ وَالْاِجْھَارِ ؛ وَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا اِنَّکَ عَزِیْزٌ غَفَّارٌ ؛ بَلِّغِ اللّٰھُمَّ وَاَوْصِلْ ثَوَابَ مَا قُرِئَ بِتَمَامِہٖ وَکَمَالِہٖ مِنْ ھٰذِہِ الْقِرَاءَۃِ الشَّرِیْفَۃِ وَالْمَوْلِدِ الشَّرِیْفِ زِیَادَۃً فِیْ شَرَفِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ فِیْ شَرَفِ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَآلِ بَیْتِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ وَاِلٰی رُوْحِ اَبِیْنَا آدَمَ وَاُمِّنَا حَوَّاءَ وَمَا تَنَاسَلَ مِنْھُمَا مِنَ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ ؞ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ

marfat.com

اَجْمَعِیْنَ وَصَدَقَۃً جَارِیَۃً مِّنْ جَنَابِہِ الْمُکَرَّمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۞
اِلٰی رُوحِ مَنْ کَانَتِ التِّلَاوَۃُ الشَّرِیْفَۃُ لِاَجْلِھِمْ وَسَبَبِھِمْ وَجِھَتِھِمْ
وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِھِمْ مِنَّا خَاصَّۃً ۞ وَعَلٰی قُبُوْرِھِمْ مِنْکَ نُوْرٌ نَازِلٌ
مَوْلَانَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ۞ اَوْصِلِ اللّٰھُمَّ ثَوَابَ ھٰذِہِ التِّلَاوَۃِ مِنَّا اِلَیْھِمْ ۞
وَاجْعَلْہُ نُوْرًا نَازِلًا عَلَیْھِمْ وَجَافِ الْاَرْضَ عَنْ جُنُوْبِھِمْ ۞ وَافْسَحِ
اَللّٰھُمَّ لَھُمْ فِیْ قُبُوْرِھِمْ، مَدَّ بَصَرِیْھِمْ، وَارْحَمْنَا اِذَا صِرْنَا اِلَیْھِمْ
کَذٰلِکَ اللّٰھُمَّ لَھُمْ وَلِمُجَاوِرِھِمْ وَلِسُکَّانِ تُرَبِھِمْ وَلِسَائِرِ مَقَابِرِ
الْمُسْلِمِیْنَ ؛ وَلَنَا وَلِوَالِدِیْنَا وَاُسْتَاذِیْنَا وَاُسْتَاذِ اُسْتَاذِیْنَا ۞ وَمَشَایِخِنَا
وَمَشَایِخِ مَشَایِخِنَا وَلِمَنْ عَلَّمَنَا ۞ وَلِمَنْ اَحْسَنَ اِلَیْنَا وَلِمَنْ لَہُ حَقُّ
الدُّعَاءِ عَلَیْنَا ۞ وَلِمَنْ اَوْصَانَا وَاَوْصَیْنَاہُ بِدُعَاءِ الْخَیْرِ لِعُبَیْدِکَ
الْحَاضِرِیْنَ السَّامِعِیْنَ ۞ وَلِکَافَّۃِ اَھْلِ الْاِیْمَانِ اَجْمَعِیْنَ ۞
وَحَرِّمْنَا عَلَی النَّارِ وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ، وَادْفَعْ عَنَّا شَرَّ الظَّالِمِیْنَ ۞
بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ (تمّ)

ترجمہ

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، جو جہانوں کا پروردگار ہے۔ اور صلوٰۃ وسلام ہو، ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ پر اور آپ کے تمام آل و اصحاب پر۔

اے اللہ، اے ارحم الرحمین! ہم تیرے نبی اور بہترین خلائق کے میلاد شریف کی محفل میں حاضر ہوئے ہیں۔ ہمیں اس کی برکت اور اپنے فضل و کرم اور جود و عطا سے عزت و تکریم کی خلعت عطا فرما اور جنت نعیم میں حضور کے قرب میں جگہ دے۔ اپنے دیدار سے بہرہ ور فرما اور دردناک عذاب سے پناہ دے۔

اے اللہ! ہم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اور حضور کی آلِ باصفا اور اولادِ

پاک کے وسیلے سے اور حضورؐ کے نیک اور بزرگ اصحاب کے واسطے سے، تجھ سے دُعا کرتے ہیں کہ ہمارا معین و مددگار اور حامی و ناصر ہو۔ اور جنت میں ہمیں محل اور بالاخانے عطا فرما۔

اے اللہ! ہم تجھ سے نبیٔ مختار صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کی آلِ پاک کے وسیلۂ جمیلہ سے استدعا کرتے ہیں کہ ہمارے گناہوں کا کفارہ فرما اور ہمیں ہر قسم کے خوف و خطرات سے نجات عطا فرما، ظاہر و باطن میں جو تھوڑے بہت نیک عمل کیے ہیں۔ انہیں قبول فرما اور ہمارے گناہوں کو معاف فرما کہ تو غالب اور بہت بخشنے والا ہے۔

اے اللہ! جو کچھ اس محفلِ میلاد شریف میں تلاوت قرآن پاک اور نعت خوانی کی گئی ہے، اس کا ثواب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں ہدیۃً پہنچا اور پھر حضور کی آل و اصحاب اور اہلِ بیت طیبین و طاہرین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی خدمت میں اس کا ایصالِ ثواب فرما۔ اور ہمارے ماں باپ، حضرت آدم و حوا علیہما السلام اور اُن کی نسل سے، جو انبیاء و مرسلین صلوات اللہ علیہم اجمعین ہوئے ہیں ان سب کی ارواحِ مبارکہ کو اس کا ثواب پہنچا نیز حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے صدقہ جاریہ بنا کر، اس کا ثواب اُن کی روحوں کو پہنچا، جن کی طرف سے، جن کے لیے اور جن کی خاطر یہ میلاد شریف پڑھا گیا ہے۔ جنہیں ہماری نسبت تو بہتر جانتا ہے۔

اے مولیٰ تعالیٰ، اے ربّ العالمین! اُن کی قبروں کو اپنے انوار سے روشن و منوّر کر دے، ہماری اس تلاوت کا ثواب انہیں پہنچا اور اسے نُور بنا کر اُن پر نازل فرما، اُن کے جسموں سے زمین کو دُور رکھ اور انہیں قبروں میں حدِ نگاہ تک وسعت اور کشادگی عطا فرما اور جب ہم اُن کی طرف جائیں تو ہمیں بھی اپنے

marfat.com

دامنِ رحمت میں لے لے۔

اسی طرح اے پروردگار! اُن پر اُن کے پڑوسیوں پر، اُن کی اور تمام مسلمانوں کی قبروں پر رہنے والوں پر، ہم پر، ہمارے والدین، اساتذہ، اساتذہ کے اساتذہ، مشائخ، مشائخ کے مشائخ، جنہوں نے ہمیں پڑھایا لکھایا، جنہوں نے ہمارے ساتھ نیکی کی اور جن کا ہمارے ذمہ دعا کا حق ہے اور جنہوں نے ہم سے دعائے خیر کی وصیت کی ہے اور جو تیرے بندے اس محفل میں حاضر ہوئے ہیں میلاد شریف کو ذوق شوق سے سنتے ہیں ان سب پر اور تمام اہلِ ایمان پر رحم د کرم فرما۔ ہمارے جسموں کو آتشِ دوزخ پر حرام کر دے اور ہمیں اسلام کی حالت میں اٹھا۔ اور ظالموں کے شر سے ہمیں محفوظ فرما۔ برحمتك یا ارحم الرّاحمین والحمد للہ رب العالمین ○

marfat.com

النعمة الكبرى على العالم

في مولد سيد ولد آدم

للإمام العالم العلامة

شهاب الدين أحمد بن حجر الهيتمي الشافعي

رحمه الله تعالى

الناشر

قادری کتب خانہ ، جامع مسجد ، تحصیل بازار

سیالکوٹ

marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى نور وقوى هذه الأمة الضعيفة بوجود محمد سيد المرسلين ❋ الذى ألبسه الله تاج النبوة وجعله نبى الأنبياء ❋ وآدم منجدل مندمج فى الطين ❋ اصطفاه حبيبا طبيبا خصوصا من بين هذا العموم أجمعين ❋ فقال ربنا تبارك وتعالى وهو أصدق القائلين : وما أرسلناك إلا رحمة للعالمين ❋ نوهت بمجيئه الكتب المنزلة من الحى الصمد ❋ ومبشرا برسول يأتى من بعدى اسمه أحمد ❋ فأشارت

marfat.com

إلى تفضيله بشمول المفضلين ❁ ولم يتدبر ذلك بمقتضى
القابلية سوى الأمة المحمديين ❁ أنى لهم الذكرى
وقد جاءهم رسول مبين ❁ اختصم الملأ الأعلى في غاية
مبلغ علمه ولم يصل الأنبياء إلى بعض تعريفه برسمه ❁
إذ كان سر سجود آدم ودعوة إبراهيم ❁ ربنا وابعث
فيهم رسولا منهم يتلوا عليهم آياتك ويعلمهم الكتاب
والحكمة ويزكيهم إنك أنت العزيز الحكيم ❁ نزهه
مولاه عما يقول الظالمون ❁ فقال تعالى : وما صاحبكم
بمجنون ❁ ثم أقسم بعمره في القرآن المحفوظ
المصون ❁ فتدبر حبيبي لعمرك إنهم لفي سكرتهم
يعمهون ❁ ختم الشرائع بتأخيره الفاخر ❁ وكان
أول ما خلق الله نور نبيك يا جابر ❁ فلذا جعله في الرتبة
العزمية المقدم ❁ وإذ أخذنا من النبيين ميثاقهم ومنك

marfat.com

وَمِنْ نُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ❊ عَيْنِ أَعْيَانِ الْوُجُودِ وَمَرْكَزِ دَائِرَةِ الْعَارِفِينَ ❊ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ❊ سِرُّ أَسْرَارِ الْمَظَاهِرِ وَمَلَاذُ السَّادَاتِ الْأَفَاخِرِ الَّذِي جَعَلَ اللهُ انْشِرَاحَ صُدُورِ أَهْلِ الْإِيمَانِ فِي تَحْكِيمِهِ تَعْظِيمًا ❊ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ❊ هٰذَا الْحَبِيبُ وَسِيلَةُ الْمُذْنِبِينَ قَالَ لَنَا مُلَقِّنُ الْحُجَّةِ مَعَ التَّصْرِيحِ وَالتَّبْيِينِ لِنَعْلَمَ كَيْفَ التَّشَبُّثُ بِأَذْيَالِهِ وَنَتَوَخَّى تَفَهُّمًا ❊ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاؤُكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَحِيمًا ❊ يَا قُرَّةَ عَيْنِ الْعَاصِينَ يَا حَبِيبَ اللهِ أَنْتَ الَّذِي نَادَمْتَ الْحَقَّ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى ❊ نَاظِرًا إِلَى تَجَلِّيهِ كَمَا أَرَادَ وَكَيْفَ أَرَادَ ❊ مَا زَاغَ بَصَرُكَ وَمَا

marfat.com

طغى * أتراك حين ينالك وفاء عهد ولسوف يعطيك ربك فترضى * أتنسى الناشئين لامتداحك أولى القلوب المرضى * وأنت فى كل حالة ملحوظا مرفودا لا تزال عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا * حياك الله بما يسرك * لقد بلغت الرسالة وأديت الأمانة ونصحت الأمة وكشفت الغمة * فلله درك أنت لأمتك الضعيفة أرحم من الأب الشفيق الحميم لقوله تعالى لقد جاءكم رسول من أنفسكم عزيز عليه ما عنتم حريص عليكم بالمؤمنين رؤف رحيم * فإن تولوا فقل حسبي الله لا إله إلا هو عليه توكلت وهو رب العرش العظيم

صلوا عليه وسلموا تسليما   حتى تنالوا جنة ونعيما

يا أمة بنبيها متفضلة

صلوا عليه وسلموا فى الأوله

marfat.com

أُمَّةُ مُحَمَّدٍ بالقُطُوفِ الدَّانِيَهْ

صلوا عليهِ وسلموا فِى الثَّانِيه

أُمَّةُ مُحَمَّدٍ بالعُلُومْ مُتَوَارِثَهْ

صلوا عليهِ وسلموا فِى الثَّالِثَهْ

أجعَلْ صَلاتَكْ عَلَى النَّبى مُتَتَابِعَهْ

صلوا عليهِ وسلموا فِى الرَّابِعَهْ

يَا مَنْ تَوَرَّق لهُ الغُصُونِ اليَابِسَهْ

صلوا عليهِ وسلموا فِى الخَامِسَهْ

كُلُّ العُلُومِ مِنَ الحَبِيب دَارِسَهْ

صلوا عليهِ وسلموا فِى السَّادِسَهْ

المَاءُ مِنْ بَيْنِ الأَصَابِعْ نَابِعَهْ

صلوا عليهِ وسلموا فِى السَّابِعَهْ

marfat.com

جَاءَ ابنِ عَبدِ ٱللهِ يُبَشِّر آمِنَه

صلوا عليهِ وسلموا فى الثّامِنَة

وَهُوَ الَّذِى فِى حَضرَةِ القُدسِ قَد سَعَى

صلوا عليهِ وسلموا فِى التَّاسِعَة

أَنوَار مُحَمَّد فِى جَبِينِهِ نَاشِرَة

صلوا عليهِ وسلموا فِى العَّاشِرَة

فَصلٌ فِى بَيَان فَضلِ مَولِدِ النَّبِىّ صَلَّى ٱللهُ عَلَيه وَسَلَّمَ

قَالَ أَبُو بَكرٍ الصِّدِّيق رَضِىَ ٱللهُ عَنهُ مَن أَنفَقَ دِرهَمًا عَلَى قِرَاءَةِ مَولِدِ النَّبِىّ صَلَّى ٱللهُ عَلَيهِ وَسَلَّم كَانَ رَفِيقِى فِى الجَنَّةِ ❋ وَقَالَ عُمَرُ رَضِىَ ٱللهُ عَنهُ مَن عَظَّمَ مَولِدَ النَّبِىّ صَلَّى ٱللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَقَد أَحيَا الإِسلَامَ ❋ وَقَالَ عُثمَانُ رَضِىَ ٱللهُ عَنهُ مَن أَنفَقَ دِرهَمًا عَلَى قِرَاءَةِ مَولِدِ

marfat.com

النَّبِيِّ صَلَّى ٱللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَأَنَّمَا شَهِدَ غَزْوَةَ بَدْرٍ وَحُنَيْنٍ ❀ وَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُ وَكَرَّمَ ٱللّٰهُ وَجْهَهُ مَنْ عَظَّمَ مَوْلِدَ النَّبِيِّ صَلَّى ٱللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ سَبَبًا لِقِرَاءَتِهِ لَا يَخْرُجُ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا بِالْإِيمَانِ وَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ❀ وَقَالَ حَسَنُ الْبَصْرِيُّ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُ وَدِدْتُ لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ جَبَلِ أُحُدٍ ذَهَبًا فَأَنْفَقْتُهُ عَلَى قِرَاءَةِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى ٱللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ❀ وَقَالَ جُنَيْدٌ الْبَغْدَادِي قَدَّسَ ٱللّٰهُ سِرَّهُ مَنْ حَضَرَ مَوْلِدَ النَّبِيِّ صَلَّى ٱللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَظَّمَ قَدْرَهُ فَقَدْ فَازَ بِالْإِيمَانِ ❀ وَقَالَ مَعْرُوفُ الْكَرْخِيُّ قَدَّسَ ٱللّٰهُ سِرَّهُ: مَنْ هَيَّأَ طَعَامًا لِأَجْلِ قِرَاءَةِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى ٱللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَمَعَ إِخْوَانًا وَأَوْقَدَ سِرَاجًا وَلَبِسَ جَدِيدًا وَتَبَخَّرَ وَتَعَطَّرَ تَعْظِيمًا لِمَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى ٱللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَشَرَهُ ٱللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الْفِرْقَةِ الْأُولَى مِنَ

النبيين وكان في أعلى عليين ❁ وقال وحيد عصره وفريد دهره الإمام فخر الدين الرازي ما من شخص قرأ مولد النبي صلى الله عليه وسلم على ملح أو بر أو شيء آخر من المأكولات إلا ظهرت فيه البركة وفي كل شيء ❁ وصل إليه من ذلك المأكول فإنه يضطرب ولا يستقر حتى يغفر الله لآكله ❁ وإن قرئ مولد النبي صلى الله عليه وسلم على ماء فمن شرب من ذلك الماء دخل قلبه ألف نور ورحمة ❁ وخرج منه ألف غل وعلة ولا يموت ذلك القلب يوم تموت القلوب ❁ ومن قرأ مولد النبي صلى الله عليه وسلم على دراهم مسكوكة فضة كانت أو ذهبا وخلط تلك الدراهم بغيرها وقعت فيها البركة ولا يفتقر صاحبها ولا تفرغ يده ببركة النبي صلى الله عليه وسلم ❁ وقال الإمام الشافعي رحمه الله ❁

marfat.com

مَنْ جَمَعَ لِمَوْلِدِ النبيِّ صلى ٱللّٰه عليه وسلم إِخْوَانًا وَهَيَّأَ طَعَامًا وَأَخْلَى مَكَانًا وَعَمِلَ إِحْسَانًا وَصَارَ سَبَبًا لِقِرَاءَتِهِ بَعَثَهُ ٱللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَيَكُونُ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ❊ وَقَالَ السَّرِيُّ السَّقَطِيُّ قَدَّسَ ٱللّٰهُ سِرَّهُ مَنْ قَصَدَ مَوْضِعًا يُقْرَأُ فِيهِ مَوْلِدُ النبيِّ صلى ٱللّٰه عليهِ وسلم فَقَدْ قَصَدَ رَوْضَةً مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ لِأَنَّهُ مَا قَصَدَ ذَلِكَ الْمَوْضِعَ إِلَّا لِمَحَبَّةِ النبيِّ صلى ٱللّٰه عليه وسلم ❊ وَقَدْ قَالَ صلى ٱللّٰه عليه وسلم مَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ ❊ وقال سُلْطَانُ الْعَارِفِينَ الإِمَامُ جَلَالُ الدِّينِ السُّيُوطِيُّ قَدَّسَ ٱللّٰهُ سِرَّهُ وَنَوَّرَ ضَرِيحَهُ فِي كِتَابِهِ الْمُسَمَّى بِالْوَسَائِلِ فِي شَرْحِ الشَّمَائِلِ مَا مِنْ بَيْتٍ أَوْ مَسْجِدٍ أَوْ مَحَلَّةٍ قُرِئَ فِيهِ مَوْلِدُ النبيِّ صلى ٱللّٰه عليهِ وسلم إِلَّا حَفَّتِ الْمَلَائِكَةُ ذَلِكَ الْبَيْتَ أَوِ الْمَسْجِدَ

marfat.com

أو المحلة وصلت الملائكة على أهل ذلك المكان وعمهم الله تعالى بالرحمة والرضوان ❊ وأما المطوقون بالنور يعنى جبرائيل وميكائيل وإسرافيل وعزرائيل عليهم السلام فإنهم يصلون على من كان سببا لقراءة مولد النبى صلى الله عليه وسلم ❊ وقال أيضا: ما من مسلم قرأ فى بيته مولد النبى صلى الله عليه وسلم إلا رفع الله سبحانه وتعالى القحط والوباء والحرق والغرق والآفات والبليات والبغض والحسد وعين السوء واللصوص عن أهل ذلك البيت فإذا مات هون الله عليه جواب منكر ونكير ويكون فى مقعد صدق عند مليك مقتدر ❊ فمن أراد تعظيم مولد النبى صلى الله عليه وسلم يكفيه هذا القدر ❊ ومن لم يكن عنده تعظيم مولد النبى صلى الله عليه وسلم لو ملأت له الدنيا فى مدحه لم

marfat.com

يُحَرِّكُ قَلْبُهُ فِى ٱلْمَحَبَّةِ لَهُ صلى الله عليه وسلم ❊ جَعَلَنَا ٱللهُ وَإِيَّاكُمْ مِمَّنْ يُعَظِّمُهُ وَيَعْرِفُ قَدْرَهُ وَمِنْ أَخَصِّ خَاصِّ مُحِبِّيهِ وَأَتْبَاعِهِ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ ❊ وَصَلَّى ٱللهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ

صلوا عليه وسلّموا تسليما
حتى تنالوا جنة ونعيما

لى نبى اسمه محمد يا مولاى لم يزل فضله علينا
هو نبى هو شفيعى يا مولاى غدا من نار القويا
نور البهى من الشمس يا مولاى خصه رب البريا
أنطق النخل بفضله يا مولاى وله وجه مضيا
قد رقى فوق السماء يا مولاى وارتقى سبعا عليا
نبع الماء من كفه يا مولاى وسقى الجيش الخميا
أنده أقى كسيف يا مولاى والجواجب أنوريا

marfat.com

خده كالورد الاحمر يا مولاى   والعيون الأكحليا
شعره أدعج مسلسل يا مولاى   شبه ليل أعتميا
فمه ضيق صغير يا مولاى   شبه خاتم جوهريا
جسمه أبيض منعم يا مولاى   شبه فضه أحجريا
عنكبوت عشش وخيم يا مولاى   من كفور الجاهليا
زاد شوقى لحبيبى يا مولاى   وكوانى الهجر كيا
فاز من صلى عليه يا مولاى   بالرضا والجنتيا
وارض عن أصحابه جمعا يا مولاى   على رغم الرافضيا

وعن أنس بن مالك رضى الله عنه أنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أنا أول الناس خُرُوجاً إِذَا بُعِثُوا وَأَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا وَفَدُوا وَأَنَا خَطِيبُهُمْ إِذَا أَنْصَتُوا ❊ وَأَنَا مُسْتَشْفِعُهُمْ إِذَا حُبِسُوا وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا أَيِسُوا، الْكَرَامَةُ وَالْمَفَاتِيحُ حِينَئِذٍ بِيَدِى وَأَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلَى رَبِّى، يَطُوفُ عَلَىَّ أَلْفُ خَادِمٍ كَأَنَّهُمْ بَيْضٌ مَكْنُونٌ أَوْ لُؤْلُؤٌ

مَنْشُورٌ صلى ٱللهُ عليهِ وسلم إِلَى يَوْمِ ٱلْبَعْثِ وَٱلنُّشُورِ ❊ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ ٱللهِ صلى ٱللهُ عليه وسلم : لِي أَسْمَاءٌ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ ❊ وَأَنَا ٱلْمَاحِي ٱلَّذِي يَمْحُو ٱللهُ بِيَ ٱلْكُفْرَ ❊ وَأَنَا ٱلْحَاشِرُ ٱلَّذِي يُحْشَرُ ٱلنَّاسُ عَلَى قَدَمِي ❊ وَأَنَا العَاقِبُ والعَاقِبُ لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ ❊ وَأَنَا ٱلْمُقَفِّي وَنَبِيُّ ٱلتَّوْبَةِ وَنَبِيُّ ٱلرَّحْمَةِ

بِسْمِ ٱللهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

وعن عَلِيِّ بنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ ٱللهُ عنه أنهُ قالَ : كَانَ رسولُ ٱللهِ صلى ٱللهُ عليه وسلم لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ ضَخْمَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ ضَخْمَ ٱلْكَرَادِيسِ طَوِيلَ ٱلْمَسْرُبَةِ إِذَا مَشَى تَكَفَّأَ تَكَفُّؤاً فَكَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ ، لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صلى الله عليهِ وسلم وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ

marfat.com

عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ ❊ وَكَانَ أَزْهَرَ اللَّوْنِ وَشَعْرُهُ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ وَكَانَ فِي وَجْهِهِ تَدْوِيرٌ أَبْيَضُ مُشْرَبٌ بِالْحُمْرَةِ أَقْنَى الْأَنْفِ أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ أَهْدَبَ الْأَشْفَارِ وَبَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ أَجْوَدَ النَّاسِ صَدْراً وَأَصْدَقَ النَّاسِ لَهْجَةً وَأَلْيَنَهُمْ عَرِيكَةً وَأَكْرَمَهُمْ عَشِيرَةً ، مَنْ رَآهُ بَدَاهَةً هَابَهُ وَمَنْ خَالَطَهُ بِمَعْرِفَةٍ أَحَبَّهُ يَقُولُ نَاعِتُهُ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صلى الله عليه وسلم ❊ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عنها وعن أبيها أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عليه وسلم يَخْصِفُ نَعْلَهُ وَيَخِيطُ ثَوْبَهُ وَيَعْمَلُ فِي بَيْتِهِ كَمَا يَعْمَلُ أَحَدُكُمْ فِي بَيْتِهِ

وعن أنس رضى الله عنه ❊ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم ❊ كَانَ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ ❊ وَمِمَّا اخْتُصَّ بِهِ صلى الله عليه وسلم مِنَ الْفَضَائِلِ وَالْكَرَامَاتِ مِنْهَا

marfat.com

أن آدم وجميع المخلوقات خلقوا لأجله ❊ ومنها أنه صلى الله عليه وسلم كان يبيت جائعا ويصبح طاعما يطعمه ربه ويسقيه من الجنة ❊ وكان يرى من خلفه كما يرى من أمامه ❊ ويرى فى الليل والظلمة كما يرى فى النهار والضوء وكان إذا مشى فى الصخر غاصت قدماه فيه ❊ لقد اختاره واصطفاه ربه ❊ وكانت تنام عيناه ولا ينام قلبه ❊ وكان ريح عرقه أطيب من ريح المسك ولم يقع له ظل على الأرض ولا يرى له ظل فى شمس ولا فى قمر ❊ ولا يقع على ثيابه ذباب قط وإن الملائكة تسير معه حيث سار يمشون خلف ظهره .

ومنها أنه يجب علينا أن نصلى ونسلم عليه

صلوا عليه وسلموا تسليما

marfat.com

يَا رَبِّ صَلِّ دَائِمْ وَسَلِّمْ عَلَى الْمُكَرَّمْ
مَا زَمْزَمَ الْحَادِى وَمَا تَرَنَّمْ فِى لَيْلٍ أَظْلَمْ

يَا أَهْلَ نَجْدِى قَدْ طَالَ بُعْدِى وَجْدِى وَجْدِى
كُلَّمَا يَحْدُو الْحَادِ الْمُجِدُّ نَحْوَ الْمُكَرَّمْ

سَيِّدُ الْخَلْقِ حَسَنُ الْخُلُقِ عَرِيبُ النُّطْقِ
مَالِكُ الرِّقِّ حَبِيبُ الْحَقِّ سِرُّ الْمُطَلْسَمْ

تَشْتَاقُ رُوحِى إِلَى الْمَلِيحِ طَهَ الْفَصِيحِ
عَسَى بِهِ أَنْ يُبْرِى جَرِيحِى وَيُرْحِلَ الْهَمْ

أَرْجُوكَ حَسْبِى ذُخْرًا لِذَنْبِى تُزِيلُ كَرْبِى
يَا لُبَّ لُبِّى عَلَيْكَ رَبِّى صَلَّى وَسَلَّمْ

أَزْكَى صَلَاتِى فِى الْحَرَكَاتِ وَالسَّكَنَاتِ
وَالْخَطَرَاتِ فِى خَيْرَاتِى وَمَا تَرَنَّمْ

marfat.com

فَصْلٌ فى مُعْجِزَاتِهِ صَلَّى اللهُ عليهِ وسلَّم

وَمِمَّا اخْتَصَّ بهِ صلى الله عليه وسلم

أنَّ مُعْجِزَاتِهِ صلى الله عليه وسلم مُسْتَمِرَّةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمُعْجِزَاةُ سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِم السَّلَامُ انْقَرَضَتْ لِوَقْتِهَا فَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا إِلَّا خَبَرُهَا ❊ وَمِنْ مُعْجِزَاتِهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلم تَسْبِيحُ الطَّعَامِ فى كَفِّهِ الْمُبَارَكِ كَمَا وَرَدَ فى الْبُخَارِى مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِىَ اللهُ عنه أَنَّهُ قَالَ : كُنَّا نَأْكُلُ مَعَ النَّبِىِّ صلى الله عليه وسلم الطَّعَامَ وَنَحْنُ نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ ❊ وَمِنْ مُعْجِزَاتِهِ صلى اللهُ عليهِ وسلم تَسْلِيمُ الْحَجَرِ عَلَيْهِ كَمَا وَرَدَ فى صَحِيحِ مُسْلِمٍ مِنْ حديثِ جابرِ بنِ سَمُرَةَ رضى الله عنه أنه قال : قال رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِنِّى لَأَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَىَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ ❊ وَإِنِّى لَأَعْرِفُهُ الآنَ ❊

marfat.com

وَمِنْهَا كَلَامُ الشَّجَرِ وَسَلَامُهَا عَلَيْهِ ۞ كَمَا وَرَدَ عَنْ عَلِيِّ ابنِ أَبِي طَالِبٍ رضى الله عنه وكَرَّمَ ٱللَّهُ وَجْهَهُ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فى بَعْضِ نَوَاحِيهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا حَجَرٌ إِلَّا وَهُوَ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ ٱللَّهِ ۞ وَمِنْ مُعجِزَاتِهِ صلى الله عليه وسلم حَنِينُ الجِذْعِ شَوْقًا إِلَيْهِ وَنَبْعُ المَاءِ الطَّهُورِ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ وَتَفْجِيرُ المَاءِ بِبَرَكَتِهِ وَتَكْثِيرُ الطَّعَامِ القَلِيلِ بِدُعَائِهِ صلى الله عليه وسلم ۞ وَمِنْ مُعجِزَاتِهِ صلى الله عليه وسلم إِحْيَاءُ المَوْتَى وَكَلَامُهُمْ مَعَهُ وَفى الخَبَرِ أَنَّ ٱللَّهَ تعالى أَحْيَى لَهُ أَبَوَيْهِ وَعَمَّهُ أَبَا طَالِبٍ فَآمَنُوا بِهِ صلى الله عليه وسلم ۞ ذَكَرَهُ القُرْطُبِى فى التَّذْكِرَةِ ۞ وَكَلَامُ الصِّبْيَانِ مَعَهُ وَشَهَادَتُهُمْ لَهُ بِالنُّبُوَّةِ ۞ وَكَانَ لَهُ مِنَ العُمرِ ثَلَاثٌ وَسِتُّونَ سَنَةً ۞ وَكَانَ أَطْوَعَ

marfat.com

الأنبياء لله تعالى ❊ وكان مولده ليلة الاثنين لاثنتى عشرة ليلة خلت من شهر ربيع الأول قد أظهر الله على يديه المعجزات الباهرات ❊ فمنها اربعمائة معجزة علم بها أكثر الناس ❊ واثنتى عشرة معجزة فى بيته لو ذكرناها لطال الكتاب بذكرها ❊ لأن هذه لا تكون إلا لنبى مرسل إلى كافة الناس والخلق أجمعين ❊ صلى الله عليه وعلى آله وصحبه أجمعين إلى يوم الدين ❊ صلوا عليه وسلموا تسليما

يا ذا المكيا يا ذا المكيا　　مديح محمد عزيز عليا
حبيب القلب ملكت لبى　　هويدا سر بى إلى المكيا
وسر بى ليلا عسى بالليلا　　أشاهد ليلى وهى مجلا
وهى تجلى للعين تجلى　　اطوف وأتملى على عينيا
سرنا بالأسحار لقبر المختار　　كثير الأنوار جميل إلينا

marfat.com

وَقُلْ يَاهَادِى فُؤَادِى صَادِى وَحُبُّكَ زَادِى فَانْظُرْ إِلَيَّا

فَمُوسَى أَسْعَدُ وَعِيسَى أَمْجَدُ وَأَنْتَ أَسْعَدُ مِنَ الْكُلِّيَا

فَأَحْمَدُ لَهُ شَانُ وَنُورُهُ قَدْ بَانْ أَتَى بِالْقُرْآنِ بِصِدْقِ النِّيَّا

مَقَامُ إِبْرَاهِيمْ مَحَلُّ التَّعْظِيمْ وَأَدْعُو لِرَبِّى بِحُسْنِ النِّيَّا

وَرَوِّحْ لِلْمَسْعَى وَطُفْ لِى سَبْعًا

وَقَصْدِى أَسْعَى عَلَى عَيْنَيَّا

قَصْدِى أَزُورُهُ أُشَاهِدْ نُورُهُ

وَقُلْ يَا هَادِى تَشَفَّعْ فِيَّا

بِحُرْمَةِ الْأَصْحَابْ وَالْآلْ وَالْأَحْبَابْ

أَقِفْ بِالْأَعْتَابْ وَصَحّْ لِيَّا

قَالَ حَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَكْرِى رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ لَمَّا أَرَادَ الْجَلِيلُ جَلَّ جَلَالُهُ أَنْ يَنْقُلَ نُورَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم ❊ جَرَّكَ فِى قَلْبِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّ

marfat.com

يتزوج فقال عبد الله لأمه أريد منك أن تخطبي لي امرأة ذات حسن وجمال وقد واعتدال وبهاء وكمال وحسب ونسب عال ❊ قالت حبا وكرامة يا ولدي ❊ ثم إنها دارت أحياء قريش وبنات العرب ❊ فلم يعجبها إلا آمنة بنت وهب ❊ فقال يا أماه انظريها مرة ثانية ❊ فمضت ونظرتها فإذا هي تضيء كأنها كوكب دري ❊ فأنقدوها أوقية من فضة وأوقية من ذهب ❊ ومائة من الإبل ومثلها من البقر والغنم وذبح وأصلح طعام كثير ❊ لأجل عرس عبد الله بن عبد المطلب ❊ وزفت له ثم اختلا بها عبد الله في خلوة الطاعة عشية ❊ وكانت ليلة الجمعة روى أنه لما أراد الله أن يخلق محمداً صلى الله عليه وسلم في بطن أمه آمنة ليلة الجمعة من شهر رجب الأصم ❊ أمر الله في تلك الليلة رضوان

marfat.com

خَازِنَ الجِنَانِ أَنْ يَفْتَحَ الفِرْدَوْسَ ❊ وَنَادَى مُنَادٍ فِى السَّمٰوَاتِ وَالأَرْضِ أَلاَ إِنَّ النُّورَ المَكْنُونَ وَالسِّرَّ المَخْزُونَ الَّذِى يَكُونُ النَّبِيُّ الهَادِي مِنْهُ يَسْتَقِرُّ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فِى بَطْنِ أُمِّهِ آمِنَةَ الَّذِى فِيهِ يَتِمُّ كَمَالُ خَلْقِهِ وَيَخْرُجُ إِلَى النَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ❊ صلى الله عليه وسلم وَعَلَى آلهِ وَصَحْبِهِ بُكْرَةً وَأَصِيلاً .

وفى حديثِ ابنِ عباسٍ رضِىَ الله عنهما أنه قال : كَانَ مِنْ دَلاَلَةِ حَمْلِ آمِنَةَ بِرسول الله صلى الله عليه وسلم ❊ أَنَّ كُلَّ دَابَّةٍ كَانَتْ لِقُرَيْشٍ نَطَقَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ ، وَقَالَتْ حُمِلَ بِرسولِ اللهِ صلى الله عليهِ وسلم ، وَرَبِّ الكَعْبَةِ وَهُوَ إِمَامُ أَهْلِ الدُّنْيَا وَسِرَاجُ أَهْلِهَا ❊ وَلَمْ يَبْقَ سَرِيرُ مَلِكٍ مِنْ مُلُوكِ العَرَبِ وَالعَجَمِ إِلاَّ وَأَصْبَحَ مَنْكُوسًا ❊ وَأَقْبَلَ إِبْلِيسُ لَعَنَهُ اللهُ هَارِبًا عَلَى وَجْهِهِ

حَتَّى أَتَى عَلَى جَبَلِ أَبِي قُبَيْس ❊ وَصَاحَ صَيْحَةً ، وَرَنَّ رَنَّةً فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ الشَّيَاطِينُ مِنْ كُلِّ جَانِبْ ❊ وَقَالُوا مَا الَّذِي نَزَلَ بِكَ ؟ قَالَ وَيْلَكُمْ جَاءَتْ دَوْلَةُ السَّفَّاكِ الْهَتَّاكِ الَّذِي تُقَاتِلُ مَعَهُ الْأَمْلَاكُ أُهْلِكْنَا حِينَ حَمَلَتْ هٰذِهِ الْمَرْأَةُ يَعْنِي آمِنَةَ ❊ قَالَ وَحَسَدُوهَا عَلَيْهِ جَمِيعُ نِسَاءِ مَكَّةَ وَمَاتَ مِنْهُنَّ مِائَةُ امْرَأَةٍ حَسْرَةً وَأَسَفًا عَلَيْهِ ❊ لِمَا فَاتَهُنَّ مِنْ حُسْنِهِ وَجَمَالِهِ وَبَقِيَ عَبْدُ اللّٰهِ فِي صُحْبَةِ آمِنَةَ ❊ وَالنُّورُ يَتَلَأْلَأُ فِي جَبْهَتِهِ وَفَرَّتْ وُحُوشُ الْمَشْرِقِ إِلَى وُحُوشِ الْمَغْرِبِ بِالْبِشَارَاتِ وَكَذٰلِكَ أَهْلُ الْبِحَارِ يُبَشِّرُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ❊ وَلَهُ فِي كُلِّ شَهْرٍ مِنْ حَمْلِهِ نِدَاءٌ فِي الْأَرْضِ وَنِدَاءٌ فِي السَّمَاءِ ❊ أَنْ أَبْشِرُوا فَقَدْ آنَ أَنْ يَظْهَرَ أَبُو الْقَاسِمِ ❊ مُحَمَّدٌ الْمُصْطَفَى صلى اللّٰه عليه وسلم ❊ مَيْمُونًا مُبَارَكًا وَمِنْ عَجَائِبِ وِلَادَتِهِ صلى اللّٰه عليه وسلم

marfat.com

ما روى عن عائشة رضى الله عنها وعن أبيها أنها قالت:
كان يهودى قد سكن مكة فلما كانت الليلة التى ولد فيها النبى صلى الله عليه وسلم ❊ قال يا معشر قريش هل ولد الليلة فيكم مولود ❊ قالوا لا نعلم ❊ قال انظروا فإنه ولد فى هذه الليلة نبى هذه الأمة بين كتفيه علامة فانصرفوا فسألوا فقيل لهم قد ولد لعبد الله بن عبد المطلب غلام ❊ فذهب اليهودى معهم إلى أمه فأخرجته لهم فلما رأى اليهودى العلامة ❊ خر مغشيا عليه فلما أفاق قال ذهبت النبوة من بنى إسرائيل يا معشر قريش أما والله ليسطون بكم سطوة يخرج خبرها من المشرق إلى المغرب ❊ وفى حديث ابن عباس رضى الله عنهما أنه قال: كانت آمنة تحدث وتقول ❊ أتانى آت حين مر بى من حملى ستة أشهر فى المنام وقال إنك

marfat.com

حَمَلَتْ بِسَيِّدِ الْعَالَمِينَ فَإِذَا وَلَدْتِهِ فَسَمِّيهِ مُحَمَّدًا وَاكْتُمِي شَأْنَكِ

يَا رَسُولَ ٱللهِ يَا جَدَّ الْحُسَيْنِ

كُنْ شَفِيعِي يَا إِمَامَ الْحَرَمَيْنِ

خِيرَةُ ٱللهِ مِنَ الْخَلْقِ أَبِي

بَعْدَ جَدِّي وَأَنَا ابْنُ الْخِيرَتَيْنِ

عَبَدَ ٱللهَ غُلَامًا نَاشِئًا

وَقُرَيْشٌ يَعْبُدُونَ الْوَثَنَيْنَ

يَعْبُدُونَ اللَّاتَ وَالْعُزَّى مَعًا

وَعَلِيٌّ طَافَ نَحْوَ الْحَرَمَيْنِ

أُمِّيَ الزَّهْرَاءُ حَقًّا وَأَبِي

وَارِثُ الْعِلْمِ وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ

marfat.com

وَالِدِى شَمْسٌ وَأُمِّى قَمَــرُ

وَأنَا الْكَوْكَبُ وَابْنُ الْقَمَرَيْن

فِضَّةٌ قَدْ خَلَصَتْ مِنْ ذَهَبَ

وَأنَا الْفِضَّــةُ وَابْنُ الذَّهَبَيْن

مَنْ لَهُ أبٌ كَأبِى حَيْدَرَ

قَاتِلِ الْكُفَّارِ فِى بَدْرٍ حُنَــيْن

مَنْ لَهُ أُمٌّ كَأُمِّى فَاطِمَــهْ

بُضْعَةُ الْمُخْتَارِ قُــرَّةُ كُلِّ عَيْن

مَنْ لَهُ عَمٌّ كَعَمِّى جَعْفَــرِ

ذِى الْجَنَاحَــيْنِ صَحِيحِ النَّسَبَيْن

مَنْ لَهُ جَــدٌّ كَجَدِّى الْمُصْطَفَى

سَيِّدِ الْكَوْنَيْنِ نُورِ الظُّلْمَتَيْن

marfat.com

نَحْنُ أَصْحَابُ الْعَبَا خَمْسَتُنَا
قَدْ مَلَكْنَا شَرْقَهَا وَالْمَغْرِبَيْن
نَحْنُ جِبْرِيلٍ غَدا سَادِسُنَا
وَلَنَا الْكَعْبَةُ ثُمَّ الْحَرَمَيْن
عُصْبَةُ الْمُخْتَارِ قَرُّوا أَعْيُنًا
فِي غَدٍ تُسْقَوْنَ مِنْ كَفِّ الْحُسَيْن

وفي خَبَرٍ آخَرَ لَمَّا أَرَادَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُظْهِرَ
خِيَرَتَهُ مِنْ خَلْقِهِ ❊ وَصَفْوَتَهُ مِنْ عِبَادِهِ ❊ وَأَنْ يُنِيرَ
الْأَرْضَ بَعْدَ ظَلَامِهَا ❊ وَأَنْ يَغْسِلَهَا مِنْ دَنَسِهَا
وَآثَامِهَا ، وَيُزِيلَ طَوَاغِيتَهَا وَأَصْنَامَهَا ❊ نَادَى طَاوُسُ
الْمَلَائِكَةِ جِبْرِيلُ الْأَمِينُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي السَّمَوَاتِ
وَعِنْدَ حَمَلَةِ الْعَرْشِ وَعِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَفِي جَنَّةِ
الْمَأْوَى ❊ أَلَا وَإِنَّ اللهَ الْكَرِيمَ قَدْ تَمَّتْ كَلِمَتُهُ وَنَفَذَتْ

marfat.com

حِكْمَتِهِ وَآنَ وَعْدُهُ الَّذِي وَعَدَ بِهِ مِنْ إِظْهَارِ الْبَشِيرِ النَّذِيرِ السِّرَاجِ الْمُنِيرِ ❊ الشَّافِعِ الْمُشَفَّعِ فِي الْيَوْمِ الْعَسِيرِ الَّذِي يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ ❊ صَاحِبِ الْأَمَانَةِ وَالدِّيَانَةِ وَالصِّيَانَةِ ❊ وَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ ❊ وَخِيرَةِ اللَّهِ مِنْ عِبَادِهِ وَنُورِ اللَّهِ فِي بِلَادِهِ ❊ قَدْ خَتَمَ اللَّهُ بِهِ النَّبِيِّينَ وَجَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ ❊ وَسَمَّاهُ أَحْمَدًا وَمُحَمَّدًا وَطَهَ وَيس ❊ وَأَعْطَاهُ الشَّفَاعَةَ فِي الْمُذْنِبِينَ ❊ وَنَسَخَ بِدِينِهِ وَشَرِيعَتِهِ كُلَّ دِينٍ ❊ صلى اللَّه عليه وعلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ ❊ قَالَ فَعِنْدَ ذَلِكَ ضَجَّتِ الْمَلَائِكَةُ بِالتَّسْبِيحِ وَالثَّنَاءِ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ وَفُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجِنَانِ وَأُغْلِقَتْ أَبْوَابُ النِّيرَانِ وَأَيْنَعَتْ أَشْجَارُ الْجَنَّةِ وَأَزْهَرَتْ بِالنَّبَاتَاتِ وَتَعَطَّرَتِ الْحُورُ وَالْوِلْدَانُ ❊ وَغَنَّتِ الْأَطْيَارُ بِاللُّغَاتِ وَانْدَفَقَتِ الْأَنْهَارُ بِالْخُمُورِ

marfat.com

والأعسال والألبان ❊ وترنمت الأطيار على الأغصان موحدة بتقديس الملك الرحمن ❊ وضجت الأملاك بالاستبشار بمحمد المصطفى المختار صلى الله عليه وسلم ما دام الملك لله العزيز الغفار ، ورفعت الحجب والأستار ، وتجلى لهم علام الغيوب ❊ لا إله إلا الله وحده لا شريك له كشاف الكروب ❊ قال فلما فرغ جبرائيل عليه السلام من أهل السموات أمره الله أن ينزل إلى الأرض في مائة ألف من الملائكة فيتفرقون في الأرض وعلى رؤس الجبال والجزائر والبحار وسائر الأقطار حتى بشروا أهل الأرض السابعة السفلى ومستقر الحوت فمن علم الله منه القبول ، جعله تقيا نقيا طاهرا زكيا اللهم اجعلنا من المقبولين بجاه محمد سيد

marfat.com

الْمُرْسَلِينَ صلى آلله عليه وسلم وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى الْمُصْطَفَى نَبِيِّ الرِّسَالَهْ وَبَحْرِ الْوَفَا

وَمِنْ أَعْجَبِ الْأَمْرِ هٰذَا الْخَفَا

وَهٰذَا الظُّهُورِ لِأَهْلِ الْوَفَا

وَمَا فِي الْوُجُودِ سِوَى وَاحِدٍ

وَلٰكِنْ تَكَدَّرَ لَمَّا صَفَا

وَأَصْلُ جَمِيعِ الْوَرَى نُقْطَةٌ

عَلَى عَيْنِ أَمْرٍ بَدَتْ أَحْرُفَا

وَتِلْكَ الْحُرُوفُ غَدَتْ كَلِمَةً

فَكَانَتْ مَشُوقَ الْحَشَى الْمُدْنَفَا

وَإِنْ قُلْتَ لَا شَيْءَ قُلْنَا نَعَمْ

هُوَ الْحَقُّ وَالشَّيْءُ فِيهِ آخْتَفَا

marfat.com

وإنْ قُلتَ شيئًا يَقُولُ الذى
لَهُ الْحَقَّ أَثْبَتَ كَيْفَ آنتفا

وضَجَّ الْحَسُودُ ولَمْ يَتَّئذ
ولاَمَ الْعَذُولُ وما أنْصَفاَ

وقَدْ حَالَ بَيْنَكَ يا عاذلى
وبَيْنى بأنَكَ لَنْ تَعْرِفاَ

وأَيْنَ ضُلُوعى الّتى فى لَظَى
وأَيْنَ زَفيرى الَّذى ما آنطَفَى

وأَيْنَ دُمُوعى تلْكَ الَّتى
تَسِيلُ وجَفْنى الَّذى ما غَفَا

أَلَمْ تَرَ أنَّ الْمُحِبِّينَ لاَ
يَرَوْنَ النَّعيمَ بغَيْرِ الْجَفَا

marfat.com

فَمَهْـــلاً رُوَيْدًا كَأَنِّى آمْرُؤٌ

تَرَكْتُ سَــلْوَى لِمَنْ عَنَّفَا

وَخَلَّفْتُ خَلْفِى جَمِيــعَ الْوَرَى

وَقَلْـــبِي عَلَى قَلْبِـــهِ أَشْرَفَا

وَلَمَّــا شَرِبْتُ كُؤُسَ الْهَنَـــا

وَذُقْتُ الْمُــدَامَةَ وَالْقَرْقَفَا

أُزِيلَتْ صِـفَاتِى فَلَا وَصْفَ لِى

عُيُـونِى أَضَــاءَتْ بِمَنِ آخْتَفَى

فَمَــا أَنَا إِلَّا هُيُــولُ الْوَرَى

وَلَمْعَــةُ نُورٍ مِنَ الْمُصْــطَفَى

خَلِيــلَىَّ قُومَا بِنَــا لِلْحِمَى

عَسَانَا نَرَى الْأَشْأَ الْأَهْيَفَا

marfat.com

وعُوجَا عَلَى سَفحِ تِلْكَ اللّوى
وإنْ جِئتُمَا دَارَ سَلْمَى قِفَا
فَإنِّى مَشُوقٌ كَثِيرُ الْجَوَى
عَسَى الْحُبُّ بالْوَصْلِ أنْ يَعطِفَا

وعَنْ أبِى هُرَيْرَةَ رضى ٱللهُ عنه أنه قال : سَأَلْتُ عَلِيَّ ٱبْنَ أبِى طَالِبٍ رضِىَ ٱللهُ عنه عَنْ صِفَاتِ رسول ٱللهِ صلى ٱللهُ عليه وسلم فقَالَ : اِعْلَمْ أنَّهُ رَسُولُ ربِّ الْعَالَمِينَ ❊ وقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ ❊ وسَيِّدُ جَمِيعِ الأَنْبِيَاءِ والْمُرْسَلِينَ ❊ والَّذِى كَانَ نَبِيًّا وآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ والطِّينِ ❊ رَؤُوفٌ بِالْمُؤْمِنِينَ شَفِيعٌ بِالْمُذْنِبِينَ ❊ ورَسُولٌ إلَى كَافَّةِ الْخَلْقِ أجْمَعِينَ ❊ كَمَا قَالَ ٱللهُ تَعالَى فِى كِتَابِهِ الْمُبِينِ ❊ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ ولٰكِنْ رَسُولَ ٱللهِ وخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ❊ صَاحِبُ الْحَوضِ الْمَوْرُودِ ❊ والْمَقَامِ الْمَحْمُودِ

marfat.com

وَاللِّوَاءِ الْمَعْقُودِ * وَالشَّفَاعَةِ الْعُظْمَى فِى الْيَوْمِ الْمَوْعُود إِمَامٌ هَاشِمِىٌّ وَرَسُولٌ قُرَيْشِىٌّ * وَنَبِىٌّ حَرَمِىٌّ * مَكِّىٌّ مَدَنِىٌّ أَبْطَحِىٌّ تِهَامِىٌّ * أَصْلُهُ آدَمِىٌّ * وَفَرْعُهُ نِزَارِىٌّ وَحَسَبُهُ إِبْرَاهِيمِىٌّ * وَنَسَبُهُ إِسْمَاعِيلِىٌّ * وَشَخْصُهُ عَلَوِىٌّ وَنُورُهُ قَمَرِىٌّ * وَلِسَانُهُ عَرَبِىٌّ * وَقَلْبُهُ رَحْمَانِىٌّ . وَبُقْعَتُهُ حِجَازِىٌّ . رَسُولُ الثَّقَلَيْنِ . لَا بِالطَّوِيلِ الذَّاهِبِ وَلَا بِالْقَصِيرِ الدَّانِى . أَبْيَضُ اللَّوْنِ مُشْرَبٌ بِالْحُمْرَةِ . أَقْنَى الْأَنْفِ أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ أَزَجُّ الْحَاجِبَيْنِ . أَشْعَرُ الذِّرَاعَيْنِ بَرَّاقُ الْجَبِينِ أَكْحَلُ الْمُقْلَتَيْنِ بَاسِطُ الْيَدَيْنِ عَظِيمُ الْمَنْكِبَيْنِ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ قَامَتُهُ بَيْنَ الْقَامَتَيْنِ إِذَا قَامَ مَعَ النَّاسِ أَمَّهُمْ بِالْقِيَامِ وَإِذَا مَشَى مَعَهُمْ كَأَنَّهُ سَحَابٌ مُظَلَّلٌ بِالْغَمَامِ ، عَلَيْهِ مِنَ اللهِ تَعَالَى أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ . نَبِىُّ الْحَرَمَيْنِ . صَاحِبُ قَابَ قَوْسَيْنِ نَبِىُّ الرَّحْمَةِ عَلَى الْهِمَّةِ شَفِيعُ الْأُمَّةِ

marfat.com

وَاضِحُ الْبَيَانِ فَصِيحُ اللِّسَانِ طَيِّبُ الْعِرْقِ جَمِيلُ الذِّكْرِ جَلِيلُ الْقَدْرِ حَسَنُ الْخَلْقِ جَمِيلُ الْخُلُقِ حَدِيدُ الطَّرْفَيْنِ لَا حِجَابَ لَهُ : أَجْمَلُ الْأَنَامِ حُلْوُ الْكَلَامِ مُبْدِئُ السَّلَامِ رُكْنُ الْإِسْلَامِ رَسُولُ الْمَلِكِ الْعَلَّامِ عَلَيْهِ صَلَوَاتُ ٱللَّهِ الْمَلِكِ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ❊ مُبْطِلُ الْبَدَائِعِ وَمُظْهِرُ الشَّرَائِعِ ❊ نَاسِخُ الْمِلَلِ وَفَاتِحُ الدُّوَلِ ❊ كَثِيرُ الْحَيَاءِ وَاسِعُ الصَّدْرِ دَائِمُ الْبُكَاءِ كَثِيرُ الذِّكْرِ أَمِينُ السَّمَاءِ كَاتِمُ السِّرِّ وَخَاتَمُ الرُّسُلِ جَزِيلُ الْعَطَاءِ . لَمْ تُعِبْهُ نُجْلَةٌ . وَلَمْ تُزْرِهِ صَعْلَةٌ وَأَخْبَرَ الذِّئْبُ عَنْ رِسَالَتِهِ وَالضَّبُّ عَنْ نُبُوَّتِهِ وَقَامَ الْبُرَاقُ إِجْلَالًا لِحُرْمَتِهِ حَتَّى عَادَ إِلَى أَرْكَانِهِ لِهَيْئَتِهِ وَنَبَعَ الْمَاءُ الطَّهُورُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ حَتَّى ٱحْتَاجَ الْعَسْكَرُ إِلَى مَنَافِعِهِ وَتَكَلَّمَ الْحَصَى فِي يَدِهِ وَنَطَقَ لَهُ الرَّضِيعُ نُطْقًا بِأَنَّهُ الرَّسُولُ الْمُرْتَضَى حَقًّا حَقًّا . قَائِمٌ بِأَمْرِ ٱللَّهِ مُوفٍ

marfat.com

بِوَعْدِ اللهِ مُشَمِّرٌ لِمَرْضَاةِ اللهِ مَنْصُورٌ مِنْ عِنْدِ اللهِ
سَاتِرُ الْعَوْرَاتِ وَغَافِرُ الْعَثَرَاتِ قَامِعُ الشَّهَوَاتِ كَاتِمُ
الْمُصِيبَاتِ ※ صَوَّامُ النَّهَارِ قَوَّامُ اللَّيْلِ نَاصِرُ الْبَرَرَةِ
وَوَاكِسُ الْكَفَرَةِ وَقَاتِلُ الْخَوَارِجِ وَالْفَجَرَةِ وَكَانَ سَهْلاً
عِنْدَ الْمُصَافَحَةِ ※ عَدْلاً عِنْدَ الْمُقَاسَمَةِ ※ سَبَّاقاً عِنْدَ الْمُعَامَلَةِ
شُجَاعاً عِنْدَ الْمُقَاتَلَةِ مُفَلَّجَ الثَّنَايَا قَلِيلَ الضَّحِكِ كَثِيرَ
التَّبَسُّمِ قَلِيلَ التَّنَعُّمِ شَجِيَّ التَّرَنُّمِ مُشْخِصَ التَّقَدُّمِ ※ مُحَجَّ
الْقَوْلِ رَزِينَ الْعَقْلِ عَفِيفَ النَّفْسِ مُدَوَّرَ الْوَجْهِ أَجْعَدَ
الشَّعْرِ سَوَادُهُ كَاللَّيْلِ الْبَهِيمِ ※ وَشَعْرُهُ نَازِلٌ مُسَرَّحٌ
مُتَّصِلٌ إِلَى شَحْمَتَيْ أُذُنَيْهِ إِذَا وُفِّرَ وَلَهُ شَعْرَتَانِ فِي جَسَدِهِ
كَأَنَّهُمَا الْمِسْكُ الْأَذْفَرُ وَلَيْسَ فِي جَسَدِهِ سِوَاهُمَا
صلى آلله عليه وسلم ※ أَطْيَبُ النَّاسِ رِيحًا وَأَسْمَحُ النَّاسِ
كَفًّا وَإِذَا سَلَّمَ عَلَيْهِ أَحَدٌ أَوْ صَافَحَهُ وَجَدَ فِي كَفِّهِ رَائِحَةَ

marfat.com

الْفِرْدَوْسِ إِلَى ثَلَاثَةِ أَيَامٍ بِلَيَالِيهَا ؛ وَإِذَا رَأَيْتَهُ جَالِسًا فِى صَحْنِ الْمَسْجِدِ كَأَنَّهُ الْبَدْرُ الْمُنِيرُ قَدْ طَلَعَ فِى لَيْلَةِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ وَجَبِينُهُ يَتَلَأْلَأُ نُورًا بِنُورِ النُّبُوَّةِ ❊ كَمَا يَتَلَأْلَأُ الْقَمَرُ لَيْلَةَ الْبَدْرِ جَعَلَهُ اللهُ رَسُولًا كَرِيمًا قَسِيمًا وَسِيمًا ❊ وَفِى عَيْنَيْهِ دَعَجٌ وَشَفَتَاهُ يَسْطَعُ مِنْهُمَا النُّورُ ❊ وَبَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ مَكْتُوبٌ فِيهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم اسْمُهُ فِى الدُّنْيَا مُحَمَّدٌ لِأَنَّهُ مَحْمُودٌ عِنْدَ اللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَاسْمُهُ نَذِيرٌ لِأَنَّهُ يُنْذِرُ مِنَ النَّارِ وَاسْمُهُ بَشِيرٌ لِأَنَّهُ يُبَشِّرُ بِالْجَنَّةِ وَاسْمُهُ سِرَاجٌ لِأَنَّهُ سِرَاجٌ لِأُمَّتِهِ وَاسْمُهُ الْمُرْتَضَى لِأَنَّ اللهَ تَعَالَى يُرْضِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُشَفِّعُهُ فِى أُمَّتِهِ وَأَنْزَلَ الْقُرْآنَ الْعَظِيمَ عَلَيْهِ أَظْهَرَ الْإِسْلَامَ وَنَصَحَ أُمَّتَهُ وَعَبَدَ رَبَّهُ حَتَّى أَتَاهُ الْيَقِينُ ❊ وَكَانَ لَهُ صلى الله عليه وسلم مِنْ الْعُمْرِ ثَلَاثٌ وَسِتُّونَ سَنَةً

marfat.com

وَكَانَ أَطْوَعَ الْأَنْبِيَاءِ لِلّٰهِ تَعَالَى وَكَانَ مَوْلِدُهُ لَيْلَةَ الاثْنَيْنِ لاثْنَتَيْ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ شَهْرِ رَبِيعِ الْأَوَّلِ قَدْ أَظْهَرَ ٱللّٰهُ عَلَى يَدَيْهِ الْمُعْجِزَاتِ الْبَاهِرَاتِ لِأَنَّ هٰذِهِ لَا تَكُونُ إِلَّا لِنَبِيٍّ مُرْسَلٍ إِلَى كَافَّةِ النَّاسِ وَالْخَلْقِ أَجْمَعِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا حَتَّى تَنَالُوا جَنَّةً وَنَعِيمًا

صَلُّوا عَلَى الْمُخْتَارِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ

مُحَمَّدٌ بِالْعَهْدِ كَانَ وَفِيًّا

أَبْدَأُ بِمَدْحِ الْهَاشِمِيِّ الْمُمَجَّدَا

طٰهٰ الَّذِي بِالنَّصْرِ كَانَ مُؤَيَّدَا

هٰذَا رَسُولُ ٱللّٰهِ هٰذَا مُحَمَّدٌ

مِنْ قَبْلِ خَلْقِ الْكَوْنِ كَانَ نَبِيًّا

marfat.com

هٰـذَا الَّذى قَدْ حَنْ جِـذْعٌ إِلَيْـه

وَٱنقَـادَت ٱلْأَشْجارُ شَوْقًا إِلَيْـه

هٰـذَا الَّذى نُورُ الْجَـلَال عَلَيْـه

هٰـذَا الَّذى بِالْفَضْـل أَضْحَى عَلِيّـا

يَا أَحْمَــد الْمُخْتَـار إِنَّكَ تَدْرى

الذَّنب يَا مَوْلَاىَ أَثْقَـلَ ظَهْـرى

يَا سَيِّدَ الرُّسْـل تَشَفَّعْ بِوِزْرى

كَيْلَا أَكُنْ فى الْحَشْر عَبْدًا شَقِيًّا

وَٱعْلَمْ يَا أَخِى أَنَّ الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِىِّ صلى الله عليه وسلم أَفْضَلُ مِن عِتْقِ الرِّقَاب ❁ وَذٰلِكَ أَنَّ رَجُلًا صَنَعَ وَلِيمَةً وَدَعَى النَّبِىَّ صلى ٱلله عليه وسلم فَأَجَابَهُ وَخَرَجَ مَعَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ نَحْوَ الْبَيْتِ الَّذى دَعَاهُ فَتَبِعَهُ صَاحِبُ الْوَلِيمَةِ وَعَدَّ خَطَوَاتِ مَشْيِهِ فَبَلَغَتْ مِائَةُ خَطْوَة فَأَعْتَقَ صَاحِبُ الْوَلِيمَة مِائَة

marfat.com

رَقَبَة فَقَالَ الصَّحَابَةُ رِضْوَانُ ٱللهِ تعالى عَلَيْهِمْ أجْمَعين قَدْ نَالَ هٰذَا الرَّجُلُ خَيْرًا كَثِيرًا فقال صلى الله عليه وسلم إنَّ الصَّلَاةَ عَلَيَّ أفْضَلُ مِنْ عِتْقِ الرِّقَابِ ❊ وَرَوَى مُسْلِمٌ فى صَحِيحه عن أبِى هُرَيْرَةَ رَضِىَ ٱللهُ عنه أنه قال: قَالَ رسولُ ٱللهِ صلى ٱلله عليه وسلم ❊ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحدَةً صَلَّى ٱللهُ عَلَيْهِ بِهَا عشرًا وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ عشرًا صلَّى ٱللهُ عَلَيْهِ بها مائةً وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ مائةً صَلَّى ٱللهُ عَلَيْهِ بِهَا أَلْفًا وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ أَلْفًا زَاحَمَ كَتِفُهُ كَتِفِى عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ صلى الله عليه وسلم وَشَرَّفَ وَعَظَّمَ وعنه صلى الله عليه وسلم أنه قال رَغِمَ أَنْفُ رَجُل ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ؛ وَعن عَائشَةَ رضِى ٱلله عنها وعَنْ أَبِيهَا أنها قالَتْ: كُنْتُ أَخِيطُ فى السَّحَرِ ثَوْبًا لِرسولِ ٱللهِ صلى ٱلله عليه وسلم فَانطَفأَ الْمِصْبَاحُ وَسَقَطَتِ الإبْرَةُ مِنْ يدِى فَدَخَلَ عَلَيَّ

marfat.com

رسولُ ٱللهِ صلى ٱلله عليهِ وسلم فأضاءَ البيتُ مِنْ نُورِ وَجْهِهِ فوجدتُ الإبرةَ فقلتُ لهُ ما أشدَّ ضياءَ وَجْهِكَ يا رسولَ ٱللهِ فقال صلى ٱلله عليهِ وسلم الوَيْلُ ثُمَّ الوَيْلُ لِمَنْ لم يَرَنِى يومَ القيامةِ ؛ فقلتُ : حبيبى ومَن الَّذى لم يرَكَ ؟ قالَ : البخيلُ ؛ فقلتُ : حبيبى ومَنِ البخيلُ ؟ قالَ الَّذى ذُكرتُ عندهُ فلم يُصلِّ عَلَىَّ

صَلُّوا عَلَيْـــه وَسَلِّمُوا تَسْلِيمَا
حَتَّى تَنَالُوا جَنَّـــةً وَنَعِيمَا

صَلِّ يَا رَبِّ عَلَى دُرِّ المَصُونْ
أَحْمَدَ الهَـادِى جِلَا كُلِّ العُيُونْ

يَا رَسُولًا قَدْ عَلَا فَوْقَ العُــلَا
وَثَنَاهَا العَصْرَ فِيـــهِ وَحَـلَا

خَصَّهُ ٱللّٰهُ بِقُرْبٍ وَعُلَا

وَجَمَالٍ جَلَّ ذَاتٍ وَسَنَا

يا عَظِيمَ الجَاهِ عَبْدًا قَدْ أَتَى

خَائِفًا مِنْ سُوءِ فِعْلٍ ثَبَتَا

فَٱحْمِهِ وَٱشْفَعْ بِهِ مِمَّا عَتَا

يَوْمَ لَا مَالٌ وَلَا يَنْفَعُ بَنُونْ

يا شَفِيعَ الخَلْقِ فِى يَوْمِ الْوَعِيدْ

إِنَّ وِزْرِى زَادَ وَالْأَمْرُ شَدِيدْ

كُنْ مُغِيثًا لِى فَقَلْبِى فِى وَعِيدْ

وَأَجِرْ ضَيْفَكَ مِنْ رَيْبِ الْمَنُونْ

يا رَسُولَ ٱللّٰهِ أَنْجِدْ يا أَمِينْ

يا شَفِيعًا فِى غَدٍ لِلْمُذْنِبِينْ

marfat.com

يا حَبيبي إنّ لى قَلبًا حَزين

يا مَلاذًا لاذ فيه الخائِفُون

قالَ بَعضُ العُلَمَاء رضى الله عنه : مَنْ قَرَأَ مَوْلِدَ النَّبيِّ صلى الله عليهِ وسلم فى مَنْزِلٍ حفت المَلائِكةُ ذلكَ المَنزِلِ سَنَةً كامِلَةً إلَى ذٰلكَ اليَوْمِ الَّذى قُرِئَ فِيهِ مَولِدُ النَّبيِّ صلى الله عليهِ وسلم ؛ وَرُوِىَ عن أبى الحَسَنِ عَلِي ابن أبى طالِبٍ رضِى الله عنه أنه قال إنَّ الدُّعَاءَ لَا يَصْعَدُ إلَى السَّماء وَلَا يَنزِلُ إلى الأَرْضِ حَتَّى تُصَلِّيَ عَلَى نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم ؛ قالَتْ آمِنَةُ لمَّا حَمَلْتُ بِحَبيبى مُحَمَّدٍ صلى الله عليهِ وسلم فى أوَّل شَهرٍ من حَمْلِى وَهُوَ شَهْرُ رَجَب الأَصَمِّ بَينَما أنا ذاتَ لَيلَةٍ في لَذَّةِ المَنَامِ ❊ إذْ دَخَلَ عَلَىَّ رَجُلٌ مَليحُ الوَجْهِ طَيِّبُ الرَّائحَة وَأنوارُهُ لَائحَةٌ ❊ وَهُوَ يَقولُ مَرحَبا بكَ يا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَهُ مَنْ أنتَ ؟ قالَ أنا

آدم أبو البشر ❊ قلت له ما تريد : قال أبشري يا آمنة فقد حملت بسيد البشر ونخر ربيعة ومضر ❊ ولما كان الشهر الثاني دخل على رجل وهو يقول السلام عليك يا رسول الله قلت له من أنت قال أنا شيث قلت له ما تريد قال أبشري يا آمنة فقد حملت بصاحب التأويل والحديث ❊ ولما كان الشهر الثالث دخل على رجل وهو يقول السلام عليك يا نبي الله قلت له من أنت قال أنا إدريس ؛ قلت ما تريد قال أبشري يا آمنة فقد حملت بالنبي الرئيس ❊ ولما كان الشهر الرابع دخل على رجل وهو يقول السلام عليك يا حبيب الله قلت له من أنت قال أنا نوح ؛ قلت له ما تريد قال أبشري يا آمنة فقد حملت بصاحب النصر والفتوح ❊ ولما كان الشهر الخامس دخل على رجل وهو يقول السلام عليك

marfat.com

يا صفوة الله قلت له من أنت قال أنا هود ؛ قلت ما تريد قال أبشري يا آمنة فقد حملت بصاحب الشفاعة العظمى في اليوم الموعود ❊ ولما كان الشهر السادس دخل على رجل وهو يقول السلام عليك يا رحمة الله قلت له من أنت قال أنا إبراهيم الخليل ❊ قلت له ما تريد قال أبشري يا آمنة فقد حملت بالنبي الجليل ❊ ولما كان الشهر السابع دخل على رجل وهو يقول السلام عليك يامن اختاره الله قلت له من أنت قال أنا إسماعيل الذبيح ❊ قلت له ما تريد قال أبشري يا آمنة فقد حملت بالنبي الرجيح المليح ❊ ولما كان الشهر الثامن دخل على رجل وهو يقول السلام عليك ياخيرة الله ؛ فقلت له من أنت قال أنا موسى بن عمران ❊ قلت له ما تريد قال أبشري يا آمنة فقد حملت بمن ينزل عليه القرآن ❊ ولما كان

الشَّهْرُ التَّاسِعُ دَخَلَ عَلَىَّ رَجُلٌ وَهُوَ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَاخَاتِمَ رُسُلِ آللهِ دَنَى الْقُرْبُ مِنْكَ يَا رَسُولَ آللهِ قُلْتُ لَهُ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ❊ قُلْتُ لَهُ مَا تُرِيدُ قَالَ أَبْشِرِى يَا آمِنَةُ فَقَدْ حَمَلْتِ بِالنَّبِىِّ الْمُكَرَّمِ وَالرَّسُولِ الْمُعَظَّمِ ❊ صلى آلله عليهِ وسلم ❊ وَزَالَ عَنْكِ الْبُؤْسُ وَالْعَنَا وَالسُّقْمُ وَالْأَلَمْ

يا آمِنَهُ بُشْراكِى سُبْحَانَ مَنْ أَعْطَاكِى
بِحَمْلِكِ مُحَمَّدًا رَبُّ السَّمَا هَنَّاكِ
بِالْمُصْطَفَى سَعْدُكِ غَلَبْ لَمَّا حَمَلْتِ فِى رَجَبْ
وَمَا تَرَيْنَ مِنْهُ تَعَبْ ، هٰذَا نَبِىٌّ زَاكِى
شَعْبَانُ شَهْرُ الثَّانِى بِهِ النَّبِى الْعَدْنَانِى
الثَّالِثُ رَمَضَانُ وَرَبُّكِ أَعْطَاكِ

شَــوّالُ جَاكِ مُسْعِدَا بِحَمْلِكِ مُحَمَّـدَا
وَمَا تَرِينَ مِنْـهُ رَدَا ضَاءَتْ لَكِ دُنْيَاكِ

ذُو القعدةُ أتاكِ بالوَفَا وشرَّفَكِ بالمُصْطَفَى
ورَبُّكِ عَنْكِ عَفَـا وخَصَّكِ وحَمَـاكِ

ذُو الحِجَّة سَادِسُ شَهْرِكِ لَمَّـا حَمَلْتِ بالزَّكى
يَا آمِنَــةُ يَا بَخْتَكِي ورَبُّكِ عَلَاكِ

جَاءَ المُحَرَّمُ بالهَنَـا والقُرْبُ مِنْـهُ قَدْ دَنَا
ومَا تَرِينَ مِنْــهُ عَنَـا هَـذَا نَبِيٌّ زَاكِي

وفِي صَفَرْ يَأْتِي الخَبَرْ بِذِي النَّبِيِّ المُفْتَخَرْ
مِنْ أجْلِهِ انْشَقَّ القَمَرْ نُورٌ بِهِ يَكْفَاكِ

وفِي رَبِيعِ الأَوَّلِ وُلِدَ النَّبِيُّ المُرْسَــل
يَا آمِنَـهْ تَجَمَّــلِي لِتَحْمَدِي مَوْلَاكِي

marfat.com

فِي لَيْـلَةِ الإِثْنَـــيْنِ ؛ وُلِدَ النَّبِيُّ الزَّيْنِ
أَحْمَدُ كَحِيلُ الْعَيْنِ ؛ مِنْ أَصْلِ نَسْلٍ زَاكِى
وُلِدَ النَّبِىُّ مَخْتُونَا ، مُكَحَّلًا مَدْهُونَا
وَحَاجِبٌ مَقْــرُونَا ؛ وَحُسْنُهُ وَافَاكِى
هٰــذَا نَبِىُّ الْأُمَّة ؛ قَدْ جَاءَنَا بِالرَّحْمَة
نَسْكُنْ بِفَضْلِهِ الْجَنَّـه ، رَغْمًا عَلَى أَعْدَاكِى
يَا رَبُّ يَا غَفَّار ؛ اغْفِرْ لِذِى الْحُضَّار
بِالسَّادَةِ الْأَبْرَار ؛ وَالْهَاشِمِىِّ الزَّاكِى

وَقِيلَ إِنَّ آمِنَةَ لَمَّا وَضَعَتْ مُحَمَّدًا صلى الله عليه وسلم لَمْ يَبْقَ حَبْرٌ مِنْ أَحْبَارِ الْيَهُودِ إِلَّا وَعَلِمَ بِمَوْلِدِهِ صلى الله عليه وسلم وذلك أَنه كَانَ عِنْدَهُمْ جُبَّةُ صُوفٍ مَصْبُوغَة بِدَمِ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانُوا يَجِدُونَ عِنْدَهُمْ مَكْتُوبًا فِى الْكُتُبِ أَنَّهُ إِذَا قَطَرَتْ تِلْكَ الْجُبَّةُ دَمًا

marfat.com

فإنه يكون قد ولد لعبد الله بن عبد المطلب المولود وأن يكون ذلك المولود سببا لتعطيل أديانهم فلما قطرت الجبة دما علموا بمولده صلى الله عليه وسلم فأجمعوا أمرهم على كيده وأرسلوا إلى البلدان ليعلم بعضهم بعضا ولم يعلموا أن الله قد جعل كيدهم في تضليل ❊ وجعل دين الإسلام قائما بهيا ؛ ودين أهل الكفر منكوسا رديا ❊ قال الراوي فلما هبت نسمات القبول والإيمان ❊ فأول من نشقه سلمان فهجر الأوطان ؛ وجاء من فارس لرؤية سيد الأكوان وأقر بالوحدانية للملك الرحمن فأدرك من الله ما تمنى وما خاب سعيه ولا تعنى لقوله صلى الله عليه وسلم سلمان منا ❊ ولما هب النسيم بأرض الروم نشقه المزكوم ورحم به المرحوم ❊ فأول من نشقه بلا شك ولا ريب سيد أهل الروم صهيب

فجاء منقاد الزمام إلى الإسلام ❊ وفاز برؤية خير الأنام ❊ ونال بصحبته كل القصد والمرام ❊ ولما هب النسيم بأرض اليمن فأول من نشقه أويس القرنى في السر والعلن ، فبذل نفسه للمصطفى وآمن به على بعد الوطن ، وأثنى عليه النبي المؤتمن بقوله صلى الله عليه وسلم : إني لأجد نفس الرحمن من قبل اليمن ❊ وما كفاه هذا الوصف الأزهر حتى خرج له المنشور ببلوغ الوطر بقول المصطفى وسيد البشر لثاني الخلفاء سيدنا عمر إذا رأيت أويس القرنى فسلم عليه يا عمر واطلب منه أن يستغفر لك فإنه يشفع في مثل ربيعة ومضر ولما هب النسيم على بلاد الحبشة فأول من نشقه بلال بن حمامة الحبشى فجذبته عناية التوفيق بالتصديق إلى الإيمان ❊ فأعلن بالأذان وصار شاويشا لدين

الإِسْلَامِ ۞ وَنَشَرَ لِلْمُصْطَفَى الرَّايَاتِ وَالْأَعْلَامَ فَخَصَّهُ النَّبِيُّ التِّهَامِيُّ الشَّامِي ۞ بِأَنْ قَالَ لَهُ يَا بِلَالُ أَنْتَ تَنْشُرُ لِلدِّينِ أَعْلَامِي وَتَرْفَعُ بِهَا قَدْرِي وَمَقَامِي ۞ فَلِأَجْلِ ذَلِكَ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ إِلَّا وَسَمِعْتُ خَشْخَشَةَ نَعْلَيْكَ قُدَّامِي ۞ وَلَمَّا هَبَّ النَّسِيمُ الْغَامِرُ نَشَقَهُ مِنْ أَرْضِ الْيَمَنِ ۞ عَامِرٌ فَاهْتَدَى إِلَى الْإِسْلَامِ ۞ بَعْدَ عِبَادَةِ الْأَصْنَامِ وَفَازَ بِتَقْبِيلِ أَقْدَامِ سَيِّدِ الْأَنَامِ وَمَاتَ عَلَى مَحَبَّتِهِ مَوْتَ الْكِرَامِ ۞ وَقِصَّتُهُ تُحَيِّرُ الْعُقُولَ وَالْأَفْهَامَ ، وَذَلِكَ أَنَّهُ لَمَّا كَانَ لِعَامِرٍ صَنَمًا مِنَ الْأَصْنَامِ وَكَانَ لَهُ بِنْتٌ مُبْتَلِيَةٌ بِالْقُولَنْجِ وَالْجُذَامِ ۞ وَكَانَتْ مُقْعَدَةً فَلَا تَسْتَطِيعُ النُّهُوضَ وَالْقِيَامَ ۞ وَكَانَ عَامِرٌ يَنْصِبُ الصَّنَمَ وَيَضَعُ ابْنَتَهُ أَمَامَهُ وَيَقُولُ هَذِهِ ابْنَتِي سَقِيمَةٌ فَدَاوِهَا وَإِنْ كَانَ عِنْدَكَ شِفَاءٌ فَاشْفِهَا مِنْ بَلَائِهَا وَعَافِهَا وَأَقَامَ عَلَى ذَلِكَ سِنِينَ كَثِيرَةً وَهُوَ يَطْلُبُ مِنَ

marfat.com

الصَّنَم حَاجَتَهُ فَلَمْ يَقْضِهَا لَهُ فَلَمَّا هَبَّتْ نَسَمَاتُ الْعِنَايَاتِ بِالتَّوْفِيقِ وَالْهِدَايَاتِ قَالَ عَامِرٌ لِزَوْجَتِهِ إِلَى مَتَى نَعْبُدُ هٰذَا الْحَجَرَ الْأَصَمَّ الْأَبْكَمَ الَّذِى لَا يَنْطِقُ وَلَا يَتَكَلَّمُ وَمَا أَظُنُّ أَنَّنَا عَلَى دِينٍ أَقْوَمَ . قَالَتْ لَهُ زَوْجَتُهُ آسْلُكْ بِنَا سَبِيلًا عَسَى أَنْ نَرَى إِلَى الْحَقِّ دَلِيلًا فَلَا بُدَّ لِهٰذِهِ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ مِنْ إِلٰهٍ وَاحِدٍ خَالِقٍ * قَالَ فَبَيْنَمَا هُمَا عَلَى سَطْحِ دَارِهِمَا إِذْ شَاهَدَا نُورًا قَدْ طَبَقَ الآفَاقَ وَمَلَأَ الْوُجُودَ بِالضِّيَاءِ وَالْإِشْرَاقِ * ثُمَّ كَشَفَ ٱللهُ عَنْ أَبْصَارِهِمَا مِنْ بَعْدِ ظُلْمَتِهِمَا لِيَنْتَبِهَا مِنْ نَوْمِ غَفْلَتِهِمَا فَرَأَيَا الْمَلَائِكَةَ قَدِ آصْطَفَّتْ وَبِالْبَيْتِ قَدْ حَفَّتْ وَرَأَيَا الْجِبَالَ سَاجِدَةً وَالْأَرْضَ هَامِدَةً وَالْأَشْجَارَ قَدْ تَمَايَلَتْ * وَالْأَفْرَاحَ قَدْ تَكَامَلَتْ وَسَمِعَا مُنَادِيًا يُنَادِى ؛ قَدْ وُلِدَ النَّبِيُّ الْهَادِى ثُمَّ نَظَرَا إِلَى الصَّنَمِ بِالنَّظَرِ فَرَأَيَاهُ مَنْكُوسًا وَقَدْ عَلَتْهُ

الذلة ووافت عليه العكوسا قال عامر لزوجته ما الخبر ❊ قالت انظر إلى الصنم بالنظر فسمعاه يقول ألا وإن النبأ العظيم قد ظهر ❊ وولد من شرف الكون وافتخر وهو النبي المنتظر الذى يخاطبه الشجر والحجر وينشق له القمر ❊ وهو سيد ربيعة ومضر ❊ فقال لزوجته أتسمعين ما يقول هذا الحجر فقالت اسأله ما اسم هذا المولود الذى نور الله به الوجود ❊ وشرف به الآباء والجدود فقال أيها الهاتف الموزود ❊ المتكلم على لسان هذا الحجر الجلمود الذى نطق فى هذا اليوم الموعود ما اسم هذا المولود ❊ فقال اسمه محمد المصطفى ابن زمزم والصفا ❊ أرضه تهامه ؛ بين كتفيه علامه ❊ إذا مشى تظلله غمامه ❊ صلى الله عليه وسلم إلى يوم القيامه ❊ ثم قال عامر لزوجته اخرجى

marfat.com

بِنَا فِى طَلَبِهِ لِنَهْتَدِى إِلَى الْحَقِّ بِسَبَبِهِ وَكَانَتِ ابْنَتُهُ السَّقِيمَةُ فِى أَسْفَلِ الدَّارِ مَطْرُوحَةً مُقِيمَةً ❊ فَلَمْ يَشْعُرَا بِهَا إِلَّا وَهِىَ عَلَى السَّطْحِ قَائِمَةٌ فَقَالَ لَهَا أَبُوهَا يَا ابْنَتِى أَيْنَ الْمُلْكُ الَّذِى كُنْتِ تَجِدِيهِ وَأَيْنَ سَهَرُكِ الَّذِى كُنْتِ تُوَاصِلِيهِ فَقَالَتْ يَا أَبَتِ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمَةٌ فِى طِيبِ أَحْلَامِى إِذْ رَأَيْتُ نُورًا أَمَامِى وَشَخْصًا قَدْ أَتَانِى فَقُلْتُ مَا هٰذَا النُّورُ الَّذِى أَرَاهُ وَالشَّخْصُ الَّذِى أَشْرَقَ عَلَىَّ نُورُ سَنَاهُ فَقِيلَ لِمَا هٰذَا نُورُ وَلَدِ عَدْنَانَ الَّذِى تَعَطَّرَتْ بِهِ الْأَكْوَانُ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِى عَنِ اسْمِهِ الْمُمَجَّدِ ❊ فَقَالَ اسْمُهُ أَحْمَدُ وَمُحَمَّدٌ يَرْحَمُ الْعَانِى وَيَعْفُو عَنِ الْجَانِى فَقُلْتُ وَمَا دِينُهُ فَقَالَ حَنِيفِىٌّ رَبَّانِىٌّ ❊ فَقُلْتُ مَا اسْمُ نَسَبِهِ ❊ فَقَالَ قُرَيْشِىٌّ عَدْنَانِى ❊ فَقُلْتُ لِمَنْ يَعْبُدُ ❊ قَالَ لِلْمُهَيْمِنِ الصَّمَدَانِى ❊ فَقُلْتُ وَمَا أَنْتَ ؟ فَقَالَ أَنَا مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ الَّذِينَ شُرِّفُوا بِجَمَالِهِ

marfat.com

النُّورَانِى ❊ فَقُلْتُ أَمَا تَنْظُرُ إِلَى مَا أَنَا فِيهِ مِنَ الأَلَمِ وَأَنْتَ تَرَانِى ❊ فَقَالَ تَوَسَّلِى بِهِ فَقَدْ قَالَ رَبُّهُ الْقَدِيمُ الدَّانِى ❊ قَدْ أَوْدَعْتُ فِيهِ سِرِّى وَبُرْهَانِى ❊ لَأُفَرِّجَنَّ بِهِ عَمَّنْ دَعَانِى وَلَأُشَفِّعَنَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَنْ عَصَانِى ❊ فَمَدَدْتُ يَدَىَّ وَبَنَانِى وَدَعَوْتُ اللّٰهَ مِنْ خَالِصِ جَنَانِى ❊ ثُمَّ مَرَرْتُ بِيَدِى عَلَى وَجْهِى وَأَبْدَانِى فَاسْتَيْقَظْتُ وَأَنَا صَحِيحَةٌ قَوِيَّةٌ كَمَا تَرَانِى ❊ قَالَ عَامِرٌ لِزَوْجَتِهِ إِنَّ لِهٰذَا الْمَوْلُودِ سِرًّا وَبُرْهَانًا ❊ وَلَقَدْ رَأَيْنَا مِنْ آيَاتِهِ عَجَبًا فَلَأَقْطَعَنَّ فِى مَحَبَّتِهِ أَوْدِيَةً وَرُبًا فَسَارُوا مُجِدِّينَ وَلِمَكَّةَ قَاصِدِينَ ❊ إِلَى أَنْ وَصَلُوا إِلَيْهَا وَقَدِمُوا عَلَيْهَا فَسَأَلُوا عَنْ دَارِ أُمِّهِ آمِنَةَ وَطَرَقُوا عَلَيْهَا الْبَابَ ❊ فَبَادَرَتْ بِالْجَوَابِ ❊ فَقَالُوا لَهَا أَرِينَا جَمَالَ هٰذَا الْمَوْلُودِ ❊ الَّذِى نَوَّرَ اللّٰهُ بِهِ الْوُجُودَ وَشَرَّفَ بِهِ الآبَاءَ وَالْجُدُودَ ❊

marfat.com

فَقَالَتْ لَنْ أُخْرِجَهُ لَكُمْ فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْهِ مِنَ الْيَهُودِ ❊ فَقَالُوا نَحْنُ قَدْ فَارَقْنَا فِي حُبِّهِ أَوْطَانَنَا وَتَرَكْنَا دِينَنَا وَأَدْيَانَنَا لِنَرَى جَمَالَ هٰذَا الْحَبِيبِ الَّذِي مَنْ قَصَدَهُ لَا يَخِيبُ فَقَالَتْ إِنْ كَانَ وَلَا بُدَّ لَكُمْ مِنْ رُؤْيَاهُ فَأَمْهِلُوا وَاصْبِرُوا عَلَى سَاعَةً وَلَا تَعْجَلُوا ❊ ثُمَّ إِنَّهَا غَابَتْ سَاعَةً وَقَالَتْ لَهُمْ ادْخُلُوا فَدَخَلُوا فِي الْبَيْتِ الَّذِي فِيهِ النَّبِيُّ الْمُكَرَّمُ وَالرَّسُولُ الْمُعَظَّمُ صلى ٱللّٰه عليه وسلم ❊ فَلَمَّا رَأَوْا أَنْوَارَ الْحَبِيبِ ذُهِلُوا وَهَلَّلُوا وَكَبَّرُوا ثُمَّ كَشَفُوا عَنْ وَجْهِهِ الْغِطَاءَ فَأَشْرَقَ نُورُ ضِيَائِهِ إِلَى السَّمَاءِ وَطَلَعَ عَمُودٌ مِنْ نُورِ وَجْهِهِ إِلَى السَّمَاءِ فَصَاحُوا وَشَهِقُوا وَكَادُوا أَنْ يَزْهَقُوا ثُمَّ قَبَّلُوا أَقْدَامَهُ وَانْكَبُّوا عَلَيْهِ أَسْلَمُوا عَلَى يَدَيْهِ صلى ٱللّٰه عليه وسلم مَا تَرَضَّى مَرَضٌ عَلَى صَاحِبِهِ وَخَتَنِيهِ ❊ ثُمَّ قَالَتْ لَهُمْ آمِنَةُ أَسْرِعُوا الْخُرُوجَ فَإِنَّ جَدَّهُ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ قَلَّدَنِي الْأَمَانَةَ

أَنْ أُخْفِيَهُ عَنْ أَعْيُنِ النَّاسِ وَاكْتُمَ شَأْنَهُ ❊ فَخَرَجُوا مِنْ عِنْدِ الْحَبِيبِ وَفِي قُلُوبِهِمْ نَارٌ وَلَهِيبٌ ❊ ثُمَّ وَضَعَ عَامِرٌ يَدَهُ عَلَى قَلْبِهِ وَقَدْ غَابَ عَنْ عَقْلِهِ وَلُبِّهِ ثُمَّ صَاحَ وَقَالَ رُدُّونِي إِلَى بَيْتِ آمِنَةَ وَاسْأَلُوهَا أَنْ تُرِيَنِي جَمَالَهُ ثَانِيًا فَرَجَعُوا إِلَى بَيْتِ آمِنَةَ فَدَخَلُوا فَلَمَّا رَآهُ بَادَرَ إِلَيْهِ وَانْكَبَّ عَلَى قَدَمَيْهِ ثُمَّ شَهَقَ عَامِرٌ شَهْقَةً وَمَاتَ مِنْ وَقْتِهِ فَعَجَّلَ اللهُ بِرُوحِهِ إِلَى الْجَنَّةِ ❊ فَوَاللهِ هٰذِهِ أَحْوَالُ الْمُحِبِّينَ وَالْعَاشِقِينَ ❊ وَهٰذِهِ وَاللهِ صِفَاتُ الصَّادِقِينَ فَيَا أَيُّهَا اللَّبِيبُ اسْمَعْ صِفَاتِ هٰذَا الْحَبِيبِ الَّذِي مَلَأَ الْكَوْنَ عِزًّا وَجَمَالًا وَأَضْحَى نُورُهُ فِي الْآفَاقِ يَتَلَالَا

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمَا

حَتَّى تَنَالُوا جَنَّةً وَنَعِيمَا

يا رَاحَةَ الأَرْوَاحِ طَابَتْ بِكُمْ أفرَاحِى
أنْوَارُكُمْ لَوْ لَاحتْ تغْنى عَنِ المِصْباحِ
الهَاشِمِى التِّهَامى ، مَبْعُوثُ للأَنَام
صَلَّى عَلَيْه مَدَامى ؛ تَلْقَ مِنْهُ الفَلَاحى
السَّيِّدُ المُخْتَار خُلَاصَةُ الأَخْيَار
بِاللَّيْل وَالنَّهَارْ صَلِّ عَلَيْه يا صَاحى
مِنْ بَعْدِهِ الشَّفِيق أبِى بَكْرٍ الصِّدِّيق
مَنْ فَازَ بالتَّصْدِيق لِصَاحِبِ الأنجَاحى
الثَّانى الفَارُوق ؛ مُجْرِى الحُقُوقْ
قَدْ طَهَّرَ الطُّرُوق : بَعْدَ السُّلَاحى
ثَالِثُهُمْ ذُو النُّورَيْنْ عُثْمان قُرَّةَ العين
صِهْرُ التِّهَامى الزَّيْن مَنْ فَاقَ عَلَى المِصْبَاحى

marfat.com

والرّابعُ الوَلى يُكَنّى بالرّضى
سيّدُنا علی ؛ لبَاب خيبرَ دَاحی
أشبالُهُ السّبطَينِ ؛ الحَسَنْ والحُسَينِ
وَالزهرةُ عينُ العينِ ؛ كريمَةُ النّصَاحِى
وَالطَّلحَةُ وَالزُّبيرْ ، من وُصفا بالخيرْ
فبهم يزُولُ الضّيرْ ؛ وَتكثُرُ الأفرَاحى
وَالسّعدُ وَالسّعيدُ ، وَآبنُ عَوف المجيدُ
لا سيّما الرّشيدُ ؛ عبيدَةُ الجرّاحی
يا رَبّ بالآيات ؛ بسيّد السّادَاتِ
أدخِلنَا فی الجَنّات ؛ يامَنْ هُوَ المنّاحی
يا رَبّ بالقُرْآن ؛ بسيّد الأكْوان
أدخِلنَا فی الجنَانِ ؛ يا مَنْ هُوَ الفتّاحی

marfat.com

قَالَ الْوَاقِدِيُّ رَحِمَهُ ٱللهُ لَمَّا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَبِيعٍ الْأَوَّلِ ❊ حَصَلَ لِأُمِّهِ مِنْهُ السُّرُورُ وَالْهَنَا ❊ وَفِى اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ بُشِّرَتْ بِنَيْلِ الْمُنَى ❊ وَفِى اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ قِيلَ لِآمِنَةَ يَا آمِنَةُ حَانَ وَقْتُ مَنْ يَقُومُ بِحَمْدِنَا وَبِشُكْرِنَا ❊ وَفِى اللَّيْلَةِ الرَّابِعَةِ سَمِعَتْ آمِنَةُ تَسْبِيحَ الْمَلَائِكَةِ مُعْلَنًا ❊ وَفِى اللَّيْلَةِ الْخَامِسَةِ رَأَتْ آمِنَةُ فِى مَنَامِهَا الْخَلِيلَ ❊ وَهُوَ يَقُولُ أَبْشِرِى بِهَذَا النَّبِىِّ الْجَلِيلِ : صَاحِبِ النُّورِ وَالْبَهَاءِ وَالْفَضْلِ وَالْعِزِّ وَالثَّنَاءِ ❊ وَفِى اللَّيْلَةِ السَّادِسَةِ ظَهَرَتِ الْأَنْوَارُ فِى الْأَقْطَارِ لِصَاحِبِ الْمَدْحِ وَالثَّنَاءِ ❊ وَفِى اللَّيْلَةِ السَّابِعَةِ حَجَّتِ الْمَلَائِكَةُ بَيْتَ آمِنَةَ فَمَا فَتَرَ عَنْهَا الْفَرَحُ وَلَا وَنَا ❊ وَفِى اللَّيْلَةِ الثَّامِنَةِ نَادَى لِسَانُ الْفَرَحِ وَالسُّرُورِ وَالْهَنَا وَقَالَ قَدْ قَرُبَ مِيلَادُهُ وَدَنَا ❊ وَفِى اللَّيْلَةِ التَّاسِعَةِ

نادَى مُنَادى اللُّطْفِ مِنْ ساحَةِ الْعطْف فزال عنهَا الْهَمُّ والْعنا ❊ وفى اللَّيْـلة الْعاشِرةِ استَبْشر الْخَـيْفُ ومِنى ❊ وفى اللَّيْلةِ الْحَادِية عشر تبَاشر بميلادِه أهْلُ الأَرْضِ والسَّمَاءِ ❊ وفى اللَّيْـلَةِ الثَّانيةِ عَشْرة قالَتْ آمِنَةُ وكانَتْ لَيْلَةً مُقْمِرَةً وَلَيْسَ فيها ظُلامٌ ❊ وكان عبدُ الْمُطَّلِب قَدْ أخَذ أوْلادَهُ وآنْطَلَقَ نحو الْحَرَمِ يُصْلِحُ ما تهدَّمَ مِنْ جُدرانهِ ❊ ولم يبق عِندى أحَدٌ لا أُنْثَى ولا ذكرٌ فبَكيْتُ عَلَى وحْدَتِى وقُلتُ واوَحْدَتاه لا امْرَأةٌ تعضُدُنى ؛ ولا خِلٌّ يُؤَانِسُنى ، ولا جارِيةٌ تَسْنُدُنى ، قالَتْ آمِنَةُ ثمّ نَظَرْتُ إلى رُكْنِ الْمَنْزِلِ فإذا هو قَدْ آنْشَقَّ وخَرَجَ مِنْهُ أرْبعُ نِسْوَةٍ طوال كَأنَّهُنَّ الأقْمَارُ ، وقد غشيَتْها الأنْوار مُتأزرات

بأزر بيضٍ ❊ يفُوحُ المسْكُ من أرْدِيَتِهِن كأنهن مِن بناتِ

عَبْدِ مَنَاف فَتَقَدَّمَت الْأُولَى مِنْهُنَّ وقالَتْ مَنْ مِثْلُكِ يا آمِنَةُ وَقَدْ حَمَلْتِ بِسَيِّدِ الْبَشَرِ وَفَخْرِ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ ثُمَّ جَلَسَتْ عَنْ يَمِينِي فَقُلْتُ لَهَا مَنْ أَنْتِ قَالَتْ أَنَا حَوَّاءُ أُمُّ الْبَشَرِ رضى الله عنها ثُمَّ تَقَدَّمَت الثَّانِيَةُ مِنْهُنَّ وقالَتْ مَنْ مِثْلُكِ يا آمِنَةُ وَقَدْ حَمَلْتِ بالطُّهْرِ الطَّاهِرِ وَالْعِلْمِ الزَّاهِرِ وَالْبَحْرِ الزَّاخِرِ والنُّورِ الْبَاهِرِ والسِّرِّ الظَّاهِرِ ثُمَّ جَلَسَتْ عَنْ شِمالى فَقُلْتُ لَهَا مَنْ أَنْتِ قالَتْ أَنَا سَارَةُ امْرَأَةُ الْخَلِيلِ رضى الله عنها ❊ ثُمَّ تَقَدَّمَت الثَّالِثَةُ مِنْهُنَّ وقالَتْ مَنْ مِثْلُكِ يا آمِنَةُ وَقَدْ حَمَلْتِ بالْحَبِيبِ الْأَسْنَى صَاحِبِ الْمَدْحِ والثَّنَا ❊ ثُمَّ جَلَسَتْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِى فَقُلْتُ لَهَا مَنْ أَنْتِ قَالَتْ أَنَا آسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ رضى الله عنها ثُمَّ تَقَدَّمَت الرَّابِعَةُ مِنْهُنَّ وَهِيَ أَكْثَرُهُنَّ هَيْبَةً وَأَحْسَنُهُنَّ بَهْجَةً وقالَتْ مَنْ مِثْلُكِ يا آمِنَةُ وَقَدْ حَمَلْتِ

بِصاحِبِ البَرَاهِينِ والمُعجزاتِ والآياتِ والدِّلالات سَيِّد أهلِ الأرضِ وَالسَّمواتِ عليهِ مِنَ اللهِ تعالى أفضلُ الصَّلَوات وأكملُ التسليمات ثُمَّ جلست بين يدىَّ وقالت يا آمنةُ ألقى بنفسِكَ علىَّ وميلى بكُلِّكِ إلىَّ فقُلْتُ لها مَنْ أنتِ ؟ قالتْ أنا مَرْيَمُ بنتُ عِمْرانَ : رضى اللهُ عنها نَحْنُ دَاياتُكِ وقَوابلِ المُصْطَفَى صلى الله عليهِ وسلم قالت آمنةُ فاستأنستُ بِهِنَّ وجعلتُ أنظرُ إلى الأشباح وهُمْ يدخُلونَ علىَّ أفواجًا ونظرتُ إلى منزِلى فإذا هُوَ قَدْ اعتكَرَ على بأصواتٍ مُشْتبهاتٍ ولُغاتٍ مُختلفاتٍ الغالبُ عليها السُّرْيانيَّة ❁ قالت آمنةُ ثُمَّ نظرتُ فى تلكَ الساعة فإذا الشُّهُبُ يتطايرُونَ يمينًا وشمالًا ثُمَّ إنَّ اللهَ الكريم أمرَ الأمين جبْرائيل عليه السَّلامُ : أنْ يا جبرائيلُ صفِّ راحَ الأرواح فى أقداحِ الشَّراب ؛ يارضوانُ زيِّنِ الكواعبَ الأتْرَاب

marfat.com

وٱفتح نوافح المسك الزكية لظهور محمد سيد البرية ❊ ياجبرائيل ٱنشر سجادات القرب والوصال لصاحب النور والرفعة والاتصال ❊ يا جبرائيل مر مالكا أن يغلق أبواب النيران ❊ ياجبرائيل قل لرضوان أن يفتح أبواب الجنان ❊ ياجبرائيل ٱلبس حلة الرضوان ❊ يا جبرائيل اهبط إلى الأرض بالملائكة الصافين والمقربين والكروبيين والحافين ❊ يا جبرائيل ناد فى السموات والأرض فى طولها والعرض قد آن أوان ٱجتماع المحب والمحبوب والطالب بالمطلوب ❊ فامتثل الأمين جبرائيل عليه السلام ما أمره الرب الجليل جل جلاله وأوقف الملائكة على جبال مكة وأخذوا بالحرم وأجنحتهم كأنها سحابة بيضاء كافورية ❊ فترنمت الأطيار وحنت الوحوش من القفار ❊ كل ذلك بأمر الملك الجليل

marfat.com

الجبار ۞ قالت آمِنَةُ فكشف الله عن بَصَرِى فرأيت قُصُورَ بُصْرى مِن أَرْضِ الشَّامِ ۞ ورأيتُ ثلاثةَ أعْلام مَنْصُوباتٍ ، عَلَماً بالمَشْرِقِ وعَلَماً بالمغرِبِ وعلماً على سَطْحِ الكعبة ۞ قالت آمنةُ فبينما أنا كذلك وإذا أنا بطائفةَ من الطُّيُورِ مناقيرُهُمْ حُمْرٌ كالذهبِ الأَحْمَرِ وأَجْنِحَتُهُمْ كالجَوْهَرِ الأَبْهَرِ فنثَرُوا فى حُجْرَتى لؤلؤاً ومَرْجاناً ثُمَّ وَقَفَتِ الطُّيُورُ يُسَبِّحُونَ الله تعالى حَوْلى وأَنا أُطْلَقُ ساعةً بعدَ ساعة والملائكةُ تتنزَّلُ عَلىَّ أفواجاً أفواجاً وبأَيْدِيهِمْ مباخِرُ مِنْ ذهبٍ أحْمَرَ وفِضَّةٍ بيضاءَ وأَطْلَقُوا النَّدَّ والعُودَ والعَنْبَرَ والبُخُورَ ورفعوا أصواتَهُمْ بالصَّلاةِ والسَّلامِ على الرَّسُولِ المُكَرَّم والحبيبِ المُفَخَّم صلى الله عليهِ وسلم وشَرَّفَ وعَظَّمَ قالت آمِنَةُ وانْتَشَرَ القمرُ فوقَ رَأْسى كالخيمة واصْطَفَّت النُّجُومُ على رَأْسِى كالقناديلِ البهيَّة ، وإذا أنا بِشَرْبَةٍ

marfat.com

بيضاء كافورية أشد بياضاً من اللبن ؛ وأحلى من السكر والعسل وأبرد من الثلج ؛ وكان قد لحقنى عطش شديد فتناولتها وشربتها فلم أجد شيئاً ألذ منها وأضاء على منها نور عظيم ثم نظرت وإذا أنا بطير أبيض قد دخل على فى حجرتى ثم مر بجناحيه على فؤادى

الصلاة عليك السلام عليك   من باب السلام
الصلاة عليك السلام عليك   فى جنح الظلام
الصلاة عليك السلام عليك   يا مظلل بالغمام
الصلاة عليك السلام عليك   يا نسل الكرام
الصلاة عليك السلام عليك   يا نسل الذبيحى
الصلاة عليك السلام عليك   ذا الدين الصحيحى
الصلاة عليك السلام عليك   ذا العلم الرجيحى
الصلاة عليك السلام عليك   ذا النطق الفصيحى

marfat.com

الصَّلَاةُ عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ ذُو الْوَجْهِ الصَّبِيحِي
الصلاة عليك السلام عليك طَـٰهَ يا مُؤَيَّدْ
الصلاة عليك السلام عليك طَـٰهَ يا مُمَجَّدْ
الصلاة عليك السلام عليك يا مَهْدِى وَهَادِى
الصلاة عليك السلام عليك أَحْمَدُ يا مُحَمَّدْ
الصلاة عليك السلام عليك يا زَيْنَ الْبِلَادْ
الصلاة عليك السلام عليك يا زَيْنَ الْقِيَامَةْ
الصلاة عليك السلام عليك يا نُورَ الْعِبَادْ
الصلاة عليك السلام عليك مُظْهِرَ الرَّشَادْ
الصلاة عليك السلام عليك يا نَسْلَ الْخَلِيلْ
الصبلاة عليك السلام عليك مِنْ باب السَّلَامْ

marfat.com

هذا دعاء المولد

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمدُ للهِ ربِّ العالَمينَ ، والصَّلاةُ والسَّلامُ على سيِّدِنا مُحمَّدٍ وعلى آلِهِ وصَحْبِهِ أجْمعينَ ، اللّهُمَّ إنّا قَدْ حضَرْنا مَوْلِدَ نَبِيِّكَ وصَفوَتِكَ مِنْ خلقِكَ فأفِضْ علَيْنا ببركَتِهِ خِلَعَ العِزِّ والتكريمِ ؛ وأسكِنّا بجوارِهِ جنَّاتِ النَّعيمِ ؛ ومتِّعْنا بالنَّظرِ إلى وجهِكَ الكريمِ . وأجِرْنا مِنْ عِقابِكَ الأليمِ ، بفضلِكَ وجودِكَ وكرمِكَ يا أرحَمَ الراحمينَ ، اللّهمّ إنّا نسألُكَ بجاهِ المُصطفى وبآلِه أهلِ الصِّدقِ والوفا ؛ وبصحبِهِ الأبرارِ والشُّرفا ، كُنْ لَنا

marfat.com

عَوْناً وَمُعِيناً وَمُسْعِفاً وَبَوِّئْنَا مِنَ الْجَنَّةِ قُصُوراً وَغُرَفاً
اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ، وَآلِهِ الْأَخْيَارِ، أَنْ
تُكَفِّرَ عَنَّا الذُّنُوبَ وَالْأَوْزَارَ، وَنَجِّنَا مِنْ جَمِيعِ الْمَخَاوِفِ
وَالْأَخْطَارِ، وَتَقَبَّلْ مِنَّا مَا قَدَّمْنَاهُ مِنْ يَسِيرِ أَعْمَالِنَا فِي الْسِّرِّ
وَالْإِجْهَارِ؛ وَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا إِنَّكَ عَزِيزٌ غَفَّارٌ؛ بَلِّغِ
اللّٰهُمَّ وَأَوْصِلْ ثَوَابَ مَا قُرِئَ بِتَمَامِهِ وَكَمَالِهِ مِنْ هٰذِهِ
الْقِرَاءَةِ الشَّرِيفَةِ وَالْمَوْلِدِ الشَّرِيفِ زِيَادَةً فِي شَرَفِ نَبِيِّنَا
مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم ثُمَّ فِي شَرَفِ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَآلِ
بَيْتِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ رِضْوَانُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ
وَإِلَى رُوحِ أَبِينَا آدَمَ وَأُمِّنَا حَوَّاءَ وَمَا تَنَاسَلَ مِنْهُمَا مِنَ
الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ ✿ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ وَصَدَقَةً
جَارِيَةً مِنْ جَنَابِهِ الْمُكَرَّمِ صلى الله عليه وسلم ❋ إِلَى
رُوحِ مَنْ كَانَتِ التِّلَاوَةُ الشَّرِيفَةُ لِأَجْلِهِمْ وَسَبَبِهِمْ

marfat.com

وَجَهَاتِهِمْ وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِمْ مِنَّا خَاصَّةً ✽ وَعَلَى قُبُورِهِمْ
مِنْكَ نُورٌ نَازِلٌ مَوْلَانَا رَبُّ الْعَالَمِينَ ✽ أَوْصِلِ اللّٰهُمَّ ثَوَابَ
هٰذِهِ التِّلَاوَةِ مِنَّا إِلَيْهِمْ ✽ وَاجْعَلْهُ نُورًا نَازِلًا عَلَيْهِمْ
وَجَافِ الْأَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهِمْ ✽ وَافْسَحِ اللّٰهُمَّ لَهُمْ فِي
قُبُورِهِمْ ، مَدَّ بَصَرِيهِمْ ، وَارْحَمْنَا إِذَا سِرْنَا إِلَيْهِمْ . كَذٰلِكَ
اللّٰهُمَّ لَهُمْ وَلِجِيرَانِهِمْ وَلِسُكَّانِ تُرْبَتِهِمْ وَلِسَائِرِ مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ ؛
وَلَنَا وَلِوَالِدِينَا وَأُسْتَاذِينَا وَأُسْتَاذِ أُسْتَاذِينَا ✽ وَمَشَايِخِنَا
وَمَشَايِخِ مَشَايِخِنَا وَلِمَنْ عَلَّمَنَا ✽ وَلِمَنْ أَحْسَنَ إِلَيْنَا وَلِمَنْ لَهُ
حَقُّ الدُّعَاءِ عَلَيْنَا ✽ وَلِمَنْ أَوْصَانَا وَأَوْصَيْنَاهُ بِدُعَاءِ
الْخَيْرِ وَلِعَبِيدِكَ الْحَاضِرِينَ السَّامِعِينَ ✽ وَلِكَافَّةِ أَهْلِ
الْإِيمَانِ أَجْمَعِينَ ✽ وَحَرِّمْنَا عَلَى النَّارِ وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ .
وَادْفَعْ عَنَّا شَرَّ الظَّالِمِينَ ✽ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

(تمت)

دیگر مطبوعات

القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع (عربی)

درود شریف کے موضوع پر محدث سخاوی علیہ الرحمۃ کی لاجواب تصنیف ہے۔ یہ کتاب عرصہ سے نایاب تھی۔ ادارہ نے عربی میں شائع کی ہے۔ اس کتاب کا علماء کرام کے پاس ہونا از حد مفید ہے۔

ہدیہ مجلد ۲۲ روپے صرف

الانوار المحمدیہ فی السیرۃ المحمدیہ

اس کتاب میں مفسرین، محدثین اور سلف صالحین علیہم الرحمۃ کی مستند کتب کے حوالہ جات سے نور محمدی اور سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اوّل الخلق ہونا اور انبیاء کرام کا نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آمد آمد کی بشارت دینا۔ جنات۔ نباتات کا نبیؐ آخر الزماں کی رفعت وعظمت کا ذکر کرنا درج ہے۔

قیمت ۱۶/۵۰ روپے

ھدیۃ المھدی

یہ کتاب غیر مقلدین حضرات کے مقتدر عالم مولوی وحید الزمان حیدر آبادی کی تصنیف ہے جس میں مولوی وحید الزمان نے وہابیوں کے عقائد اور ان کے مولویوں پر تنقید کر کے کئی مسائل میں اہلسنت وجماعت کے مسلک کی پُرزور تائید کی ہے۔ ہر اہل سنت وجماعت کے عالم کے پاس اس کتاب کا ہونا ضروری ہے۔

قیمت ۸ روپے

قادری کتب خانہ، تحصیل بازار، سیالکوٹ

marfat.com

نعمة الكبرى

ابن حجر مكی